

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ
مباحثات

بروز منگل مورخہ 8 جون 1999

(بمطابق 23 صفر 1420 ہجری)

شمارہ 5

جلد 15



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

مندرجات

1

1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

2

2- نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

30

3- معزز اراکین کی رخصت

36

4- توجہ دلاؤ نوٹس ہا

55

5- کھوکھے اور تہہ بازاری کے پاس ہولڈرز کو بیروزگار کرنیکی مہم

Handwritten text at the top of the page, possibly a title or header.

Handwritten text in the upper middle section of the page.



Handwritten text in the lower middle section of the page, possibly a list or a series of entries.

Handwritten text at the bottom of the page, possibly a signature or a date.

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 8 جون 1999 بمطابق 23 صفر 1420 ہجری صبح نو بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب قائم مقام سپیکر 'حاجی محمد عدیل مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَ
عَلَانِيَةً وَيَذَرُونَ وَنِ بِلِحْسَنِ السُّنَّةِ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۗ جَنَّتٌ عَدْنٍ
يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ
مِنْ كُلِّ بَابٍ ۗ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۗ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ۝

(ترجمہ)۔ اللہ کے نیک بندوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے رب کی رضا کیلئے صبر سے کام لیتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے اعلانیہ اور پوشیدہ طور پر خرچ کرتے ہیں اور بُرائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں، آخرت کا گھر ان ہی لوگوں کیلئے ہیں یعنی ایسے باغ جو ان کے ابدی قیام گاہ ہوں گے، وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور ان کے آباء اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو صالح ہیں، وہ بھی ان کے ساتھ وہاں جائیں گے۔ ملائکہ ہر طرف سے ان کے استقبال کیلئے آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہے، تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا، اس کی بدولت آج تم اس کے مستحق ہوئے ہو، پس کیا خوب ہے آخرت کا گھر۔

(سورۃ الرعد آیت 21)

نشازردہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Acting Speaker: 'Questions's Hour'. Mohammad Karim Khan Babak Sahib to please ask his Question No. 740, regarding C & W Department and I do not know who will reply?

* 740 - جناب محمد کریم، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ—
 (الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 63 ضلع بونیر میں کلیاڑی، غورغوشٹو اور طوطائی کے مقامات پر پل تعمیر کئے گئے ہیں،
 (ب) اگر (الف) کا جواب اجابت میں ہو تو مذکورہ پلوں کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی ہے اور تا حال کتنے پلوں کی تعمیر مکمل ہوئی ہے؟
 سید علی شاہ (وزیر تعمیرات و مواصلات)، (الف) جی ہاں۔

(ب) تین عدد پل ضلع بونیر، مقام کلیاڑی، غورغوشٹو اور طوطائی 1995 تا 1998 تک مکمل ہو چکے ہیں اور ان پر مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق رقم خرچ ہو چکی ہے۔

(۱)۔ کلیاڑی پل =/9210705 روپے۔

(۲)۔ غورغوشٹو پل =/13156797 روپے۔

(۳)۔ طوطائی پل =/12745508 روپے۔

کل رقم، =/35113010 روپے۔

جناب محمد کریم، جناب سپیکر صاحب! ما لہ خونے جوابونہ راکری دی خو عجیبہ غوندے صورت حال دے چہ دا کلیاڑی، غورغوشٹو پل او د طوطائی پل دا درے وارہ زما پہ حلقہ کنس دی او دا دوہ چہ کوم دی، د غورغوشٹو او د طوطائی پل پہ یو میل فاصلہ کنس دی۔ خور یو دے خود طوطائی پل د غورغوشٹو د پل نہ دیر دے، نو د غورغوشٹو پہ پل باندے قیمت دیر دے او پہ دے باندے کم دے حالانکہ د غورغوشٹو د پل لاندے عر دے او پہ ہفے باندے خرچ کم راغلے دے او د طوطائی پہ پل کنس غر نشتہ دے، لاندے پہ دیکنیں دیرہ خواری شوے دہ او دیرے زیاتے زمکے، او مونڑہ ورتہ پخپلہ ولاڑ و نو مونڑہ نہ پوہیرو چہ دا ولے پہ دے باندے، او د طوطائی د خور طول 4411 فٹ دے او دا بل د غورغوشٹو والا چہ کوم دے، د دے 406 فٹ لمبائی

دہ، چورائی نے یو ہومرہ دہ نو مونزہ نہ پوہیرو او ستاسو پہ وساطت باندے منسٹر صاحب تہ خواست کوم چہ یرہ دا ولے داسے دی؟ دا ضمنی سوال دے۔

جناب قائم مقام سیکر، محترم وزیر صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب کریم بابک صاحب نے جو سوال پوچھا ہے تو وہ پلوں کی تکمیل کے متعلق پوچھا ہے، لمبائی اور چوڑائی کے متعلق کوئی ایسا سوال نہیں پوچھا بہر حال یہ تینوں پل 1995 میں شروع ہونے ہیں اور 1998 میں مکمل ہونے ہیں۔ تو انہوں نے پوچھا ہے کہ تخمینہ کتنا آیا ہے؟ Actually انہوں نے اس کے اخراجات مانگے ہیں تو وہ اخراجات یہ ہیں کہ کراچی پل پر 9210705 روپے، غورغوشٹو پل پر 13154787 روپے اور طوطائی پل پر 12745508 روپے خرچہ آیا ہے۔ اگر ان کی تعمیر میں کوئی نقص ہے تو وہ پوائنٹ آؤٹ کر سکتے ہیں۔ اگر وہ ان کی پیمائش اور Estimate کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں تو

They should submit a fresh question. تو

جناب قائم مقام سیکر، بابک صاحب!

جناب محمد کریم، پہ دے کیں زما دا یو ضمنی سوال دے۔ ما ہم د تخمینے، لاگت معلومات غوبنتی وو، د کوم چہ دوی جواب راکرے دے خودا کوم پل د غورغوشٹو چہ دے، دا 406 فٹ اڈالڈے او دا بل چہ کوم د طوطائی پل دے نو دا 417 فٹ دے نو پہ دے 417 باندے کم لاگت راگلے دے۔ نو زما ضمنی سوال دا دے چہ دے غورغوشٹو د پل لمبائی کمہ دہ او پہ دے لاگت دیر راگلے دے۔

جناب قائم مقام سیکر، آریبل منسٹر۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، بعض اوقات پلوں پر ٹیکنیکل فاونڈیشن کی بات بھی آتی ہے، اس کی جو زمین ہوتی ہے کہ آیا اس میں لوڈ بیرنگ کتنی ہے؟ اگر ایک زمین کی لوڈ بیرنگ اور فاصکہ یہ پل تو آپ دیکھتے ہیں کہ دریاؤں کے اوپر بنتے ہیں، اس کے اوپر جو لوڈ بیرنگ ہوگی، Capacity کم ہوگی اور اس کو زیادہ مضبوط بنانے کیلئے اس پر اخراجات زیادہ آئے ہوں گے۔

سید منظور حسین: محترم سیکر صاحب! -----

جناب قائم مقام سپیکر، سلیمنٹری کونشن، باپا صاحب پلیز۔

سید منظور حسین، کریم بابک صاحب چہ دا سوال کرے دے نو زما خپل خیال دا دے چہ د دوی د مخکنے نہ پہ دے خبرہ باندے شک وو چہ پہ دے پلونو کسں خہ گر بر شوی دی نو دوی ہفہ سوال اوکرو او دغہ معلوما ت نے اوکریل چہ د کے لمبائے والا پل دے، پہ ہفے خرچ زیات راغلی دے او چہ او پدے لمبائے والا پل دے، پہ ہفے خرچ کم راغلی دے نو دوی شکیان وو۔ بنہ بہ دا وی کہ مسنتر صاحب تہ پرے اعتراض نہ وی نو دا سوال د متعلقہ Standing Committee تہ Refer کرے شی نو لہ دیر تحقیقات د پکنس اوشی، خہ بدہ خبرہ نہ دہ۔

جناب قائم مقام سپیکر، آریبل منسٹر!

جناب محمد کریم، جناب سپیکر صاحب! ما ونیل کہ داسے اوکرو، دا خبرہ ہم ضروری دہ۔ ما لہ خوتیر شوی حکومت د انتخاباتو پہ دوران کسں، چہ زما سرہ نے ظلم کوو، ہغوی ما لہ دا پلونہ جو رکریل۔ دا خو مخکنے زمونہ خپل حکومت وو، اوس ترے مونہ واپس راغلی یو۔ دوی د انصاف اوکری چہ کمیٹی تہ نے حوالہ کری شاید چہ د دوی بہ ہم پہ دے خبرہ باندے نیک نامی اوشی۔

جناب قائم مقام سپیکر، آریبل منسٹر!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر صاحب! جو Mover تھے، وہ پہلے مطمئن ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ اس کے بعد جناب باپا صاحب نے یہ سوال کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ کمیٹی میں جانا چاہئے۔ (تھتے)

جناب محمد کریم، نہ، زہ خو مطمئن نہ وومہ، البتہ ہغوی پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے خبرہ اوکرو۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کو اگر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ یہ کمیٹی میں جائے، تو ٹھیک ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، اگر یہ کمیٹی میں جانا چاہئے، فی الحال یہ ایک سلسلہ چل پڑا ہے جی کمیٹیوں کا، تو چلے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، اگر آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو اس ہاؤس سے ----
 جناب محمد اورنگ زیب خان، جناب سپیکر صاحب! صرف ایک بات کہنی ہے کہ وزراء
 صاحبان کا کمیٹیوں کے بارے میں منفی رویہ ہے، اگر ان کو پسند نہیں ہے تو کمیٹیاں
 توڑ دیں، ختم کر دیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔
 جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، آئریبل منسٹر نے تو اعتراض نہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا
 ہے کہ انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے تو میں ہاؤس سے پوچھ لیتا ہوں۔
 جناب محمد کریم: جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو پہ وساطت باندے د منسٹر
 صاحب -----

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 740, asked by Mohammad Karim Babak, MPA, may be referred to the Committee?

(The motion was carried.)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 740, asked by Mohammad Karim Babak, MPA, is referred to the Standing Committee on C & W.

جناب محمد کریم، جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو، د منسٹر صاحب او
 خاصکر د منظور باچا صاحب شکر یہ ادا کومہ چہ زما پہ سوال باندے ہغہ ہغہ
 اوکرو۔

Mr. Acting Speaker: Qestion No. 800, Honourable Member, Said Ahmad Khan Sahib.

* 800۔ جناب سید احمد خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں
 گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع میں "فارم ٹو مارکیٹ روڈ" کے
 نام سے سڑکیں بنائی گئیں،

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال کو "فارم ٹو مارکیٹ روڈ" سے محروم رکھا گیا ہے،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع چترال آمدورفت کے سلسلے میں صوبے کا پیمانہ ترین

ضلع ہے،
(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ضلع چترال میں "فارم ٹو مارکیٹ" سڑکیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟
وزیر مواصلات و تعمیرات، (الف) جی ہاں۔

(ب) چترال کو "فارم ٹو مارکیٹ روڈ" کے گزشتہ مرحلوں میں شامل نہیں کیا گیا لیکن موجودہ حکومت نے آئندہ فیز میں چترال کی دو عدد سڑکوں کو "فارم ٹو مارکیٹ روڈز سکیم" کے تحت شامل کیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) بونی ترکواہ روڈ، ۴۵ کلومیٹر (۲) شیلہی سے کو مدک لشت روڈ 40 کلومیٹر۔

(ج) جی ہاں، ضلع چترال ذرائع آمد و رفت کے لحاظ سے پسماندہ ترین ضلعوں میں شامل ہے۔

(د) جواب جز (ب) میں دیا گیا ہے۔

جناب سید احمد خان، جناب سپیکر صاحب! جو نام دینے گئے ہیں، وہ تھوڑے غلط ہیں جی۔ (شور)

جناب قائم مقام سپیکر، چترال کے متعلق اتنا اہم سوال ہے، اگر خاموشی ہو جائے تو بہتر رہے گا۔

جناب سید احمد خان، یہ "بونی ترکواہ روڈ" ہے اور دوسرا -----

جناب قائم مقام سپیکر، درانی صاحب! پلیر۔ یوسف ایوب صاحب! پلیر۔

جناب سید احمد خان، جناب سپیکر صاحب! یہ بونی ترکواہ روڈ اور شیلہی سے کو مدک لشت روڈ، اگر منسٹر صاحب اپنی مبارک زبان سے مجھے تسلی دیں تو پھر میں مطمئن ہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، آئریبل منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، ہاں بالکل جی، ہم Assurance دیتے ہیں کہ ان کے دو روڈز فارم ٹو مارکیٹ روڈز میں شامل کئے گئے ہیں۔ وہ ہیں بونی ترکواہ روڈ اور شیلہی سے کو مدک لشت روڈ۔

جناب سید احمد خان، میں جی مطمئن ہوں۔

جناب احمد حسن خان، جناب سپیکر! پہ دے کئی یو ضمنی سوال دا کوم چہ

اوس ضروری نہ دہ چہ آیا جناب منسٹر صاحب سرہ د نورو ضلعو د ہغہ سکیمونو متعلق غہ فہرست شتہ د سرکونو، مونرہ تہ نے Privately فراہم کولے شی او کہ نہ؟ Freshly خکہ ضرورت دے چہ زہ نے دلہ کین نہ Insist کوم۔ کم از کم د حکومتی بنچز اراکین د سوچ اوکری چہ د ایوزیشن نہ خبرہ پہ کوم انداز کین کیری او کہ پوهیری نو بیا جناب سپیکر، ستاسو غوندے پوهہ شخصیت دغلہ کین ناست دے نو بیا تاسو تہ درخواست کومہ چہ پوهہ نے کری۔ زما عرض دا دے چہ د نورو ضلعو متعلق، کہ د نورو ضلعو متعلق غہ فہرست وی، پرائیوت طور ما دا ونیلی دی نو زہ بہ دفتر تہ ورشم، آیا ہغہ مونرہ تہ فراہم کولے شی؟

جناب قائم مقام سپیکر، آریبل منسٹر!

وزیر مواصلات و تعمیرات، بالکل، آپ آئیں۔

Mr. Acting Speaker: Question No. 811, Honourable Iftikhar Ahmad Khan Matta Sahib.

* 811۔ جناب افتخار احمد خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ شہدر باچا خان چوک سے پیر قلعہ تک سڑک موجود ہے،
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے ناقابل آمد و رفت ہے،

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سڑک کو کب تک مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک مرمت طلب ہے۔

(ج) حکومت سڑکوں کی دیکھ بھال کے کام پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے لیکن صوبے کی مالی حالت اچھے آرہی ہے۔ جونہی صوبے کی مالی حالت بہتر ہوئی اور فنڈز فراہم کئے گئے تو سڑک پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب افتخار احمد خان، جناب سپیکر صاحب! نا کونسنچن ما مخکنے ہم کرے

وو۔ دھنے نہ مخکنے یوسف ایوب صاحب ہم دھنے تافن کمیٹی د پارہ پیسے اینبودے دی خو چونکہ ہفہ حالت پرے خرابیدو، پہ ہفہ سات لاکھ روپے باندے د شبقدر ہفہ سرک نہ جو ریڈو، د باچا خان چوک نہ تر پیر قلعہ چوک پورے نو دا خو مونڑہ د ہر سوال پہ جواب کنیں گورو، پہ ہر یو جواب کنیں دا وی چہ کلہ د صوبے حالت تھیک شی نو مونڑہ بہ ہفہ کار کوف۔ چہ ددے صوبے حالت بہ کلہ بنہ کیڑی؟

جناب قائمقام سپیکر، آریبل منسٹر بتائیں کہ صوبے کی حالت کب تک ٹھیک ہو جائے گی؟

جناب افتخار احمد خان، جناب سپیکر صاحب! ددے نہ مخکنے چیف مسنٹر صاحب یو اعلان ہم کرے وو ددے سرک پہ بارہ کنیں، ہلتہ کنیں چہ ہغوی راغلی وو۔

جناب قائمقام سپیکر، سلیمنٹری کو نچن ہے؟

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، میرا نہیں ہے چونکہ میرا نام لیا گیا ہے، اگر آپ کی اجازت ہو تو -----

جناب قائمقام سپیکر، آپ Personal explanation پر ہیں جی۔

وزیر بلدیات، جناب سپیکر صاحب! افتخار خان نے باچا خان چوک سے لے کر ان کے علاقے تک جو روڈ تھا، اس کے متعلق بات کی ہے تو On the floor of the House میں نے Commitment کی تھی کہ یہ ہم بنا دیں گے۔ پھر افتخار خان خود آئے کہ جی یہ نہ کریں کیونکہ اتنے پیسوں سے شاید یہ صحیح طرح سے مکمل نہ ہو سکے، Estimate محکمے نے دیئے تھے، تو یہی فنڈز میں مشقدر کی کسی اور جگہ کیئے استعمال کرنا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے وہ سکیم ڈراپ ہوئی۔

جناب قائمقام سپیکر، آریبل ممبر، افتخار خان۔

جناب افتخار احمد خان، دا اصل کنیں پہ سات لاکھ کنیں، لکہ مخنگہ چہ یوسف ایوب صاحب اوونیل نو دا پہ سات لاکھ روپیں، تافن کمیٹی پیسے لگولے نو ما دونی تہ اوونیل چہ دا خو پرے کمیٹی ہم خرابیڑی نو دا تقریباً دوہ درے کلومیٹرہ سرک دے۔

وزیر بلديات، انہوں نے جو کونین کیا تھا، وہ اس روڈ کے بارے میں تھا۔ وہ لوکل باڈیز کا کونین تھا اور وہ روڈ بھی غالباً میرا خیال ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل کا تھا۔ سی اینڈ ڈیو کا نہیں تھا تو میں نے تو کہہ دیا تھا کہ ٹھیک ہے، ہمارے پاس آپ کے شبدر کے بیسے پڑے ہیں تو ہم اس روڈ پر لگا دیتے ہیں۔ But then he came to my office after wards and he said کہ یہ نہ کریں کیونکہ میں شہر میں کام کرانا چاہتا ہوں تو پھر وہ رہ جانے گا۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آئریبل ممبر، پلینز۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، میرا خیال ہے کہ افتخار خان کو یوسف ایوب صاحب کے جواب کے بعد مطمئن ہو جانا چاہئے تھا لیکن یہ سب کچھ -----

جناب قائم مقام سیکرٹری، یوسف ایوب کے پاس اس وقت تقریباً ایک درجن محکمے تھے تو سب کو مطمئن کیسے کرتے رہیں گے؟ آپ ذرا جواب دے دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، ہمارے افتخار صاحب بڑی دیر سے مطمئن ہوتے ہیں تو انہوں نے پوچھا ہے کہ مالی حالت 'ا' گروہ کہہ دیں تو میں پورا جواب دے دوں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، پورا جواب دیں جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری صاحب! یہ سڑک مچنی آہانی روڈ سے شروع ہو کر، کینال سے موسوم ہے جی اور یہ پشاور سے شروع ہوتی ہے اور اس کی لمبائی تقریباً انچاس کلومیٹر ہے۔ ضلع چارسدہ کی حدود میں اس سڑک کی لمبائی پچیس کلومیٹر ہے اور ضلع چارسدہ یعنی شبدر باچا خان چوک سے مچنی تک اس کی لمبائی ساڑھے گیارہ کلومیٹر ہے لیکن اصل مسئلہ ساڑھے چار کلومیٹر کا ہے جو شبدر سے باچا خان چوک اور پیر قلعہ تک ہے جس کے متعلق یوسف ایوب خان نے کہا تھا کہ ہم یہ بنا کر دیتے ہیں لیکن انہوں نے کہا کہ یہ سات لاکھ پر نہیں بنتی۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ میں ان سے آن دی فلور آف دی ہاؤس یہ کہہ رہا ہوں کہ اس Coming financial year میں اس کی حالت ہم ٹھیک کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ممبر صاحب مطمئن ہیں۔ آئریبل ممبر، نجم الدین صاحب، کونین

نمبر 842

* 842 - جناب نجم الدین، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے

کے

(د) تھل کراٹ سڑک کس محکمہ نے تعمیر کروائی تھی،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی حالت نہایت خراب ہے،

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ سڑک کی دوبارہ تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: (د) تھل کراٹ سڑک محکمہ جنگلات نے تعمیر کی تھی اور تا حال محکمہ جنگلات کے زیر نگرانی ہے۔

(ب) جی ہاں! مذکورہ سڑک کی حالت نہایت خراب ہے کیونکہ مذکورہ سڑک پر نہ کوئی گینگ ہے اور نہ ہی اب تک اس کی باقاعدہ مرمت کا انتظام کیا گیا ہے۔

(ج) اگرچہ جز (ج) کا زیادہ مناسب جواب محکمہ متعلقہ ہی دے سکے گا تاہم حکومت کی جانب سے مذکورہ سڑک کیلئے فنڈز مہیا ہونے پر مذکورہ سڑک کی حالت بہتر بنائی جاسکتی ہے۔

جناب نجم الدین: جناب سپیکر صاحب! -----

جناب قائم مقام سپیکر، نجم الدین خان! تاسو پروں چرتہ وی؟

جناب نجم الدین: جی۔

Mr. Acting Speaker: You were absent yesterday.

جناب نجم الدین، یہ جی مسئلہ داہ چہ بتولہ ورخ پہ دے اسمبلی کنبں چٹے اووہو او دغہ طرف مٹ غوک زمونہ خبرہ نہ آوری نو بس مونہ وایو چہ نہ راخو او بیا تپوسونہ ہم کوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر، دے یوسف ایوب سرہ خو غہ لب جب نہ دے شوے؟

جناب نجم الدین، مونہ وایو چہ راشہ کور کنبینہ، دے اسمبلی د راتلو کور بنہ دے چہ کنبینو جی۔

جناب عبدالحکیم قصور، جناب سپیکر صاحب! نجم الدین خان نے ایک دن Rest کیا ہے، اسلئے آج زیادہ بولیں گے۔

جناب نجم الدین، نہ، Rest ہیخ نشتہ خو یوسف ایوب صاحب ہم خفہ دے۔ دے زمونہ شہزادہ صاحب ہم غوک تر اوسہ پورے مطمئن کرے نہ دے نو ما ونیل چہ راشہ کنبینہ، دا خبرہ پہ دے خانے باندے ختمہ شوہ۔ جناب! د سوال

پہ جواب کس دن لیکلی دی چہ دا محکمہ جنگلات جو رکھے دے۔ بیا نے لیکلی دی چہ دے دے سرک حالت دیر زیاں خراب دے او بیا نے راتہ لاندے لیکلی دی چہ دے جواب بہ متعلقہ محکمہ بنہ ورکھے شی۔ جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو پہ نویتس کس دن دے درے خبرے راولم، یوسف ایوب صاحب دے واقعاتو نہ بنہ خبر دے۔ وزیر اعظم تلے وو ہلتہ، کمرات یو داسے خانے دے چہ پہ بتول صوبہ سرحد کس دن بتولو نہ خائستہ علاقہ دے۔ صوبہ پختونخواہ کس دن بتولو نہ خائستہ علاقہ د کمرات دے۔ اکثر وزیران صاحبان ہم ہلتہ تلے دی۔ دا پریس والا ہم گواہ دی ہلتہ تلے دی او چہ غومرہ خائستہ اللہ تعالیٰ ہغہ خانے لہ ورکھے دے، پہ دے صوبہ سرحد کس دن بل خانے لہ نے دومرہ خائستہ نہ دے ورکھے۔ دے تورا زم پہ لحاظ باندے ہم حکومت تہ دیر غت آمدن کیری۔ د ہغہ خانے د خائستہ پہ وجہ باندے د پاکستان وزیر اعظم، زمونہ وزیر اعلیٰ صاحب او ورسرہ د ہغہ وخت د مواصلات وزیر، اعظم ہوتی صاحب ہم تلے وو او ہلتہ پہ ہغہ خانے کس، پہ گراوند کس، پہ Tents کس نے شپہ کرلہ پروٹیکال۔ بیا نے د خلقو سرہ دا وعدہ کرے وہ چہ پہ دے روڈ باندے، دا دومرہ خائستہ خانے دے چہ پہ دے روڈ باندے غومرہ خرچہ راخی، غومرہ پیسے پہ دے روڈ باندے خرچ کیری دا بہ وزیر اعظم د خپل فتہ نہ، نیشنل ہائی وے بہ دا خرچ کوی او دا روڈ بہ جو روی۔ بیا پہ ہغہ سلسلہ کس دن زہ د یوسف ایوب صاحب سرہ ملاؤ شوم۔ دوی را سرہ مہربانی اوکرہ، وزیر اعلیٰ صاحب تہ نے یو خط ہم او لیکو۔ چہ وزیر اعظم ہلتہ لار شی، وزیر اعلیٰ صاحب لارشی، وزیر مواصلات لارشی او ہلتہ شپہ اوکری او خلقو تہ اعلان اوکری چہ نورکار کہ ستاسو کیری او کہ نہ کیری، دا روڈ بہ زہ درلہ جو روم نو آیا زہ د وزیر صاحب نہ دا تپوس کومہ جی چہ د بتولو نہ خائستہ علاقہ د کمرات دے او کہ نہ دے، وزیر اعظم دا اعلان کرے دے او کہ نہ دے کرے او کہ وزیر اعظم صاحب دا اعلان کرے دے نو پہ دے باندے بہ کلہ کار شروع کوی خکہ چہ دروڈ پوزیشن بالکل خراب دے؟

جناب قائم مقام سپیکر، آئریبل منسٹر!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! تھل کمرات روڈ جو کہ دیر بالا میں واقع ہے، یہ

روڈ 1980 میں محکمہ جنگلات نے بنایا تھا۔ اس کا سی اینڈ ڈبلیو کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ سوہلو میٹر ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی حالت بہت خراب ہے کیونکہ اس کے اوپر نہ کوئی روڈ لینگ ہے اور نہ کوئی قلی ہے اور نہ اس کی کبھی Maintenance ہوئی ہے تو بہتر تو یہ تھا کہ یہ سوال جنگلات کے محکمے سے کرتے۔ بہر حال انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے پرائم منسٹر صاحب ابھی نومبر کے مہینے میں بھی کراٹ گئے تھے اور انہوں نے روڈ کی حالت اوپر سے دیکھی ہے، نیچے سے نہیں دیکھی لیکن ان کا یہ خیال ہے کہ اس روڈ کو بنانا چاہئے کیونکہ یہ واقعی پاکستان کا خوبصورت ترین علاقہ ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس میں ہم لوگ کوشش کریں گے کہ Next ADP میں اس روڈ کو شامل کیا جائے۔

میاں افتخار حسین، پہ دغہ اردو خو مونڈ نہ پوھیرو، دیرہ سختہ اردو وانی، " اوپر اور نیچے " والا خو بہر حال جی دا د کمرات علاقہ د تورا زم پہ حوالہ باندے دیر لونیہ اہمیت لری او مہر بانی د اوکری د حکومت د طرف نہ صحیح جواب نہ ورکریے کیڑی کہ چرتہ دوی پہ دے مد کنس پیسے گپٹل غواپی۔ زہ ضمنی سوال دا کوم چہ تاسو د تورا زم پہ سلسلہ کنس دوی تہ اہمیت نہ ورکوی؟ د تولو نہ اولیت دے علاقے تہ ورکول پکار دی خکہ چہ دا دیرہ اہم علاقہ دہ او بیا دومرہ اہم شخصیتو نہ ہلتہ تلی دی او وعدے نے کری دی۔

جناب نجم الدین، جناب سپیکر صاحب! ما درے سوالو نہ کری و۔ ما دا اوونیل چہ وزیر اعظم صاحب ہلتہ تلی دے او کہ نہ دے تلی؟ دوی نومبر وانی خو ہغہ جون، جولانی کنس تلی دے۔ بیا مے دا اوونیل چہ سرحد چیف منسٹر ہلتہ پہ دے کال کنس دے روڈ جو رولو اعلان کری و او کہ نہ؟ او کہ ہغوی اعلان کری دے نو پہ دے باندے بہ کلہ پورے کار شروع کری؟
جناب قائم مقام سپیکر، آپ کا سلیمنٹری کونسن ہے، یوسف ایوب خان۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، نہیں، My name was mentioned.

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کا نام تو اس ہاؤس کی مجبوری ہے کیونکہ آپ کے پاس اتنے محکمے تھے کہ کوئی نہ کوئی ذکر جنگلات آپ کا محکمہ نہیں تھا؟

وزیر بلدیات، نہیں جی، جنگلات نہیں تھا۔ نجم الدین خان صاحب میرے پاس کچھ مہینے پہلے تشریف لائے تھے اور اسی سلسلے میں ہماری میٹنگ ہوئی تھی کہ پرائم منسٹر صاحب، اس

وقت اعظم خان تھے اور ہمارے چیف منسٹر صاحب گئے تھے اور انہوں نے وہاں رات گزاری تھی۔ میں نے باقاعدہ طور پر لیٹر لکھا ہے چیف منسٹر کو اور پی اینڈ ڈی کو کہ جی

This announcement has been made by the Prime Minister اور اس کو Reminder اگلی اسے ڈی پی میں ہمارا صوبہ Reflect کرے یا پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کو دیا جائے کہ پرائم منسٹر نے Announcement کی ہے اور پرائم منسٹر کی جو

Announcements ہیں ' We They should be implemented in spirit. We have written a letter also and we are recommending the case,

because نہ صرف نجم الدین خان کے Interest کی بات ہے بلکہ پورے صوبے کے Interest کی بات ہے کیونکہ ٹورازم کے لحاظ سے I think this is one of the most

beautiful places available in this province.

جناب قائم مقام سپیکر، Well informed Minister، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں شاہ

صاحب؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب! جو کچھ یوسف ایوب خان نے کہا ہے، وہ ٹھیک ہے۔ لیٹر بھی چلا گیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ Next financial year میں اس کے اوپر کام شروع ہو جائے گا۔ یہ صرف نجم الدین صاحب کی بات نہیں ہے پورے صوبے کی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے جی۔ جناب فتح محمد خان صاحب!

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات)، چونکہ آغا جی د فارسٹ دیپارٹمنٹ خبرہ اوکڑہ۔ دے کسں شک نشہ ہغہ وخت کسں جور کرے فارسٹ وو خود فارسٹ دا ذمہ داری نہ وی چہ ہغہ سرک بہ ہغہ عمر بھر ساتی۔ ہغہ خو خنگل د پارہ نے کار کرے وو۔ د ہغے نہ پس بیا دا بار بار ونیلے شوی دی چہ سی اینڈ د بلیو د دا پہ خپل تحویل کسں واخلی او دا د برابر او صحیح طریقے سرہ ساتی خکہ د دغہ خانے دیر لوفے اہمیت دے او دیر توریست ہم خی۔ ہسے ہم دیرہ ایریا د ہغے لاندے دہ۔ نو مہربانی د اوکرتی چہ ہغوی دا پہ خپل تحویل کسں واخلی۔ مونڑ ورتہ دادرخواست کوؤ۔

جناب نجم الدین، زما عرض دا دے جی چہ دا Next financial year بہ د کوم

تاریخ نہ شروع کیے گی؟ مانتے ہیں یا تاریخ لے کر اپنا بیانیہ جی۔
جناب قائم مقام سیکرٹری: یکم جولائی 1999ء سے۔

جناب نجم الدین، پہ یکم، داد منسٹر صاحب وعدہ دہ چہ دیکم جولائی نہ بہ
پہ دے روڈ باندے د پرائم منسٹر د ہدایاتو مطابق کار شروع کیے گی۔ ہغہ چہ
سخہ ونیلے دی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، نجم الدین خان تو شاید مجھ سے Next یہ پوچھیں کہ کون سے
دن شروع ہوگی؟ بہر حال Next financial year میں شروع ہوگی۔
جناب قائم مقام سیکرٹری: جناب اورنگزیب خان صاحب، کونٹین نمبر 883۔

* 883۔ جناب محمد اورنگزیب خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد
فرمائیں گے کہ۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں 1 تا 5 گریڈ میں ملازمین بھرتی کئے
گئے ہیں،

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بھرتی شدہ افراد کی تفصیل ہمہ شناختی
کارڈ ڈومیسائل فراہم کی جائے،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامیاں ضلع کیڈریس ہیں،

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت دوسرے ضلع کے بھرتی شدہ افراد کو ان
کے ضلع میں تبدیل کر کے ان کی جگہ کوہاٹ کے افراد کو بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
سید علی شاہ (وزیر مواصلات و تعمیرات)، (الف) جی نہیں۔

(ب) جز (الف) کا جواب نفی میں ہے۔

(ج) آسامیوں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(د) جز (ج) کا جواب نفی میں ہے۔

جناب محمد اورنگزیب خان، شکریہ جناب سیکرٹری صاحب۔ جناب سیکرٹری صاحب! میں حیران
ہوں کہ یہ محکمہ کن ملازمین کی وجہ سے چل رہا ہے، اسے کون چلا رہا ہے؟ میں نے سوال
پوچھا تھا کہ کوئی بھرتیاں ہوئی ہیں تو انہوں نے کہا کہ بھرتی ہی نہیں ہوئے ہیں تو پھر
محکمے میں کام کون کر رہا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب! میرے فاضل دوست ماشاء اللہ وکیل بھی ہیں، انہوں

نے سوال کیا ہے کہ گریڈ ایک تا پانچ کوئی بھرتی ہوئی ہے تو میں بھی یہ کہوں گا کہ ایک سے پانچ تک نہیں ہوئی اور دوسرا سوال انہوں نے کیا ہے کہ دوسرے اضلاع کے لوگ کوہاٹ میں بھرتی کئے گئے ہیں، ان کی لسٹ میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ کچھ بھرتی کئے گئے ہیں، یہ 84-1983 اور 1985 میں کئے گئے ہیں۔ تین آدمی بھرتی کئے گئے ہیں، ان کے نام اور ان کی ہر چیز ہمارے پاس موجود ہے لیکن اس کے بعد گریڈ چار میں، گریڈ ایک میں کچھ لوگ بھرتی کئے گئے ہیں لیکن Chief Minister کیونکہ وہ Indispensable تھے کہ ہم نے Maintenance کا کام شروع کیا تھا اور اس Maintenance میں ہمارے پاس کچھ سیٹیں یعنی سات آٹھ آدمیوں کی سیٹیں خالی پڑی تھیں۔

جناب قائم مقام سیکریٹر: شاہ صاحب! ان کا سوال یہ ہے کہ "آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایک سے پانچ گریڈ میں ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں" اور محکمہ کی طرف سے جواب آیا ہے کہ "جی نہیں"۔۔۔۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سیکریٹر: تو آپ تو یہ کہتے ہیں کہ آپ کے محکمے میں کبھی بھی ایک سے پانچ تک ملازمین بھرتی نہیں کئے گئے ہیں۔

Minister for Communication & Works: During the ban period.

جناب قائم مقام سیکریٹر: نہیں، اس میں تو کوئی Ban period نہیں ہے، بڑا Simple question ہے کہ "آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ایک تا پانچ گریڈ میں ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں"، نہ تو اس میں Ban period ہے، نہ کسی سال کا حوالہ ہے۔ جواب آیا ہے کہ "جی نہیں"۔ اس سے تو یہ تاثر ملتا ہے کہ اس محکمے میں ایک سے پانچ گریڈ تک کوئی ملازم کبھی بھرتی ہی نہیں ہوا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، نہیں، کبھی نہیں، بلکہ ہمارے دور میں۔

جناب قائم مقام سیکریٹر: یہ آپ کے دور سے متعلق پوچھا گیا ہے جی؟ آپ کو کسپن ذرا پڑھ لیجئے، پلیز۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، دیکھیں ناں جی، بھرتی تو گریڈ سولہ، اٹھارہ اور بیس کے بھی ہونے ہیں لیکن یہ بات نہیں ہے۔ انہوں نے جو سوال کیا ہے اور ان کا جو مقصد اور مدعا

ہے، وہ یہ ہے کہ ایک سے پانچ تک۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ پھر روحانیت کا علم ہے کہ ان کے دل میں جو مدعا ہے، وہ آپ جان گئے ہیں اور جو تحریر میں ہے۔ پلیز اورنگزیب خان۔

جناب محمد اورنگزیب خان، محترم سپیکر صاحب! شاہ صاحب بڑے اچھے آدمی ہیں، صافدل آدمی ہیں، صاف گو آدمی ہیں، انہوں نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ گریڈ چار میں کچھ بھرتیاں ہونی ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جی بالکل۔

جناب محمد اورنگزیب خان، وہ اب بھی تسلیم کر رہے ہیں لیکن یوسف ایوب صاحب کہہ رہے ہیں کہ نہیں ہونے ہیں۔۔۔۔۔۔

سید منظور حسین، محترم منسٹر صاحب وانی چہ د گریڈ ایک نہ د گریڈ پانچ پورے موزن نہ دی اخصتے خود گریڈ ایک نہ گریڈ چار پورے ضرور اخصتے شوی دی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، ہاں یہی بات ہے۔ میں نے کہا ہے۔

جناب محمد اورنگزیب خان، دوسری بات جناب سپیکر صاحب، یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ میرے پاس تین نام ہیں اور مجھے نام نہیں دیئے گئے۔ یہ کیسا طریقہ کار ہے کہ ایک منسٹر کو جواب دیا جاتا ہے اور جو Mover ہے یا اور ممبران ہیں، ان کو جواب نہیں دیا جاتا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب! آپ نوٹ کر لیں، اسلام علی۔۔۔۔۔۔

جناب محمد اورنگزیب خان، نوٹ کرنے کی بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں، اس طرح کرتے ہیں کہ یہ سوال ہم Defer کر دیتے ہیں کیونکہ آپ کے محکمے نے صحیح جواب نہیں دیا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، نہیں، Defer کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ It is very clear تین نام ہیں جو کہ۔۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کے محکمے میں ایک سے پانچ گریڈ تک صرف تین آدمی بھرتی ہونے ہیں؟

وزیر بلدیات، جناب سپیکر! If you do not mind, Sir and if you permit me, تو کو کچن تو یہ ہونا چاہئے کہ فلاں سال سے لے کر فلاں سال تک کتنی بھرتیاں ہونی

ہیں؟ یہ بھرتیاں تو 'It starts right from 1947' بھرتیاں تو لاکھوں کے حساب سے ہوئی ہیں۔ یہ تو ایسا کونین ہے کہ۔ اچھا پھر یہ کہیں گے کہ 1947 سے Onwards جتنی بھرتیاں ہوئی ہیں ان کی لسٹ دیں تو پھر تو آپ کی اسمبلی کا ایک سٹور بھر جانے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، دیکھیں جی، میں نے مان لیا ہے کہ ایک سے چار تک ہوئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، ایک سے پانچ تک نہیں ہوئی ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، نہیں۔

جناب محمد اورنگزیب خان، اگر چار تک بھی ہوئی ہیں، پانچ تک کا مطلب یہ ہے کہ چار Include ہے ناں سر، تو اس میں میری Request ہے کہ یہ کمیٹی کو بھیجا جائے تاکہ پتہ چل جائے کہ کس نے بھرتی کئے ہیں، کیسے ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، یہ کمیٹی کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ میرا تو خیال ہے کہ اگر وزیر صاحب کو اعتراض نہ ہو تو اس کو Defer کر دیا جائے، دوبارہ یہ جواب دے دیں۔

جناب محمد اورنگزیب خان، ٹھیک ہے جی۔

وزیر بلدیات، سر! Defer کرنے سے پہلے یہ تھوڑا واضح کر دیں کہ یہ کون سے سالوں کی بھرتیاں مانگتے ہیں تو پھر بے شک Defer کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، ایسا کرتے ہیں جی کہ آپ کے اس سوال کو ہم Defer کرتے ہیں اور آپ اس میں تھوڑی سی Amendment کر لیں کہ آپ کو کسی Specific period کیلئے چاہئے یا۔۔۔۔۔۔

جناب محمد اورنگزیب خان، زبانی کہہ دوں یا تحریری طور پر؟

جناب قائم مقام سپیکر، ہاں، زبانی کہہ دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، یہ زبانی کہیں گے تو میں بھی زبانی کہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، چلیں، ان کی بات مان لیتے ہیں۔ The question is -

deferred with amended question and fresh reply. شاہ صاحب کے منگنے میں

تو لوگ صرف محبت سے کام کرتے ہیں، پیری مریدی کا تعلق ہے، بغیر تنخواہ کے کام کرتے ہیں۔ حاجی بہادر خان صاحب، آپ کا سوال نمبر 897 - حاجی بہادر خان صاحب۔

* 897۔ حاجی بہادر خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر اور خصوصاً تحصیل ٹمر باغ میں قلیوں اور گینگ قلیوں کی آسامیاں خالی ہیں،
(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید علی شاہ (وزیر مواصلات و تعمیرات)، (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبائی حکومت نے فی الحال ہر قسم کی بھرتی پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔ جونہی پابندی ختم ہوگی یہ آسامیاں پر کی جائیں گی۔

جناب نجم الدین، داد ہاؤس پر اپریتی دہ او زہ پکنین ضمنی کونسنچن کوم۔

Mr. Acting Speaker: Supplementary question? Mover is absent.

جناب نجم الدین، منسٹر صاحب! پہ دے سوال کنین نے لیکلی دی چہ دقلیانو د گینگ آسامیانے خالی دی، دوی وانی چہ ہاں، خالی دی۔ بیانے دا لیکلی دی چہ د پابندی دوجہ نہ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب حاجی بہادر خان نے ابھی سوال On the floor of the House put up کیا ہی نہیں ہے اور یہ ضمنی پر کیسے کھڑے ہو گئے ہیں؟
جناب قائم مقام سپییکر، آریبل منسٹر! Mover absent ہے تو پھر۔۔۔۔۔۔
وزیر مواصلات و تعمیرات، تو پھر ان کا Question lapse ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپییکر، یہ پھر آپ کو پتہ نہیں ہے، پر ایلم یہ ہے کہ یہ ہاؤس کی پراپٹی ہے۔

جناب نجم الدین، زما خیال دے جی مونہ لہ ہم Training پکار دے خو دے وزیرانو لہ ہم لہ Training ورکوی جی۔ دا خو زمونہ مشر دے چہ اوس زما دہاؤس پر اپریتی۔۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپییکر، نجم الدین خان! سلیمنٹری کونسنچن کریں جی۔

جناب نجم الدین، پہ دے کنین نے دا لیکلی دی چہ پابندی دہ۔ پابندی چہ دہ، یو خو سے علاقے دی، پہ دے کنین خو د گینگ ضرورت نشہ کہ دوی پابندی

لگولے دہ نو د دے خائے رووونہ خو بہ نہ خرابیری لیکن جی زمونہ د علاقے حالات بدل دی۔ ہلتہ جی سیلابونہ راخی۔ ہلتہ خو روونہ رووونہ اوہری۔ د ہفے د دوی سرہ فنڈز نشتہ دے چہ پہ ہفہ فنڈ بانڈے د خو روونو ہفہ کار تہیک کری۔ زہ د منسٹر صاحب نہ دا تپوس کوم، دا درخواست کومہ چہ دا پابندی بہ تر کلہ پورے وی؟ او د ہفے علاقو د پارہ، چہ پہ کومو علاقو سیلابونہ راخی، د دوی داسے خہ ارادہ شتہ چہ د ہفے د پارہ بہ دوی خہ کوی؟

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب! انہوں نے جو سوال کیا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہاں روڈ گینگ اور روڈ قلی کی ضرورت ہے لیکن ضروری بات یہ ہوتی ہے کہ یہ چھوٹے موٹے کام ہوتے ہیں 'Maintenance' یہ لوگ کر دیتے ہیں۔ کہیں سے مٹی اور ریت ڈال کر کھڈے وغیرہ وہ بھر دیتے ہیں لیکن چونکہ پابندی تھی، اسلئے ان کی بھرتیاں نہیں کی گئیں۔ انشاء اللہ، امید ہے کہ کچھ دنوں میں پابندیاں ہٹا دی جائیں گی تو ان لوگوں کی بھرتیاں ہوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: تہیک شوہ کنہ جی۔

جناب نجم الدین: ددے خہ Fixed date شتہ کہ نشتہ؟

جناب قائم مقام سپیکر: کچھ دنوں میں 'In few days.'

جناب نجم الدین، جواب خو دا دے چہ د جون دا میاشت واوری نو پہ جولائی کسب بہ اوشی کنہ جی۔

Mr. Acting Speaker: Janab Saleem Khan Advocate, MPA,

Question No. 906.

* 906 جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع صوابی میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کی عمارت گزشتہ چار سال سے زیر تعمیر ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی عمارت نامکمل ہے اور ضلع صوابی جیسے

گنجان آباد علاقے میں اس ہسپتال کی تعمیر مکمل کرنے کی اشد ضرورت ہے،
 (ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ہسپتال کی تعمیر پر تاحال
 کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے، نیز حکومت مذکورہ ہسپتال کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی
 ہے؟
 وزیر مواصلات و تعمیرات، (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) حکومت نے اس ہسپتال کی تعمیر پر اب تک مبلغ 19.700 ملین روپے خرچ کیے ہیں
 اور یہ سکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام 99-1998 میں شامل کی گئی تھی لیکن وسائل کی کمی کی
 وجہ سے اس کیلئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔ جونہی رقم فراہم کی گئی تو اس پر کام
 شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، مہربانی، سپیکر صاحب۔ پہ دے سوال کئیں ما د
 خیلے صوابی ضلعے یو دیرے اھے مسئلے بارہ کئیں تپوس کرے دے چہ "آیا
 یہ درست ہے کہ ضلع صوابی میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کی عمارت گزشتہ چار سال سے
 زیر تعمیر ہے؟" جواب نے دے چہ "جی ہاں"۔ بیا دے چہ "آیا یہ بھی درست ہے کہ
 مذکورہ ہسپتال کی عمارت نا مکمل ہے اور ضلع صوابی جیسے گنجان آباد علاقے میں اس
 ہسپتال کی تعمیر مکمل کرنے کی اشد ضرورت ہے؟" دا نے ہم ایڈمٹ کرے دے، وانی
 چہ "جی ہاں"۔ پہ جز (ج) کئیں جی دادی "اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں
 ہوں تو مذکورہ ہسپتال کی تعمیر پر تاحال کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے؟ نیز حکومت مذکورہ
 ہسپتال کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟" جواب ما تہ ملاؤ شوے دے جی چہ د 19
 ملین نہ Above روپی پہ دے ہسپتال باندے لگیدلی دی۔ دا ہسپتال پہ 1996ء
 کئیں د آفتاب خان پہ گورنمنٹ کئیں شروع شوے وو او دھے نہ پس پہ دے
 ہسپتال باندے کار بند دے۔ زہ د محترم منسٹر صاحب نہ صرف دا تپوس
 کوومہ کہ تاسو دے لہ نورے پیسے نہ ورکوی نو د 99-1998 پہ ADP کئیں دا
 شامل وو او یوہ پیسہ نے پرے نہ دہ لگولے او دھے حالت دے خانے تہ
 رازسیدلے دے چہ کوم سیخان او سامان دے، ہخہ بتول خلق تبتوتی او Rusted
 شو۔ رنک آلود شو او خراب شو۔ چہ کومے دا 19 ملین روپی نے پرے لگولی
 دی، دے لہ کہ مخبنکال پیسے ورنکرے شوے نو دا 19 ملین روپی ہم ابو

یورے، دا ہم ختمیری او دا مونڑہ تہ دیرہ لویہ مسئلہ دہ۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب! میں مختصراً اس کا اتنا جواب دوں گا، ویسے ان کی تشویش بالکل ٹھیک ہے کہ وہاں پیسے لگے ہیں اور اگر اس کو مزید مکمل نہ کیا گیا تو وہ پیسے بھی ضائع ہو جائیں گے۔ ہماری گورنمنٹ بھی چاہتی ہے کہ ہسپتال اور روڈز مکمل ہوں، لوگوں کو زیادہ Facilities ملیں تو میں ان کو جانا چاہتا ہوں کہ اس 1999-2000 کے اے ڈی پی 'Draft ADP No, 813 میں اس کیلئے پیسے مختص کئے گئے ہیں اور انشاء اللہ Next financial year میں اس پر کام ہوگا اور مکمل ہوگا۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ: زہ ضمنی سوال کوومہ۔ زما سوال دا دے چہ دے لہ مخومرہ پیسے مختص کرے شوی دی؟ خکہ چہ دا زما پہ خیال کنیں پہ پختونخوا کنیں د بولو نہ زیات، اہم او اشد ضرورت مونڑہ د صوابی خلقو تہ دے، زمونڑہ دسترکت ہید کوارٹر ہسپتال پہ دسپنسری کنیں دے، سول دسپنسری دہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب خو دا جواب در کرو چہ مکمل کوفہ نے۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ: دا تپوس ترینہ کوفہ چہ مکمل کوی نے نو مخومرہ پیسے نے ورلہ اینٹی دی؟

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ 'مائیک آن کریں' مائیک آن کریں کیونکہ آپ کی آواز سنائی نہیں دیتی، آپ کے سامنے جو شے ہے، اس کو آن کیا کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: میری سامنے تو بڑی چیزیں ہیں جناب، ان کو میں دیکھ نہیں سکتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: (تہتمہ) اس وقت تو یہی شے ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: بہر حال جناب، جو بتایا اے ڈی پی کے پیسے ہیں، وہ مختص کئے گئے ہیں اور انشاء اللہ یہ ہسپتال مکمل ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: مکمل ہو جائے گا۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ: زما یو سوال دے۔ زما د سوال جواب نے را نہ کرلو،

زہ مطمئن نہ یم۔

اور رقم فراہم ہونے پر اس سڑک کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔
 جناب حمید اللہ سر! زمونہ داسرک پتہ نہ لگی چہ پہ کومہ زمانہ کسب بہ جور
 شوے وی، اندازاً دشلو کالو بہ وی۔ پہ دے باندے تر اوسہ پورے دیوے آنے
 خرچ او نہ شو۔ پہ دے سرک باندے تریفک ڈیر زیات دے۔ نو زہ منسٹر
 صاحب تہ دا وایم چہ زمونہ پہ دے سرک باندے غحہ مہربانی اوکری او غحہ کار
 پرے اوکری نو ڈیرہ بنہ بہ وی او کہ نے اونکپو نو ستا مرضی دہ۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب عالی! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تیرگرہ گل روڈ
 44 کلومیٹر طویل سڑک ہے اور اس کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور میں آئریبل ممبر صاحب کو
 یقین دلاتا ہوں کہ Next year میں Repairs and re-surfacing میں یہ روڈ بھی کر
 لیں گے۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! اس سلسلے میں جناب منسٹر صاحب کی خدمت میں یہ
 عرض ہے کہ اگر وہ مناسب سمجھیں کیونکہ اب تو موسم بھی شاید خوشگوار آ رہا ہے اور انشاء
 اللہ انہیں تکلیف بھی نہیں ہوگی، اگر یہ خود کسی وقت تیرگرہ اور گل روڈ کو دیکھ لیں تو
 ان کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ بغیر نقتے کے نوابی دور میں بنا تھا۔ جناب سپیکر! اس کی
 مرمت سے یا جو کچھ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں، اس سے جناب ایم پی اسے صاحب اور
 وہاں کے باشندوں کی تسلی نہیں ہوئی۔ میری اتنی عرض ہے کہ اس کی دوبارہ، کیونکہ یہ
 بہت اہم روڈ ہے اور یہ ڈیر۔ تیرگرہ کا متبادل روڈ بھی بن سکتا ہے۔ جناب سپیکر! یہ تیرگرہ
 کا جو روڈ ہے، یہ واڑی سے ہو کر گزرتا ہے اور یہ اس کا متبادل روڈ بھی بن سکتا ہے۔ اس
 پر انشاء اللہ اتنا خرچہ بھی نہیں آئے گا، اگر اس کو خصوصی توجہ سے دیکھیں اور اس کی
 معلومات کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محترم وزیر صاحب! آپ کو دعوت دی جا رہی ہے۔
وزیر مواصلات و تعمیرات: جی ہاں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں ان کی دعوت قبول کرتا
 ہوں اور سیشن کے بعد ہم احمد حسن صاحب کے مہمان ہوں گے، روڈ کا Practically معائنہ
 بھی کریں گے۔ میں نے مرمت کے ساتھ ساتھ Re-surfacing کا بھی کہا ہے، تو انشاء
 اللہ تعالیٰ یہ روڈ ان کی خواہش کے مطابق تعمیر ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: حمید اللہ خان صاحب۔

جناب نجم الدین: سر! زما پکین یو ضمنی سوال دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بنہ۔

جناب نجم الدین: زہ وایم چہ تیر کال وزیر اعظم صاحب دو ارب روپئی د دے روڈونو د پارہ مقرر کرے وے، آیا پہ ہفے کین غومرہ خرچ شوی دی او دے روڈ لہ پکین غہ پیسے اوتے دی کہ نہ دی اوتے؟

حاجی عبد الرحمان خان: سپیکر صاحب! زما پکین ہم یو ضمنی سوال دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: عبد الرحمان خان صاحب۔

حاجی عبد الرحمان خان: زما عرض دا دے چہ د دیر خبرہ روانہ دہ خود د دے پیسور خواتہ چہ کوم سرکونہ خراب دی، د ہفے د پارہ ہم غہ شتہ کہ نہ؟ د

ہفے د پارہ غہ نشتہ؟ وزیر صاحب بہ مونر۔-----

جناب قائم مقام سپیکر: آئریبل منسٹر صاحب۔

حاجی عبد الرحمان خان: زہ ورتہ د دوه درے سرکونو نومونہ اخلم۔ ناگمان

کریانہ روڈ، تخت آپاد روڈ، ملازنی ریگی روڈ، دا درے روڈونہ دی۔ لونے

لونے روڈونہ دی۔ د دے د پارہ پکین غہ شتہ کہ نہ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محترم وزیر صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب! ہمارے دوست اور بھائی، محترم عبد الرحمان خان نے

بڑا اچھا سوال کیا ہے۔ بہتر ہے کہ یہ فریش سوال کریں۔

جناب نجم الدین: زما سوال فریش نہ وو، زما د سوال جواب نے رائکر وو۔

حاجی عبد الرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! فریش سوال نہ، غہ شتہ ورسرہ

کہ نہ؟ مونر تپوس کوف چہ د دے سرکونو د پارہ درسرہ شتہ کہ نہ؟

جناب قائم مقام سپیکر: نجم الدین خان کے سپلٹری کا بھی۔

جناب نجم الدین: ما جی دا سوال کرے وو چہ وزیر اعظم صاحب دو ارب

روپئی د دے روڈونو د پارہ منلے وے، آیا پہ ہفے پیسو کین غومرہ خرچ

شوے او دے روڈ تہ پکین غہ اووتے او کہ نہ دی اوتے؟ د دے سوال جواب

غواہم۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! اصل کتب دا یوسف ایوب صاحب ترے وار پارخطا کوی۔ جناب منسٹر صاحب باندے زمونر یقین دے او ہغہ دیر تسلی بخش جوابونہ ورکوی خو چہ کلہ ہغہ مونر لہ صحیح جواب راکوی نو یوسف ایوب صاحب ورتہ د ہغے خانے نہ غخہ اووائی، نو زمونر درخواست دا دے چہ پہ دے دوران کتب پہ یوسف ایوب صاحب باندے پابندی اولگونی خکہ چہ داسابق د کمیونیکیشن منسٹر دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: (تہتم) اچھا۔ حمید اللہ صاحب۔

جناب حمید اللہ زہ خو -----

جناب قائم مقام سپیکر: تاسو تہ خو Assurance ملاؤ شو کنہ۔

جناب حمید اللہ: ما تہ جی غخہ Assurance ملاؤ شو؟ راتہ د اووائی چہ زہ بہ دا اوکرہ نو Assurance بہ ملاؤ شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: آریبل منسٹر! آپ ذرا دوبارہ ان کی تسلی کر دیں کہ آپ Visit بھی کریں گے اور جائیں گے بھی۔ آپ کھڑے ہو کر اگر بات کریں تو اچھا ہوگا۔

جناب حمید اللہ: یہ چہ کلہ بہ نے رالہ اوکری، داتسلی د راکری۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب! انشاء اللہ تعالیٰ اس سیشن کے بعد ضرور جائیں گے اور موقع پر دیکھ کر -----

جناب قائم مقام سپیکر: کونسن نمبر 973، محمد شعیب خان صاحب۔ شاہ صاحب کو سفر میں تکلیف ہوگی۔

* 973 جناب محمد شعیب خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا وزیر اعظم پاکستان نے حالیہ دورہ ملاکنڈ ڈویژن کے دوران اس علاقے کے لئے کروڑوں روپے کی سڑکوں کے اعلانات کئے ہیں، خاصکر سیدو شریف سے کالام، گبرال اور ہوڈھنڈ وغیرہ کے پراجیکٹ کیلئے،

(ب) بتایا جائے کہ خاص ملاکنڈ ایجنسی میں بھی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی کوئی سکیم مذکورہ دورہ کے دوران شروع کرنے کا کوئی اعلان یا منظوری دی گئی ہے،

(ج) اگر خاص ملاکنڈ ایجنسی کیلئے کوئی اعلان نہیں کیا گیا تو بتایا جائے کہ کیا ملاکنڈ ایجنسی خاص اس ملک کا حصہ نہیں ہے اور اس پسماندہ علاقے کو کیوں نظر انداز کیا گیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) وزیر اعظم کا دورہ چونکہ سوات کے علاقے کیلئے مختص تھا اسلئے ترقیاتی پروگراموں کا اعلان بھی اس علاقے کیلئے کیا گیا ہے۔ ملاکنڈ ایجنسی ہمارے ملک کا نہایت اہم حصہ ہے اور امید ہے کہ جب بھی وزیر اعظم نے اس علاقے کا دورہ کیا تو اس کیلئے بھی ترقیاتی کاموں کا اعلان صادر فرمائیں گے۔

جناب محمد شعیب خان: شکریہ۔ سپیکر صاحب! ما پہ دے خپل سوال کسبن لیکلی وو چہ "کیا وزیر اعظم پاکستان نے حالیہ دورہ ملاکنڈ ڈویژن کے دوران اس علاقے کیلئے کروڑوں روپے کی سڑکوں کے اعلانات کئے ہیں" دوئی وانی چہ "جی ہاں" بیا بتایا جائے کہ خاص ملاکنڈ ایجنسی میں بھی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی کوئی سکیم مذکورہ دورہ کے دوران شروع کرنے کا کوئی اعلان یا منظوری دی گئی ہے" نو جواب نے راکرے دے چہ "جی نہیں"۔ نو دوئی ما لہ آخری جواب دا راکرے دے د جزرج) چہ د وزیر اعظم صاحب دا دورہ صرف د سوات د پارہ وہ او هغوی دا د ترقیاتی پروگرامونو اعلان صرف د سوات د پارہ کرے دے۔ زہ منم چہ سوات والا او ملاکنڈ ڈویژن والا، دا بتول مونہ یو رونہ یو خو چہ پہ 1990 کسبن د میان نواز شریف صاحب حکومت وو نو هغوی دا وعدہ کرے وہ چہ د شیرگرہ نہ تر کالامہ او بشامہ پورے بہ دا سرکونہ جورہ وو۔ نہ پوهیبرم چہ هغه وعدہ مخہ شوہ؟ زہ صرف د وزیر صاحب نہ دا تپوس کوم چہ یو مریض پہ ہسپتال کسبن داخل دے او د هغه تمپرچررو رو زیاتیری او هلتہ چہ کلہ باکترتہ کال اوکری نی نو باکتر وانی چہ کلہ زما طبیعت بنہ شو یا کلہ زما طبیعت او منلہ نو زہ بہ بیا راشم او دا مریض بہ زہ اوگورم۔ زہ صرف دا وایم چہ دوئی خو دا وانی چہ یرہ "ملاکنڈ ایجنسی ہمارے ملک کا نہایت اہم حصہ ہے" او چہ سرے سوات تہ خنی نو پہ دے ملاکنڈ تیرییری نو دا دومرہ اہم رو دے او دا د مردان نہ تر لتناکی پورے تاسو اوگورنی، دا مونہ سرہ ډیر لونے زیاتے دے

چہ پہ دغہ خانے کنیں نہ د کریش د پروگرام نہ، نہ ددے دوہ کالو پہ ADP کنیں او نہ اوس ہم، ما تہ پتہ نہ لگی خو وزیر صاحب بہ ما تہ صرف دومرہ اوواتی چہ د کریش د پروگرام نہ یا نور دونرز چہ دی، د ہغے نہ یا پہ اوسنی اے دی پی کنیں بہ ددے غہ پروگرام اوکری یا نہ؟

Mr. Acting Speaker: Supplementary question, Aurangzeb Khan.

جناب محمد اورنگزیب خان: محترم سپیکر صاحب! آپ سے ہمیں بڑی توقعات ہیں، آپ اس ہاؤس کے کنڈیڈین ہیں۔ اس سوال کا جواب آپ ملاحظہ فرمائیں کہ جواب میں کتنا تضاد ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس حکے نے اسمبلی کا مذاق اڑایا ہے۔ نمبر ایک آپ ملاحظہ فرمائیں "کیا وزیر اعظم پاکستان نے حالیہ دورہ ملاکنڈ ڈویژن کے دوران اس علاقے کیلئے کروڑوں روپے کی سڑکوں کے اعلانات کئے ہیں، خاصکر سید و شریف سے کلام، گبرال اور ہو ڈھنڈ وغیرہ کیلئے"۔ تو جواب میں کہتے ہیں کہ جی ہاں، ملاکنڈ ڈویژن میں وزیر اعظم صاحب نے سڑکوں کیلئے کروڑوں روپے کا اعلان کیا تھا۔ جز (ج) کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں جی، "وزیر اعظم کا دورہ چونکہ سوات کے علاقے کیلئے تھا، اسلئے ترقیاتی پروگراموں کا اعلان بھی اس علاقے کیلئے کیا گیا۔ ملاکنڈ ایجنسی ہمارے ملک کا نہایت اہم حصہ ہے اور امید ہے کہ جب بھی وزیر اعظم نے اس علاقے کا دورہ کیا،" یعنی مطلب یہ ہے کہ ابھی تک انہوں نے اس علاقے کا دورہ نہیں کیا۔ اوپر کہتے ہیں کہ ہاں دورہ کیا ہے اور اعلانات بھی کئے ہیں۔ جناب! تو ایک جواب اور ایک سوال میں بڑا تضاد ہے جناب محترم سپیکر صاحب۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister.

جناب محمد اورنگزیب خان: اور دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر، کہ کیا ہمارے صوبے کے ترقیاتی کام وزیر اعظم کے اعلان کے محتاج ہیں کہ وہاں سے اعلان ہوگا تب یہاں پر کام ہوگا اور ویسے کام نہیں ہوگا جی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محترم وزیر صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب! جیسے کہ۔۔۔۔۔

جناب نیک عمل خان: زما ضمنی سوال دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نیک عمل خان، سیلمنٹری؟

جناب نیک عمل خان: زما ضمنی سوال دے۔

میں یہ کہتے ہیں کہ ہاں وزیر اعظم صاحب نے دورہ کیا تھا، (ج) کے جواب میں کہتے ہیں کہ ابھی تک انہوں نے دورہ نہیں کیا۔ محتاج ہے دوزے کا اور جب دورہ ہوگا تو پھر اعلان ہوگا۔ ایک جواب میں دو مضمی جوابات۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ میرا خیال ہے جہاں تک میرا علم ہے کہ دونوں ممبران صاحبان ایجنسی سے تعلق نہیں رکھتے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ نے جو بات کی ہے تو میرے خیال میں — (تہتمہ) نیک عمل خان صاحب، پلیز۔

جناب نیک عمل خان، سپیکر صاحب! بدقسمتی دا دہ چہ دا ڈویژن پہ دغہ ضلعو باندے مشتعلہ دے۔ د ملاکنڈ ایجنسی دورہ نشہ دے خود ملاکنڈ ڈویژن دورہ شتہ دے۔ ملاکنڈ ایجنسی چہ دہ نودا پہ دے ڈویژن کنہں شاملہ نہ دہ؟ لہذا پہ دے باندے دویں دا خبرہ کرے دہ۔

جناب قائم مقام سپیکر، آریبل ممبر صاحب! آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ملاکنڈ، تو آپ کی بات سے یہ تاثر ملا ہے کہ ملاکنڈ ایجنسی جو ہے، وہ ملاکنڈ ڈویژن کا حصہ نہیں ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، بالکل ہے۔ نہیں، نہیں، انہوں نے تاثر غلط لیا ہے۔ میں نے نہیں کہا۔ ملاکنڈ بچ جو ہے، وہ بھی آ رہا ہے انشاء اللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر، اس میں Agencies شامل ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، اس میں شامل ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، فانا کا علاقہ شامل ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جی ہاں، بالکل فانا شامل ہے جی۔

جناب سلیم خان ایڈووکیٹ، دا شہزادہ صاحب نے Confuse کوی جی۔ ہغہ ورتہ د لاندے نہ خبرے کوی۔ ہغہ ڈیر تھیک تھاک جوابونہ ورکوی خوشزادہ صاحب نے Confuse کوی۔

جناب قائم مقام سپیکر، شاہ صاحب کی مجبوری یہ ہے کہ وہ شہزادہ صاحب کو خفہ نہیں کر سکتے۔ چلیں ہم پندرہ منٹ چائے پینے کے لئے وقفہ کرتے ہیں۔

اس مرحلے پر چائے کیلئے ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کیلئے ملتوی ہو گئی۔

(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

مغز اراکین کی رخصت

جناب قائمقام سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ان مغز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں دی ہیں، جناب سردار غلام نبی صاحب، ایم پی اے نے 8-6-1999 کیلئے، جناب نقیب اللہ خان، ایم پی اے نے 8-6-1999 سے 10-6-1999 کیلئے اور جناب رضا خان صاحب، ایم پی اے نے 8-6-1999 کیلئے۔ آپ رخصت کی یہ درخواستیں منظور کرتے ہیں؟

(The motion was carried.)

جناب قائمقام سپیکر، شکریہ جی۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! اتنی دیر میں اور ممبران بھی آجائیں گے۔

جناب قائمقام سپیکر، جی۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے شک صاحب ذرا یہ بات سن لیں کیونکہ سب ممبران کیلئے یہ بات میں سمجھتا ہوں کہ ضروری ہے۔ جناب سپیکر! آپ کو علم ہے کہ ہمارے ہاؤس کی جو استحقاق کمیٹی ہے، اس کے آپ چیئرمین ہیں اور جب سے اسمبلیاں بحال ہوئی ہیں 1985 سے شاید پہلی مرتبہ ایک ہاؤس کی جو پریویلیجز کمیٹی ہے، میں اس میں Mover کی حیثیت سے حاضر ہوا ہوں۔ میرے خیال میں اس ہاؤس کی تاریخ میں پہلی مرتبہ وہ ایڈمٹ ہوئی اور استحقاق کمیٹی نے اسے جو ڈیشنل کمیٹی کے حوالے کیا ہے۔ جناب سپیکر! اس کے میرے خیال میں کوئی سات، آٹھ ماہ ہو چکے ہیں لیکن قسمتی سے ہماری جو ڈیشنل کمیٹی کے رولز ہی ابھی تک فریم نہیں ہو رہے جس کے چیئرمین آپ ہیں اور آج صبح بھی میں نے گزارش کی ہے میں مظفر شاہ صاحب سے جو جو ڈیشنل کمیٹی کے چیئرمین ہیں، کہ کم از کم یہ نہیں ہے کہ آپ آئین پاکستان بنا رہے ہیں، کوئی بہت بڑا ایسا کام کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ رولز فریم کرنے میں اتنا وقت نہیں لگنا چاہئے تو میری آپ سے اور اس ہاؤس سے ایک مرتبہ پھر گزارش ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے بذریعہ ممبران کہ ہم آج تک رولز بنا نہیں سکے اور کس گیا ہوا ہے جو ڈیشنل کمیٹی میں، بلکہ میں کونگا کہ کولڈ سٹوریج میں چلا گیا ہے تو اسلئے ہم اس ہاؤس کا وقت ضائع کرتے ہیں، اس سے وقت کا ضیاع ہوتا ہے جب ہم پریویلیجز موشر Move کرتے ہیں کیونکہ آخر میں اس نے جا کر 'وہ کہتے ہیں ناں کہ Dead end'

اس کو حق ملنا ہے جی۔ تو میری یہ گزارش تھی کہ میں آپ کے ذریعے ہاؤس سے اور آپ سے کہوں کہ آپ کوئی احکامات جاری کریں تاکہ Within the shortest possible time یہ رولز فریم ہوں اور یہ کام آگے بڑھ سکے۔ شکر ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جناب عبدالسبحان صاحب!

جناب عبدالسبحان خان (وزیر اطلاعات و ثقافت)، جناب سپیکر صاحب! بخوبی غورم، زہ سحر لس، پنچلس منٹہ لیت راگلے ووم۔ مردان کنن حبیب الرحمان شاہین یو جنرلسٹ دے، دیر کہنہ مشق صحافی وو، ہفہ پرون حق رسیدلے وو، بیگا سارہے نو بجے نے جنازہ وہ۔ ہفہ بلہ ورخ ہم یو دیر زور صحافی رحمان ساحر صاحب، دیر خدمات نے دی، نو خطیب صاحب خونستہ، کہ تاسو اجازت ورکری نو باچا صاحب بہ دعا اوکری خکہ چہ یو دیرہ خلا پاتے شو۔

جناب قائم مقام سپیکر، تاسو دعانے مغفرت اوکری۔

وزیر اطلاعات و ثقافت، او جی، دعا بہ اوکرو۔

(اس مرحلے پر دعائے مغفرت کی گئی۔)

جناب محمد افتخار خان مہمند، جناب سپیکر صاحب! زما گزارش دا دے غنکہ چہ محترم سلیم خان صاحب چہ غہ او فرمائیل، زما دا خیال دے چہ ستاسو د دے

On rules and procedure and Standing Committee دہ

The Chair gives a subordinate legislation، کہ تاسو مناسب کنری،

direction that in particular frame of time if those rules on procedure

are framed then the Judicial Committee can go forward.

جناب قائم مقام سپیکر، جہاں تک میری انفارمیشن ہے تو جوڈیشل کمیٹی کو یہ کام دیا گیا ہے کہ وہ اپنے رولز خود فریم کرے اور رولز اس کی اجازت بھی دیتے ہیں اور اس کیلئے Unlimited وقت نہیں ہونا چاہئے۔ چونکہ آپ نے یہی مسئلہ Take up کیا ہے تو میں اسمبلی سیکرٹریٹ سے کہوں گا کہ وہ آئریبل ممبر جو کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں، سے کہ دیں کہ وہ اسی مہینے اپنے رولز مکمل کر لیں۔ بجٹ سیشن کے بعد کمیٹیوں کا اجلاس ہونا چاہئے اور اس کمیٹی کا اجلاس بھی ہونا چاہئے۔ تو یہ آپ کی اچھی تجویز ہے جی۔

جناب سلیم سیف اللہ خان، شکرہ، جناب سپیکر صاحب۔ میرے خیال میں تیس جون تک یہ کام مکمل ہو سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، مکمل ہو جانا چاہئے جی۔ اب میں جناب عبدالحکیم قصوریہ صاحب سے

Please move his Call Attention Notice No. 349 as per rules. کہ

جناب عبدالحکیم قصوریہ، شکرہ۔ جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے -----

Mr. Acting Speaker: I am sorry, it is an 'Adjournment Motion'.

Mr. Abdul Haleem Qasooria, MPA, please move his Adjournment Motion No. 349 as per rule.

تحریریک التواء

جناب عبدالحکیم قصوریہ، شکرہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تمام پڑھ کر ایوان کے سامنے سنانا چاہتا ہوں جی۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

جناب عبدالحکیم قصوریہ، ایک بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔ ہمارے پورے صوبے اور خاص طور سے ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن کے بارے میں ہے۔ جناب عالی! میں صوبائی اسمبلی کے اگلے اجلاس میں ایک اہم معاملے پر تحریریک التواء پیش کرنے کی اجازت اور اس کیلئے وقت مخصوص کرنے کی استدعا کرتے ہوئے عزت افزائی محسوس کر رہا ہوں۔ یہ اہم معاملہ صوبہ سرحد کے گورنمنٹ کالجز میں ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن کے سرورس سٹرکچر کے بارے میں ہے۔ ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن کی تعلیمی اور پیشہ ورانہ قابلیت ایم ایس سی فزیکل ایجوکیشن ہے اور یہ صوبہ سرحد کے تمام کالجز میں انٹرمیڈیٹ اور ڈگری کلاسز کو فزیکل ایجوکیشن کا مضمون پڑھاتے ہیں۔ دو سو نمبروں کا مضمون ایف اے میں اور ایک سو پچاس نمبروں کا مضمون بی اے، بی ایس سی میں۔ فزیکل ایجوکیشن کا مضمون اور اس کا سلیبس تمام تعلیمی بورڈز اور یونیورسٹیوں سے منظور شدہ ہے۔ فزیکل ایجوکیشن کا مضمون صوبہ سرحد کے تمام کالجز میں پچھلے پندرہ سال سے بھی زیادہ عرصہ سے پڑھایا جا رہا ہے۔ فزیکل ایجوکیشن کا مضمون پڑھانے کے علاوہ ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن اپنے متعلقہ کالجز میں طالب علموں کو سپورٹس کی کوچنگ کراتے ہیں اور اپنے کالجز میں مختلف سپورٹس ٹورنامنٹس بھی آرگنائز کرتے ہیں۔ ان کی سلیکشن دوسرے مضامین کی سلیکشن کی طرح صوبہ سرحد

پبلک سروس کمیشن پشاور کے ذریعے ہوتی ہے اور انہیں ماسٹر ڈگری کی بنیاد پر گریڈ سترہ دیا جاتا ہے۔ یہ صوبہ سرحد کا واحد کیڈر ہے جس کا کوئی سروس سٹریکچر نہیں ہے اور یہ صوبائی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے جس گریڈ میں بھرتی ہوتے ہیں، اس میں ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں جبکہ دیگر تمام صوبوں میں ان کو سروس سٹریکچر دیا جا چکا ہے۔ حکومت پنجاب نے گریڈ سترہ میں کام کرنے والے تمام ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن کو نوٹیفکیشن نمبر 90 Sports 1-8-87 مورخہ 26-3-1988 کے تحت 10-9-1991 سے لیکچرار ان فزیکل ایجوکیشن کا درجہ دے دیا ہے جبکہ حکومت آزاد کشمیر نے بھی تمام ڈائریکٹرز فزیکل ایجوکیشن کو 10-9-1991 سے لیکچرار ان فزیکل ایجوکیشن کا درجہ دے دیا ہے۔ اس لیے یہ بات اتہائی ذمہ داری اور انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق نہیں ہے۔ لہذا صوبہ سرحد کے گورنمنٹ کالجز میں گریڈ سترہ میں کام کرنے والے تمام ڈائریکٹرز فزیکل ایجوکیشن کو، جن کی تعلیمی قابلیت ایم اے، ایم ایس سی ہے، تنخواہ اور گریڈ میں حکومت پنجاب کی طرز پر لیکچرار ان فزیکل ایجوکیشن کا درجہ دیا جائے۔ اس طرح صوبائی خزانے پر بھی کوئی اضافی بوجھ نہیں پڑے گا۔ جناب سپیکر! میں تمہیں ہوں کہ اجلاس کی کارروائی کو روک کر اس اہم مسئلہ کے بارے میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محترم بابا صاحب۔

سید منظور حسین، محترم قصوریہ صاحب چہ کوم ایڈجرنمنٹ موشن پیش کرے دے، داد محکمہ تعلیمات دیو کیڈر پہ بارہ کنس دے چہ پہ ہفتے کنس دیو سروس سٹریکچر، عدم موجودگی پہ وجہ باندے دیر زیات کسان دیو محرومی بنکار شوی دیو۔ دائریکٹر فزیکل ایجوکیشن کیڈر پہ دوہ قسمہ باندے دے،

Director Physical Education, BSc with Junior Instructor یو

Director Physical Education MSc with Senior Certificate او بل

Director Instructor Certificate. نمونہ پہ صوبہ کنس شہ وختہ پورے

Director with senior certificate تو گریڈ سولہ ورکے شو او

certificate تو گریڈ سترہ ورکے شو۔ اوس ما تو صحیح کال خو معلوم نہ دے

خو غالباً پہ 1990 کنس دغہ طریقہ پرینودلے شوہ او

With Senior Certificate and with Junior Certificate, دوارو تو گریڈ سولہ ورکول

شروع شول نو یو خو دا بے انصافی دہ چہ

MSc with Senior Instructor

Certificate تہ ہم گریڈ سولہ ملاویری او BSC with Junior Instructor Certificate تہ ہم گریڈ سولہ ملاویری۔ یو خو دغہ زیاتے شو۔ بل زیاتے، لکہ چہ خنگہ محترم قصوریہ صاحب اوونیل چہ غومرہ کیڈر دی نور پہ ایجوکیشن کنس کالجز سائڈ تہ، پہ دے کنس ٹیچرز پبلک سروس کمیشن تہ مخامخ شی او د هغوی سلیکشن او شی او پہ گریڈ سترہ کنس هغوی بهرتی شی نو بیا د تاتم د تیرید سرہ سرہ هغوی تہ وخت پہ وخت باندے د سروس ستر کچر د موجودگی پہ وجہ باندے خپلہ ترقی ملاویری او گریڈ 21 او گریڈ 22 پورے هغوی اورسی او بیا ریٹائرشی خودا یو داسے بد قسمته کیڈر دے چہ یو خل دوئی پہ کوم کیڈر کنس د پبلک سروس کمیشن نہ پاس شی او بهرتی شی نو بیا Till the day of his last doom هغه ہم پہ دغہ گریڈ کنس ریٹائرشی او خپل قبر تہ لارشی۔ چونکہ دا یو دیر اہم ایڈجرنمنٹ موشن دے محترم سپیکر صاحب، نو زہ بہ ستاسو شکر گزاریمہ چہ دے طرف تہ خصوصی توجہ د صوبائی حکومت د طرف نہ ملاؤشی او دوئی پہ دغہ گریڈ کنس چہ کوم فرق دے، دا دم تھیک شی او هغوی تہ د گریڈ سترہ ملاؤشی او ورسرہ دا سروس ستر کچر د ہم جور کرے شی چہ هغوی د محرومی بنکارنہ وی او هغوی تہ ہم موقع ملاؤشی چہ وخت پہ وخت خنگہ نور لیکچرارز تہ ترقی ملاویری او گریڈ نے زیاتیری، دغہ شان دا فزیکل ڈائریکٹرز چہ دی، دوئی تہ ہم د ترقی مواقع ملاؤشی۔ شکریمہ جی، دیرہ مہربانی۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister for Education, please.

میاں گل اسفندیار امیر زیب (وزیر تعلیم)، شکریمہ جناب سپیکر! ایڈجرنمنٹ موشن جو حلیم قصوریہ صاحب نے Move کی ہے، یہ ایک Policy matter پر ہے جس پر تفصیلی بحث کچھ حد تک منظور پایا صاحب نے کی ہے۔ This pertains to DPE (Director - Physical Education Post), کوئی Service structure موجود نہیں ہے۔ پنجاب نے ان کو ایک Service structure دیا ہے اور پنجاب کے Service structure کے مطابق 89, 8 and 3 tier service structure ہے، مطلب یہ ہے کہ گریڈ 17 میں 89 جب ہوں گے تو گریڈ 18

میں 8 اور گریڈ 19 میں 3- میرے ساتھ سرحد کالج ٹیچرز ایسوسی ایشن کے ایک Delegation نے ملاقات کی تھی اور یہ پوائنٹ انہوں نے Raise کیا تھا اور میں اصولی طور پر ان کے ساتھ متفق ہو گیا تھا مگر یہ بات صحیح نہیں ہے کہ Financial implications نہیں ہیں۔ اسلئے میں نے محکمے کو کہہ دیا تھا کہ اس پر کام شروع کر دے۔ Directives میں نے دے دیئے تھے اور اس وقت ہمارے پاس DPE کی 83 posts ہیں جن میں سے دس BPS-16 میں ہیں اور 59 جو ہیں وہ BPS-17 میں ہیں مگر یہ بات صحیح ہے کہ Service Structure نہ ہونے کی وجہ سے وہ جس Basic Pay Scale میں بھرتی ہوں گے، اسی میں ریٹائر ہو جائیں گے مگر اب جنہوں نے MSc in Physical Education کی ہے اور انہوں نے صحیح فرمایا ہے کہ ایف اے میں یہ 200 مارکس کا پرچہ ہے، بی اے کی بی ایس سی میں 150 مارکس کا پرچہ ہے۔ اگر بالفرض Courses باقاعدہ بورڈ سے منظور شدہ ہیں اور انہوں نے MScs کی ہیں تو یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ان کو گریڈ 17 دیا جائے۔ اب ان کو Service structure بھی باقاعدہ باقی لیکچرارز کے مطابق دی جائے گی تو اس کے ساتھ ہم Agree کر گئے ہیں۔ Financial implications جو ہمارے کیس میں Involve ہیں، وہ ایک لاکھ، اڑسٹھ ہزار روپے کی ہیں جس کے بارے میں ہمیں Summary move کرنا پڑے گی۔ میں نے ہدایات دے دی ہیں اور وزیر اعلیٰ کو بحیثیت وزیر خزانہ Move ہو چکی ہوگی۔ جیسے ہی یہ Summary approve ہو کر آئے گی تو ہم اس پر مزید Exercise نہیں کریں گے مگر میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب نے جو Service structure ان کیلئے Adopt کیا ہے تو وہی Structure ہم بھی Adopt کریں گے اور جو Policy issue انہوں نے اٹھایا ہے، وہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اور ہم اس کے ساتھ Agree ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آرژنبل قسوریہ صاحب! آپ مطمئن ہیں؟ پریس تو نہیں کریں گے؟

جناب عبداللحکیم قسوریہ، سپیکر صاحب! میں جناب شہزادہ صاحب کا مشکور ہوں اور انشاء اللہ جیسے انہوں نے بات کی، ہمیں امید ہے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ جناب قائم مقام سپیکر: آپ اپنی ایڈجرنٹ موشن کو پریس نہیں کر رہے ہیں۔ جناب عبداللحکیم قسوریہ، نہیں سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جناب۔

میلا افتخار حسین: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز۔

میلا افتخار حسین، تاسو دوه درے خله سوال جواب راولپنڈو د اپوزیشن چیمبر ته چه تاسو زر راخی، نو ربنٹیا خبره دا ده چه زمونږه چانه تياره نه وه او ستاسو د حکم د تعمیل په وجه باندے مونږه گرمه گرمه چانه اوغبکله نو که لږ زمونږ د اپوزیشن نه هم خان خبره وئې چه تاسو تيار يئې او که نه، خکه چه هلته هغوی چانه نه وه تياره کرې او دا بریک د چانه وو نو بڅبنه غواړو جی۔

جناب قائم مقام سپیکر، بس تهیک ده جی۔

ارباب سیف الرحمان، جناب سپیکر! دا زما یو ایډجرنمنټ موشن وو، په 31 تاریخ باندے ما داخل کرې ده۔ دا 28 تاریخ باندے چه کومه واقعه شوه وه په یونیورسټی روډ باندے، هغه د Police indiscriminate firing په هغه باره کښ دے نو که تاسو نن واخستو۔

جناب قائم مقام سپیکر: نن خو ایجنټه جوړه شوه ده جناب۔ انشاء الله تاسو زما چیمبر ته راشی بیا سباد پاره به خبره اوکړو۔

ارباب سیف الرحمان: سبا ته؟ ډیره بڼه ده۔

Mr. Acting Speaker: We have great regard for Arbab Sahib. 'Call Attention Notices'. Haji Bahadur Khan, MPA, from Dir, to please move his Call Attention Notice No. 892, as per rules. Thank you.

توجه دلاؤ نوٹس ما

حاجی بہادر خان (ډیر)، سپیکر صاحب! صدر پاکستان اور گورنر سرحد نے ملاکنڈ ڈویژن میں نفاذ شریعت کا آرڈیننس جاری کیا تھا لیکن نفاذ شریعت کے باوجود سودی نظام وہاں پر اب تک رائج ہے۔ بینکوں نے جو قرضے دیئے تھے یادے رہے ہیں، ابھی تک اس پر سود لے رہے ہیں جس سے عوام میں اس غیر اسلامی فعل کے متعلق سخت تشویش

پالی جاتی ہے۔

جناب سپیکر صاحب! پہ ملاکنڈ ڈویژن کنس عجیبہ غوندے کنس کار شروع دے تقریباً دوہ درے کالو نہ او بیا خصوصاً اوس د نفاذ شریعت اعلان شوے دے او بینک والا گرجی د خلقو نہ نے تقریباً یو پہ دوہ قرضے جمع کری دی او دھنے باوجود پہ لکھونو روپی پہ خلقو پے راغلی دی۔ نوزہ دوئی تہ درخواست کومہ ستاسو پہ وساطت باندے چہ یا خود دا خپل آرڈیننس چہ نے کوم جاری کرے دے، واپس واخلی چہ دلته اسلام نشته دے۔ دغلته کنس د نفاذ شریعت اعلان نے چہ کوم کرے شوے دے یا دا بیرتہ واپس واخلی یا پہ اسلام کنس سود نشته دے۔ پکار دہ چہ دا سود د خلقو تہ معاف کری۔ نو ستاسو پہ وساطت باندے دوئی تہ درخواست کومہ چہ دوئی اعلان کرے دے، آرڈیننس نے جاری کرے دے، ہم ہغہ قانون چلیبری چہ کوم قانون زور و۔ نو پکار دہ چہ نفاذ شریعت راولی چہ دغہ کتاب دانگریز چہ کوم دے، دا داوچت کری او قرآن د کیری دی پہ میز باندے کہ جج فیصلہ کوی چہ ہغہ ہم پہ قرآن او حدیث باندے کوی او کہ قاضی فیصلہ کوی۔ صرف نوم نے ورلہ بدل کرے دے علاقہ قاضی، تحصیل قاضی او ضلع قاضی، نور قانون ہم ہغہ دے۔ نوزہ ستاسو پہ وساطت دوئی تہ درخواست کوم چہ ما تہ د دوئی تہوس جواب راکری چہ یرہ بیرتہ بیا دا خپل اعلان واپس اخلی او کہ دا سود خلقو تہ معاف کوی خکہ چہ اسلام کنس سود نشته دے؟

Mr. Acting Speaker: From Treasury Benches, Law Minister, please.

جناب علی افضل خان جدون (وزیر قانون و پارلیمانی امور)، جہاں تک ملاکنڈ ڈویژن میں سود اور نظام نفاذ شریعت کی بات ہے تو نظام شریعت صوبائی حکومت کے ایک آرڈیننس کے تحت نافذ ہوا ہے اور جہاں تک جناب والا، بیکاری اور Financial matter کی بات ہے تو میں بڑی معذرت سے عرض کروں گا کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کا بجیکٹ ہے۔ تاہم اسلامی نظام معیشت میں سود کے تصور کو گناہ سمجھا جاتا ہے، اس کی نفی ہے اور سود کے نفاذ کے معاملہ کو اسلامی شرعی عدالت نے خلاف اسلامی نظام قرار دیا ہے اور سپریم کورٹ میں یہ مقدمہ زیر التواء ہے اور سپریم کورٹ کے فیصلے کا ابھی انتظار ہے۔ وہاں اس پر سیر

حاصل بحث ہو رہی ہے اور اس کے بعد یہ از خود نہ صرف ملاکنڈ ڈویژن کے علاقے میں بلکہ پورے پاکستان میں اس کا نفاذ ہو گا۔ اسلئے میں آئریبل ممبر سے یہ گزارش کروں گا کہ --

جناب بشیر احمد بلور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

جناب بشیر احمد بلور، اگر لائسنس صاحب یہ بتا دیں، جیسے انہوں نے خود فرمایا ہے کہ یہ اسلام کے خلاف ہے اور شریعت کورٹ نے بھی اس کے خلاف فیصلہ دیا ہے تو پھر مرکزی حکومت، سپریم کورٹ میں کس لئے گئی ہے جبکہ یہ اسلام کے Favour میں نہیں ہے۔ یہ خود Accept کرتے ہیں کہ اسلام کے خلاف ہے تو یہ حکومت پھر کیوں سپریم کورٹ میں گئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ اسلام میں، خاص طور پر ان کی طرف سے اس کی حمایت سے ہمیں بڑی تکلیف پہنچے گی (تہنہ) مگر مرکزی حکومت اس کے خلاف نہیں ہے۔ مرکزی حکومت کا یہ موقف نہیں ہے کہ اس میں سود نافذ ہو۔ بات یہ ہے کہ اس کی Financial implicaitons ہیں، یہ Commercial matters ہیں اور اس سے بڑا ابہام پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے اس کو Once for all thorough thrash کرنے کیلئے، اس پر Ad-judication کیلئے مرکزی حکومت وہاں گئی ہے اور سپریم کورٹ کا جو فیصلہ ہوگا، وہ بڑی تفصیل سے آئے گا، جو بڑا Binding بھی ہوگا اور میں مشکور ہوں اپنے ان تمام ساتھیوں کا بھی جو اس معاملے میں حکومت کی معاونت سود کے خاتمے اور نفاذ شریعت کیلئے ملاکنڈ ڈویژن میں کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، آئریبل ممبر بہادر خان صاحب!

جاہی بہادر خان (دیر)، ما دا عرض کولو چہ صدر صاحب خو ورسره دا پھ آرڈیننس کنیں نہ دی لیکلی چہ گنی تاسو ترینہ سود واخلی۔ د نفاذ شریعت اعلان نے کرے دے۔ آرڈیننس نے ہم جاری کرے دے۔ زہ دویں تہ دادرخواست کومہ ستاسو پھ وساطت باندے چہ تر ہفے پورے چہ تر نحو نافذ شوے نہ وی یا خود اوس بیرتہ دا خپل آرڈیننس واپس واخلی او کہ دغہ نہ وی نو بیا دے خلقو نہ سود نہ غواری۔ چہ کلہ سپریم کورٹ فیصلہ اوکریں

یا نفاذ شریعت نافذ شو، چہ کلہ قرآن کینودلے شو نو پکارده چہ ہغے پورے ورتہ صبر اوکزی۔ زہ نا درخواست کوم چہ ہلتہ نے خلق پہ عذاب کرل پہ سود باندے، داسے پہ عذاب کرل چہ یو پہ لس نے ترینہ پیسے واخستلے۔ خلق پہ جیلونو کنب پراتہ دی او دوی ورلہ د شریعت نوم ورکریے دے چہ مونہہ شریعت راوستو۔ نو دا شریعت خنکہ شریعت دے؟ پہ شریعت کنب او پہ اسلام کنب سود نشتہ۔

M. Acting Speaker: Mr. Walter Siraj, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 932 as per rules.

جناب والٹر مسیح، شکریر۔ سپیکر صاحب! مورخہ 11-2-1999 کے اجلاس میں "قدرت اللہ اینڈ کمپنی" کے خلاف ایک قرارداد پیش کی گئی تھی، جسے متفقہ طور پر پاس کیا گیا تھا اور اس میں یہ موقف اختیار کیا گیا تھا کہ چونکہ قدرت اللہ اینڈ کمپنی نے قرآن پاک کی آیات کرسمہ میں جان بوجھ کر تبدیلیاں کیں، لہذا اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے لیکن ابھی تک مرکزی حکومت نے اس پر کوئی کارروائی نہیں کی۔ لہذا مجھے اس پر بحث کی اجازت عنایت فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، پلیز۔

جناب والٹر مسیح، سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ قرارداد No. 245, 11-2-1999 کو اس ہاؤس میں پیش کی گئی جس میں ہمارے محترم -----
جناب قائم مقام سپیکر، آریبل ممبر! آپ کی یاد دہانی کیلئے کہ آپ ایڈبرمنٹ موشن پر نہیں بلکہ آپ کال ایشن پر ہیں۔

جناب والٹر مسیح، جی، لیکن میں اس طرف آپ کی توجہ دلوانا چاہتا ہوں سپیکر صاحب، کہ جن اشخاص نے یہ قرارداد پیش کی-----

جناب قیومس خان، پواننت آف آرڈر، سر۔ دا ممبر صاحب خبرہ کوی او دا دوہ ممبران صاحبان مخے تہ ولاردی او کنبینی نہ۔

جناب قائم مقام سپیکر، والٹر سراج صاحب!

جناب والٹر مسیح، یہ قرارداد نمبر 245 تھی جناب اور 11-2-1999 کو یہ ہاؤس میں پیش کی گئی جس میں ہمارے محترم پیر محمد خان، صابر شاہ صاحب، عبدالسجان خان صاحب، نجم

الدين صاحب، عبدالرحمان خان صاحب اور میں خود بھی شامل تھا لیکن -----

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔ دا زمونر دوہ معزز ممبران صاحبان ولار دی، د دوی نہ دا پوبنتنہ کول غواہی چہ پرابلم غہ دے؟ کہ داسے غہ خبرہ وی چہ مونر۔ -----

جناب قائم مقام سپیکر: ہغہ پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے دے۔ خپل پرابلم د پیش کری کنہ۔

جناب فرید خان طوفان، نو چہ ہغوی ولار دی نو تاسو ہغوی تہ -----

جناب قائم مقام سپیکر، ہغوی پوائنٹ آف آرڈر Mention کول غواہی۔

جناب فرید خان طوفان، کہ د ہغوی احتجاج وی نو مونرہ دا وایو چہ مونرہ ہم ترینہ خبر شو چہ مونرہ ہم ورسرہ پکنین شریک شو۔

جناب قائم مقام سپیکر، ولے چہ کوم وخت پورے ہغوی خپل پوائنٹ آف آرڈر پیش نہ کری نو ماتہ غہ پتہ لگی چہ غہ دی؟

جناب نجم الدین، بہادر خان صاحب یو کال اتینشن نوٹس راوپے وو۔

زمونرہ ملاکنڈ ڈویژن سرہ یوہ خبرہ شوے وہ چہ دلہہ شرعی نظام نافذ شوے دے۔ قاضیانو عدالتونہ کھلاؤ کری دی او چہ کوم خانے کین شریعت وی یا خو دا "دین اکبری" دے کہ غہ غمیز دے چہ دوی نافذ کرے دے او کہ نہ۔

شریعت نافذ شوے دے یا دین الہی؟ کہ دا شریعت وی نو پہ دے کین نن دوی پہ غہ غمیز باندے سود اخلی؟ ایگریکلچر بینک ولے سود اخلی؟ کو اپریٹو والو

نن خلق راگیر کری دی، پہ جیلونو کین نے اچولی دی او پہ ہغے باندے سود لگیدلے دے۔ دوی د وضاحت اوکری۔ جناب وضاحت ہم Clear نہ شی

کولے۔ وانی چہ شریعت نافذ دے خو سود پہ شریعت کین جائز دے، شریعت نافذ دے خو غلا پکنین جائز دے، شریعت نافذ دے خو قتل پکنین جائز دے۔ نو کہ

دا شریعت وی نو مونرہ تہ د وضاحت اوکری خکہ چہ مونرہ مسلمانان یو شکر الحمد للہ، دا پہ شریعت او پہ اسلام پورے ملندے دی نو مونرہ خاموش

احتجاج دلہہ کوفو او ولار یو۔

جامی بہادر خان (دیر)، تاسو ہم دغہ شان پرینبودو او مسئلہ مو حل نہ کرلہ۔

جناب نجم الدین: تاسو هم پريڻوده۔ هر يو مسلمان له پکار ده چه په دے باندے خبره اوکړي جناب۔ پکار ده چه خبره پرے اوکړي۔

حاجي بهادر خان (دير): اوس دراله جواب راکړي۔

جناب محمد شعیب خان (ملاکنڈ): د ملاکنڈ ډویژن پینځه ضلعے دی۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: تاسو په پوائنٹ آف آرډر باندے یی؟

جناب محمد شعیب خان (ملاکنڈ): او جی، پوائنٹ آف آرډر باندے یم۔ په ملاکنڈ ډویژن کښ پینځه ضلعے دی او دا ورسره زیاتے کیری۔ مونږه په یو کښ هم نه شو۔ نه د اسلام په قانون کښ شو، نه د پاکستان په قانون کښ شو او نه په رواجی قانون کښ شو۔ په یو کښ هم نه شو۔

حاجي بهادر خان (دير): ډوئی دراله تېهوس جواب راکړی، سر۔

جناب عبدالنجان خان (وزیر اطلاعات): پوائنٹ آف آرډر، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: سبحان خان۔

حاجي بهادر خان (دير): مونږ له جواب راکړی چه شته یا نشته دے؟ که شته نو بیا زمونږه حق دے چه زمونږ نه سود نه اخلی او که شریعت نشته دے نو بیا د دلته او واتی، بیا مونږه څه له په اخوا دیخوا کښ ساتی؟

وزیر اطلاعات: دا جی په کال اتینشن باندے دومره Debate کول، د Rule 52 (a) and (b) violation نه دے؟

جناب قائم مقام سپیکر: په کال اتینشن باندے د Debate اجازت نشته، هغه خو ختم شو چونکه هغوی پوائنٹ آف آرډر باندے چه خبره کوی، If you want to reply, you can reply. وه کال اتینشن جو تھی، وه تو مکمل هو گئی تھی۔ اس کے بعد دوسری کال اتینشن پر ہم آگے ہیں۔ اب یہ پوائنٹ آف آرډر پر بات کر رہے ہیں۔ اگر آپ جواب دینا چاہتے ہیں تو دیں۔

وزیر اطلاعات: نہیں سر، جواب دے دیں گے لیکن سر، پوائنٹ آف آرډر پر ایک آدمی بات کرے گا یا پانچ آدمی بات کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ایک آدمی ایک پوائنٹ آف آرډر پر بات کرے گا۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرډر پر رولنگ دکھیں کہ Valid ہے یا نہیں ہے۔

جناب نجم الدین؛ تاسو جناب، یو مسلمان سپیکر یی۔ انشاء اللہ تعالیٰ خدانے پاک د کامیاب کرے۔ شریعت پورے جی (قہقہے) پہ شریعت پورے چہ ملنہ کیری، زہ مسلمان یمہ، ما داسے شریعت نہ دے لیدلے چہ شریعت مو نافذ کرو خوشود ورسره جائز دے۔ ما ته د دوی وضاحت اوکری چہ په اسلامی نظام کنیں شریعت -----

وزیر اطلاعات، سر! چہ شریعت شی نو عشر نه ورکوی او چہ زره قرضه ترے نه وصولوی نو په هغه باندے هم نه اودریبی۔ مثال لکه د -----

جناب نجم الدین، عشر ترے اخسته کیری، د شروع نه اخسته کیری -----
حاجی بهادر خان (ویر)، چہ غه شرعی نظام دے، هغه باقاعدہ منلے کیری، په مونږ دے نافذ کری -----

جناب نجم الدین، د شروع نه اخسته کیری او ورخ په قیامت به بیا دا بتوله اسمبلی ذمه داره وی۔ د دے وضاحت د اوکری که شریعت وی نو په شریعت کنیں سود نشته او په کوم ملک کنیں چہ سود کیری جی نو په هغه خاوره باندے د الله قهر وریبی۔ نو که په مونږه باندے نه شریعت نافذ کرے وی یا د اووانی چہ هسه گپ مو لگولے دے او که شریعت وی نو مونږه ته د وضاحت اوکری جی۔

حاجی بهادر خان (ویر)؛ د دے مناققت د لاسه په مونږه بارانونه او نه شو۔ دا د دے وجه نه چہ نه د اسلام شو او نه د پاکستان شو۔

جناب قائم مقام سپیکر، آرمیل ممبرز! آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر اپنی بات کر لی ہے، اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس موضوع پر تفصیل سے بحث ہو تو آپ ایک ایڈجرنمنٹ موشن لائیں اور اگر وہ ایڈمٹ ہو جائے تو اس پر بحث ہوگی۔ اب میں والٹر صاحب سے کونگا کہ -----

جناب نجم الدین، جناب سپیکر! مونږه د یو مسلمان په حیثیت دا خبره چھیرلے ده۔ دا په اسلام او په مذهب پورے ملنہ دی۔ ما ته د داسے شریعت او بناتی چہ شریعت نافذ شوے وی او په هغه کنیں سود جائز وی؟ وضاحت د اوکری چہ شریعت نافذ شوے دے او په هغه کنیں سود جائز وی -----

حاجی بہادر خان (دیر)، چرتہ یوہ فیصلہ پکنین پہ شریعت شوے دہ؟

جناب قائم مقام سپیکر، تاسو یو ایڈجرنمنٹ موشن راورنی -----

جناب نجم الدین، پہ دے باندے کال اٹینشن موشن ہغہ راورے دے -----

جناب قائم مقام سپیکر، پہ کال اٹینشن باندے دیبیت نہ کیری -----

حاجی بہادر خان (دیر)، کمیٹی تہ نے حوالہ کریں سر۔ دا کمیٹی تہ حوالہ کریں۔

جناب نجم الدین، شرعی خبرہ دہ، دویں د وضاحت اوکریں۔ دا د اووانی چہ

شریعت مو نافذ کرے دے خو سود پکنین جانز دے۔ داد اووانی -----

جناب قائم مقام سپیکر، والٹر سراج صاحب! آپ اپنی کال اٹینشن Move کریں۔

حاجی بہادر خان (دیر)، ددے جواب بہ نہ ملاویری سر، دا مسلمانان نہ دی؟ مونرہ

تہ دد اووانی -----

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، یہ کال اٹینشن نہیں ہے، 'They want to

score political points. سپیکر صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اگر وہ Move کریں

تو We are ready. بحث کرنا چاہتے ہیں تو ہماری طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بات یہ ہے کہ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لی ہے، اگر

وہ مزید بحث کرنا چاہتے ہیں تو ایک ایڈجرنٹ موشن لائیں تو اس پر ڈیبٹ کر لیں گے۔

جناب نجم الدین، اسلام او مذہب تہ خطرہ دہ۔

وزیر بلدیات، بالکل ایڈجرنٹ موشن لائیں۔ ہماری طرف سے بالکل اجازت ہے -----

حاجی بہادر خان (دیر)، دا پہ مذہب پورے مذاق دے سر۔

وزیر بلدیات، ہماری طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ Now they should take

initiative.

جناب قائم مقام سپیکر، آپ ایڈجرنٹ موشن لائیں 'Move کریں۔ آپ ایڈجرنٹ

موشن لانا نہیں چاہتے اور پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں تو یہ زیادتی ہے۔ والٹر

سراج صاحب نے نہایت ہی اہم اسلامی مسئلہ چھیڑا ہوا ہے۔ پلیز والٹر سراج صاحب۔ اب

آپ سب بیٹھیں۔ ان کو بٹھا دیا ہے۔

جناب والٹر مسج، سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، والٹر سراج صاحب۔

جناب والٹر سراج، بھائیوں آرام سے بیٹھیں۔ سیکرٹری صاحب! میں اس قرارداد کی چھٹی نمبر 2922-23, Dated 15.2.1999 جو وفاقی گورنمنٹ اسلام آباد کو بھیجی گئی آپ کے سیکرٹریٹ سے اور دوسری چھٹی نمبر 2681-82 مورخہ 16-2-1999 سے یہ بھی آپ کے سیکرٹریٹ سے پراونشل گورنمنٹ کے لاء ڈیپارٹمنٹ کو اور سینئر ممبر ریونیو بورڈ کو بھیجی گئی تاکہ اس پر فوری طور سے کارروائی کی جائے۔ تین ماہ گزر چکے ہیں لیکن وفاقی گورنمنٹ نے قانونی طور پر ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی۔ تو کیا پراونشل گورنمنٹ اس پر کارروائی کرنے کی مجاز نہیں؟ آپ کے سیکرٹریٹ نے یہ ہدایت گورنمنٹ کو جاری کی کہ اس پر فوری طور پر کارروائی کریں لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے سیکرٹری صاحب، کہ اس قرارداد پر صوبائی گورنمنٹ نے کوئی بھی اقدام نہیں اٹھایا۔ اگر غلطی کسی اقلیت کے آدمی کی ہوتی تو اس کو (2)(c)95 کے تحت پھانسی دے دی جاتی لیکن مجھے افسوس ہے کہ جب یہ قرارداد یہاں سے متفقہ طور پر پاس ہوئی ہے تو اسلام کے دعویداروں نے اس پر کیوں اقدام نہیں اٹھایا؟ شکریہ۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، شکریہ۔ لائسنس پلینز۔

وزیر قانون، جناب سیکرٹری! پہلے تو میں یہ عرض کرونگا کہ یہ کال اٹینشن نوٹس ہے۔

This is a Call Attention Notice. It's not required to ask what action

has been taken on this. جناب! اسمبلی کی جانب سے اس قرارداد کے بارے میں

مرکزی حکومت کو آپ نے اپنی محرومات اور اپنے تاثرات سے آگاہ کیا۔

Now the matter is between the Assembly and the Federal Government.

اور جہاں تک صوبے میں غلط چھپائی والے کلام پاک کی تقسیم اور فروخت کی بات تھی تو صوبائی حکومت نے فوری طور پر ایکشن لیتے ہوئے تمام کتب خانوں سے ان نسخہ جات کو اپنے قبضے میں لیا اور یہ معاملہ پہلے قومی اسمبلی میں بھی اٹھایا جا چکا ہے، صرف یہاں کی صوبائی اسمبلی میں نہیں۔ یہ ٹھیک ہے میرے محترم ممبر، اس بات پر میں ان کی تعریف بھی کرتا ہوں کہ ان کو ان قرآنی آیات کے غلط چھاپنے پر دکھ ہوا ہے مگر غالباً زیادہ دکھ اس بات پر بھی نظر آتا ہے کہ اگر کوئی اور چھاپتا تو اس کے خلاف نل نل دفعت کے تحت کارروائی ہوتی۔ جو کوئی بھی کسی بھی مذہب میں مداخلت کرے، اس کے خلاف

ضروری کارروائی ہونی چاہئے کیونکہ اسلام میں مذہبی آزادی ہے اور قرآن پاک کی بے حرمتی کسی طور بھی نہ آئین، نہ دستور، نہ قانون، نہ اخلاقیات اور نہ مذہب کے لحاظ سے جائز ہے۔ اسلئے جناب، اس کیلئے میں آج مرکز کی حکومت سے، میرے علم میں یہ نہیں ہے لیکن میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ میں بھی ان سے رابطہ رکھتا ہوں، میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ اس پر کیا کارروائی ہوئی ہے تو پھر ہم اس پوزیشن میں ہوں گے کہ ان کو جانا سکیں

And this is also requirement of the Call Attention Notices

because it requires no debate, it requires no debate.

Mr. Acting Speaker: Mr. honourable Member.

جناب والٹر میچ، جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم ان کو یقین دہانی کرائیں گے لیکن میں نے اسلئے کہا ہے کہ اگر اقلیت کا کوئی ممبر ہو تو اس کو تو سزا Within no time, کوئی ٹائم نہیں ہے، اس میں کوئی مدت نہیں ہے اور اس پر تو فوری طور پر ایف آئی آر کاٹی جاتی ہے اور اس کو اندر کر دیا جاتا ہے۔ سپیکر صاحب! میں آئریبل منسٹر کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ وفاقی گورنمنٹ کا ادارہ جو ہے تو وہ صرف ڈھائی گھنٹے کا سفر ہے جناب اور تین مہینے گزر چکے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اس کا جواب آج تک نہیں آیا؟ آیا وہ کمیٹی اتنی پاورفل ہے کہ -----

Minister for Law: Mr. Speaker! I am on a point of order. There is

no discussion on this subject. اور نمبر دو بات یہ ہے سر، جس کا یہ حوالہ دے رہے ہیں کہ "کیوں نہیں آیا"، تو "کیوں نہیں آیا" کے جواب میں میں نے کہا ہے کہ اس کا پتہ کرائیں گے، آیا ہوتا تو ہم شاید ان کو جواب دے دیتے۔ اسلئے جناب، اس پر زیادہ بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، منسٹر لاپسٹرا!

وزیر قانون، جی فرمائیے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ تھوڑا سا کال اٹینشن نوٹس کے بارے میں رول پڑھ لیجئے،

Rule 52 -A, Procedure regarding Call Attention Notice. _ A Member may with the previous permission of the Speaker, call the attention of a Minister to any matter of urgent

public importance and the Minister may make a brief statement or ask for time to make a statement during the same or next sitting".

جناب لاہنسر صاحب! ہمارے ریکارڈ کے مطابق میں 15-2-1999 کو یہ متفقہ قرارداد سیکرٹری نیشنل اسمبلی آف پاکستان، سیکرٹری ٹو گورنمنٹ آف پاکستان پارلیمنٹری آفیز، سیکرٹری ٹو چیف منسٹر این ڈیو ایف پی کے علاوہ سیکرٹری ٹو گورنمنٹ آف این ڈیو ایف پی لاہ اینڈ پارلیمنٹری آفیز کے ڈیپارٹمنٹ کو بھی بھیجی گئی ہے۔ یہ 15-2-1999 کو آپ کے سیکرٹری کو بھی بھیجی گئی ہے۔ تو ممبر صاحب کیلئے Public importance یہ ہے کہ اتنا عرصہ ہو گیا ہے اور اس طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ آپ کے پاس اگر کوئی معلومات ہوں تو وہ یہ پوچھ رہے تھے تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ میرے خیال میں یہ ہم تمام مذہب پر یقین رکھنے والوں کے احساسات اور جذبات کی بات ہے۔

سید محمد صابر شاہ، جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر، جی پلیر۔

سید محمد صابر شاہ، میں مشکور ہوں جناب والٹر سراج صاحب کا، وہ آئریبل ممبر ہیں گو کہ ان کا تعلق اقلیت سے ہے لیکن اس کے باوجود اسلامی معاملات میں ان کو بڑی دلچسپی ہے اور ایک Concern رکھتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ وقت کے ساتھ ساتھ اسلام سے ان کی وابستگی اسی طرح رہی تو انشاء اللہ۔ یہ بڑی اچھی بات ہے جی۔ جہاں تک اس بات کا ----- (تھتے)

جناب والٹر سراج، پوائنٹ آف آرڈر سپیکر صاحب! پیر صاحب کو میں یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی مہربانی سے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اہل کتاب کے ساتھ آپ مشورہ کر سکتے ہیں، تو میں ان کے ساتھ ہوں۔ میں تو قرآن پاک کی جو بات ہے، اس کی تائید کرتا ہوں۔ میں ان کے ساتھ تعاون کرنے کیلئے ہر جگہ پر تیار ہوں۔

سید محمد صابر شاہ، میں نے اسی چیز کو سراہا ہے کہ انشاء اللہ یہ تعلق، اللہ کرے کہ اسی طرح قرآن پاک سے استوار رکھیں۔ میں جو بات -----

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ پیر صاحب زموںزہ

آئریبل ممبر والٹر سراج صاحب تہ دعوت ورکرو چہ مسلمان شہ۔ دا خبرہ
 دہ۔

سید محمد صابر شاہ، جی، میں نے عرض کیا ہے کہ انشاء اللہ آپ کی وابستگی رہی تو قرآن
 پاک میں آپ کو روشنی ملے گی۔۔۔۔۔ (شور)

جناب قائم مقام سپیکر، محترم پیر صاحب! اس ایوان میں مینارٹیز کے اور دوسرے
 مذاہب کے آئریبل ممبرز موجود ہیں اور کسی ممبر کو یہ حق نہیں کہ دوسرے ممبر کو اپنے
 مذہب کی دعوت دے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط بات ہے۔ آپ اگر تبلیغ کرنا چاہتے ہیں
 تو اس ایوان سے باہر کریں۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! بات صرف اتنی سی ہے کہ انہوں نے دعوت دی ہے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، انہوں نے Agree کیا ہے کہ میں نے دعوت دی ہے۔

وزیر قانون، دعوت دینا مسلمان کا فرض ہے جناب، آپ ہمیں منع نہیں کر سکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اسمبلی کے اندر نہیں۔

وزیر قانون، ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ وہ دوسروں کو راہ حق کی دعوت دے۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ، میں نے ان کیلئے دعا کی ہے۔۔۔۔۔

Minister for Law: And you can not stop this by your ruling, Sir.

یہ تو اسلامی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اپنی بات کریں۔

سید محمد صابر شاہ، میں صرف وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ان کیلئے دعا کی ہے کہ

قرآن پاک میں روشنی ہے اور آپ کا اگر تعلق رہے تو انشاء اللہ اس قرآن پاک سے آپ

کو روشنی ملتی رہے گی۔ یہ میں نے دعا کی ہے۔ اگر میں نے دعوت بھی دی ہوتی تو اس پر

مجھے شرمندگی نہ ہوتی۔ میں اب دعوت دیتا ہوں کہ وہ اسلام میں آئیں، یہ کوئی بری بات

نہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے۔۔۔۔۔

جناب والٹر مسج، سپیکر صاحب! یہ آئین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ یہ قائد اعظم کی

جماعت کے صوبہ سرحد کے صدر ہیں اور قائد اعظم صاحب نے خود آئین میں فرمایا ہے کہ

اقلیتوں کی نشستیں علیحدہ ہیں۔ اگر یہ اس چیز پر آنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے یہ وفاقی

گورنمنٹ سے پاس کروائیں کہ اقلیتوں کی نشستیں ختم ہیں اور میں تو یہ چاہتا ہوں اور ان

جانے گی، جس کی وجہ سے لوگوں میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے کیونکہ اس عمل سے دیہات کے لوگوں کو مشکلات ہوں گی، لہذا یہ فیصلہ واپس لیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! تاسو ته معلومه ده چه په ده عمل سره به عام سرى ته، خاصکر د کلی خلقو ته به ډیر زیات تکلیف وی خکه چه د نیشنل بینک او د سستیټ بنک برانچونه په کلو کښ نشته ده نو خلق چه د بجلو دا بلونه داخلوی نو هم ډیر لونه قطارونه ورته ولاړ وی او چه دا نمه داری هم په ده بینکونو راشی نو بیا خودومره لونه قطارونه به وی چه د سحر نه تر ماښامه پورے به خلق ولاړ وی او او زگار پیری به نه۔ نو یو به د خلقو وخت ضائع کیری او یا به بیا ښارونو ته راخی چه په بینکونو کښ دا بلونو داخلوی نو وخت به نه هم ضائع کیری او هم به نه د پیسو تاوان کیری۔ بله خبره دا ده چه بینک والا که ده کار د پاره نوے ستاف بهرتی کوی نو تاسو ته معلومه ده چه د بینک د ایمپلائز تنخواگانے د ډاکخانه والا نه ډیره زیاته دی نو هغه هم د حکومت د پاره نقصان ده او دریمه خبره دا ده چه ډاکخانه والو د ټول کلیتدر اتیر د پاره ده شے د پاره ټکتونه چهاپ کړی دی، ستیشنری نه چهاپ کړی ده، رجسټرونه نه جوړ کړی دی نو که دا نمه واری نه د دوی نه واخسته نو دا بینکونو والا به دا غیزونه چهاپ کوی نو دا هم د حکومت د پاره تاوان ده۔ نو ده د پاره زه حکومت ته دا خواست کوم چه دا فیصله د واپس واخلي۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Law Minister, please.

وزیر قانون: جناب سپیکر! محترم جناب ارباب صاحب نے آج اس ایوان میں اپنی بڑی اہم کال ایشنٹن پیش کی ہے اور پھر ہمارے دل میں ان کا بہت بڑا احترام ہے، انہوں نے بڑی اہم بات بھی کی ہے۔ میں اس احترام کے ساتھ مگر کچھ اپنی مجبوریوں کے تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بڑے ادب سے ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ جن خدشات کا انہوں نے اظہار فرمایا ہے، وہ اپنی جگہ ایک حد تک درست ہیں مگر ڈاک خانوں کے ذریعے یہ عمل تقریباً 1993 سے شروع تھا اور اس میں کافی رکاوٹیں، کچھ تکالیف اور پریشانیوں بھی سامنے آئیں۔ ایک تو یہ تھا جناب، کہ بہت سے Stamps Non-required جو Required نہیں تھے، وہ بڑی تعداد میں چھاپ دیئے جاتے تھے جس کی وجہ سے پرنٹنگ اخراجات بھی گورنمنٹ کو غیر ضروری طور پر برداشت کرنے پڑتے

تھے۔ دوسرا جناب، یہ Stamps زیادہ چھاپنے کی وجہ سے اس میں کچھ پرانے Stamps اور کچھ بوگس Stamps بھی شامل ہونا شروع ہو گئے جس کی وجہ سے جلسازی اور غلط کارروائیاں شروع ہوئیں۔ پھر تیسرا جناب، اس میں یہ تھا کہ چالان مرتب کرتے وقت چالان فارمز اور چالان کی فیس بھی گورنمنٹ پر زیادہ پڑتی تھی ان ڈیمانڈز کی تو اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے ان غیر ضروری اخراجات کو گھٹاتے ہوئے اور ان باتوں کو جن میں جعلی ٹکٹوں کا عنصر تھا، اس کو ختم کرنے کیلئے بورڈ آف ریونیو سے مشورے کے بعد یہ طریقہ طے کیا گیا کہ اس کو Through the State Bank collect کیا جائے اور جہاں تک جناب، یہ بات کہ وہاں تکلیف ہے تو چونکہ ڈاکخانے ہر جگہ Available ہیں مگر ٹکٹ ہر ڈاکخانے پر Available نہیں ہوتے تھے۔ وہ بھی مخصوص بڑے ڈاکخانوں پر Available ہوتے تھے تو اسی وجہ سے سٹیٹ بینک کی جو برانچیں ہیں، سٹیٹ بینک اپنی برانچوں کو، نیشنل بینک کو یا کسی کو وہ مزید Authorise کر دے گا تاکہ ان تکالیف کو دور کیا جائے جو لوگوں کو پیش آئیں گی مگر اس سے حکومت کے Exchequer میں بھی اضافہ ہوگا۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: آنریبل ارباب صاحب۔

ارباب محمد ظاہر خان: جناب سپیکر صاحب! دلہہ یو سٹیٹ بینک دے او ہاک خانے پہ ہر کلی کین شتہ۔ تاسو پخپلہ سوچ اوکریں چہ یو سرے د ارمرو نہ را خلاص شی او د اسلحے لائسنس نوے کوی او سٹیٹ بینک تہ ولاہ وی او سٹیٹ بینک کین خو تاسو تہ معلومہ دہ چہ عام سرے خو ہسے ہم پہ آسانی نہ ور پیری دی، نو دے د پارہ زہ وایمہ چہ د دے بارہ کین د غور اوشی۔ دا اوس کال اتینشن نوٹس دے، کئی دے باندے پور کا بحث پکار وو۔

جناب قائم مقام سپیکر: لائسنس صاحب! کیونکہ یہ Public interest کا مسئلہ ہے تو ذرا Guidance دیں کہ جب یہ نیشنل بینک میں یا سٹیٹ بینک میں جمع ہوں گے تو چالان فارم بھرنے پڑیں گے Procedure کیا ہوگا؟

وزیر قانون: جناب! اس میں -----

بیگم نسیم ولی خان، محترم سپیکر صاحب! ستاسو د رولز مطابق خو پکار نہ دہ چہ زہ پہ دے خبرہ اوکرمہ خکہ چہ کال اتینشن نوٹس باندے خبرہ نہ کیبری

خو کہ یو ممبر د یوے خبرے نشاندھی کوی او داسے نشاندھی کوی چه یو
Public in general د هغه په وجه په عذاب کښ دے یعنی درائیونگک لانسنس
هم د هر چا شته دے، د هغوی سره د اسلحه لانسنس هم شته دے یا یو بل غه
شے دے، نو هر یو بنیادم سره تقریباً دے مسئلے سره تړلے دے۔ هغه د لارشی
په پاکخانه کښ د خپل Renewal اوکړی، آسانه قصه ده۔ پاکخانه هم د
حکومت ده یعنی د سرکار ده کنه، هغه خو د بل چا نه ده۔ د دوی پاکخانه ده نو
دا خلقو له، عام پبلک له د مخه خبرے سزا ورکوی چه یو سرے په چارسدے
کښ، په Far-flung area کښ، آفتاب خان اوس نشته، نوم نے اخلمه، د هغه په
حلقه کښ یو سرے دے، د مندنې نه راروان دے، هغه به سستیټ بینک ته راخی
پیسپورته او هغه به دلته Renewal کوی او بیا به په هغه ورخ یا د هغه کار
کیری یا به نه کیری، نو حکومت پرون هم، د دوی ما چه کوم بیان
اوریدلے دے، چیف منسټر صاحب چه پرون کوم تقریر کړے دے، هغه په
خپل تقریر کښ هم دا ونیلی دی چه بنه Suggestion که راله اپوزیشن
راکوی، لاء منسټر صاحب مصروف دے، زما خبره نه آوری، نو پرون نے هم
دا خبره کړے وه چه که یو بنه Suggestion راشی، نو که یو بنه Suggestion
د اپوزیشن د طرفه هم لارشی، دوی د خپل مینخ کښ پرے صلاح اوکړی
چه آیا د دوی په خلقو کښ به داسے تکلیف او داسے مشکلات نه وی؟ په
هزاره دویژن کښ به مخومره تکلیف وی، په سوات دویژن کښ به مخومره
تکلیف وی، په جنوبی اضلاع کښ به مخومره تکلیف وی چه هر سرے د خان
سستیټ بینک ته او دغه ته رارسوی؟ دا یو داسے شے دے چه Public
inconvenience کښ دے۔ د هغه د پاره یو سری خبره کړے ده، دوی د خپل
مینخ کښ صلاح اوکړی او د دے خبرے جواب د راکړی، Straight away د
رد کوی نه۔ مونږ ورته دا وایو چه په دے باندے تاسو خپل مینخ کښ کښینی،
صلاح پرے اوکړی۔ کال اتینشن نوټس دے که هغه وانی چه زه پرے بحث
کوم، تحریک التواء نے کړی۔ د تحریک التواء په طور پرے بحث اوکړی خکه
چه دا داسے عام خبره نه ده۔ د اسادم خبره خو دوی په خبرو کښ اخوا دیخوا
کړله۔ یعنی تاسو ورته فکر اوکړی چه د کال اتینشن او د تحریک التواء د هرے

خبرے جواب ورکوی، بے دے نہ چہ اسلام پکنس Involve وی۔ د قرآن شریف آیات نے ہم اخوا دیخوا کرو۔ اسلام کنیں نے سود ہم شامل کرو۔ دا خو د Public interest خبرہ ده، دے سرہ لپہ مریانی اوکری او یو پوتے پرے سوچ اوکری۔ زماستاسو پہ وساطت دا Request دے۔

جناب محمد طارق خان سواتی، جناب سپیکر! اگر مجھے اجازت ہو جی تو میں ذرا وضاحت کروں۔ سر! حکومت کا کام عوام کیلئے سہولت پیدا کرنا ہوتا ہے۔ جناب! اس اقدام سے آپ دکھیں کہ بجلی کے بل جمع کرنے کیلئے بینکوں کے آگے سارا دن لوگ اس دھوپ اور گرمی میں لائنوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ جناب! پھر یہ ہدایت جاری کی گئی تھی کہ یہاں پر پانی کے کولر لگانے جائیں اور اوپر کوئی شیڈ بنایا جائے لیکن کون بناتا ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس بات کو اس نظریے سے دیکھنا چاہئے کہ عوامی مفاد میں ہو۔ گاؤں کا ایک آدمی سٹیٹ بینک یا نیشنل بینک میں آئے تو نیشنل بینک میں پہلے ہی بہت زیادہ کام ہوتا ہے۔ سٹیٹ بینک میں یہ حالت ہوتی ہے کہ آخری دنوں میں جب بجلی کے بل جمع ہوتے ہیں تو وہاں پر جگہ نہیں ہوتی۔ تو جناب، یہ لوگ دیہاتوں سے کہاں آئیں گے؟ پھر وہ انہیں کہیں گے کہ فارم بھریں تو ایک سہولت کی بجائے ایک تکلیف بنے گی۔ میرے خیال میں یہ اچھی Suggestion ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، عموماً سٹیٹ بینک اور نیشنل بینک میں فارم بھرنے والے لوگ باہر بیٹھے ہوتے ہیں جو ان سے میرے خیال میں چار روپے یا پانچ روپے فی فارم بھرنے کے لیتے ہیں۔

وزیر قانون، جناب سپیکر! میں محترمہ بیگم صاحبہ سے اتفاق کرتا ہوں کہ کال ایشنن نوٹس کی بجائے It should have been converted in to adjournment motion اور جناب والا، جب اس قسم کی چیزیں آتی ہیں، 'Then we start debates.' ہم اصول کی پاسداری بھی کرتے ہیں اور ساتھ اصولوں کو پامال بھی کرتے ہیں تو یہ دونوں طرہتے صحیح نہیں ہیں۔ جناب! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ جہاں تک آپ کا دور ہے تو اس کو آپ ذرا بہتر طور پر چلائیں اور حکومتی اراکین کی جانب سے جو تجویز آئی ہے تو میں ان سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ حکومتی اراکین بھی حکومت کا حصہ ہیں۔

ارباب محمد ظاہر خان، جناب سپیکر صاحب!-----

وزیر قانون، جناب ارباب صاحب! I am speaking, ایک منٹ، پھر آپ اس کے بعد بولیں۔ Let me explain it. یہ جو تجاویز ہیں، یہ قابل غور اور اچھی تجاویز ہیں۔ میں آپ کو اپنی طرف سے یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ آپ نے جن تکالیف کا اظہار کیا ہے، واقعی اگر لوگوں کیلئے اس کی Collection میں مشکلات اور تکالیف ہیں تو یہ از سر نو غور کرنے کے قابل ہے۔ اس پر میں از سر نو غور کرنے کو تیار ہوں۔ پھر It will be better to turn it as an adjournment motion, تاکہ اس پر سیر حاصل Discussion ہو۔ تو ہم روز کی قدغن سے بھی بچ جائیں کہ اس پر Debate نہیں ہو سکتی۔ اتنا اہم قسم کا ایجنڈا تھا تو This should have been put as an adjournment motion. اسلئے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ ایڈجرنمنٹ موشن پیش کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ اس ہاؤس کو Assurance دیتے ہیں کہ اس پر وریس کونسی کو Reconsider کریں گے۔

وزیر قانون، جی نہیں، I would tell it کہ اس کو ایڈجرنمنٹ موشن میں یہ لے آئیں، Let us discuss it تاکہ اور لوگ بھی اس میں حصہ لے سکیں، اگر صوبے کی بہتری کیلئے یہ بہتر تجویز ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے، میں پھر ہاؤس سے پوچھ لیتا ہوں اور اس کو ہم Convert کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون، محترمہ بیگم صاحبہ نے بھی یہ تجویز پیش کی ہے تو Let it go on بہت سا وقت اس پر ایسے ہی غیر ضروری طور پر ہم نے ضائع کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، چلیں ٹھیک ہے۔ اگر ٹریری پنچر بھی یہ پاستے ہیں۔

وزیر قانون، نہیں، نہیں، گزارش یہ ہوگی کہ This can not be converted into adjournment motion, adjournment motion will be presented again.

یہ According to the rules ہے، یہ رول کے طور پر ہے۔ اگر وہ اس کیلئے ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں تو، ٹھیک ہے ارباب صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے، وہ ایڈجرنمنٹ موشن لے آئے گا۔

ارباب محمد ظاہر خان: یو عرض کو مہ جی چہ۔

جناب قائم مقام سپیکر، ارباب صاحب! تاسو خپل ایڈجرنمنٹ موشن داخل کرنی

پہ اسمبلی سیکرٹریٹ کنیں۔

ارباب محمد ظاہر خان، بنہ جی، بنہ جی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you. Mr. Muhammad Karim Babak, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 920 as per rule.

جناب محمد کریم، شکرپہ۔ جناب سپیکر صاحب! اس معزز ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر مجھے بحث کی اجازت دی جائے کہ گزشتہ دور حکومت کے دوران ضمنی انتخابات میں پی ایف-63 'بونیر ون' میں 1994-95 کے دوران امیلا تا سواڑی روڈ کی مرمت اور کٹادہ کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اسی دوران کام شروع ہوا تھا۔ تعمیر کے ابتدائی مرحلے میں کلوٹ جو تعمیر کے فوراً بعد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر ناکارہ ہو گیا اور موجودہ حکومت نے جاری رہنے کیلئے گزشتہ بحث میں ایک روپیہ کا اعلان کیا تھا تو اب موجودہ حکومت کا اس روڈ کے بارے میں کیا خیال ہے؟

جناب سپیکر صاحب! تاسو تہ معلومہ دہ چہ بونیر ضلع ہم د پختونخوا پہ حصو کنیں یوہ حصہ او ضلع دہ او نواز شریف چہ ملاکنڈ دویشن تہ راغلے وو سوات تہ نو ہفہ پہ خپل اعلان کنیں د دو ارب روپو اعلان ہم کرے وو۔ زمونہ د سرکونہ حال داسے دے چہ پہ ہفے باندے د تلو شان ورک دے او خاصکر د بونیر ضلعے د امیلے نہ تر سوارپی پورے چہ کوم روڈ دے، دا بالکل کہنہرات دی۔ د دے ہفہ توله کلوتے وراے شوے دی۔ نو زہ ستاسو پہ وساطت باندے د منسٹر صاحب نہ خواست کومہ چہ یرہ راتلونکی بجمت پہ اے ہی پی کنیں د دے د پارہ دوتی غہ پیسے کیندی یا ہفہ شان یو روپے نہ بہ نہ دوہ کوئی؟

جناب قائم مقام سپیکر، آئرہیل منسٹر۔

آغا سید علی شاہ (وزیر مواصلات و تعمیرات)، جناب سپیکر! آئرہیل ممبر نے یہ پوچھا ہے کہ آئندہ مالی سال میں اس کیلئے کوئی پیسے مختص کرنے کا خیال ہے یا نہیں؟ تو میں ان کی خدمت میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اے ڈی پی، سیریل نمبر 598 کے تحت 1999-2000 میں اس کیلئے پیسے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، کئے گئے ہیں؟

کھوکھے اور تہہ بازاری کے پاس ہولڈرز کو بے روزگار کرنے کی مہم

جناب قائم مقام سپیکر، ٹھیک ہے۔ بس ٹھیک ہے۔ معزز راکین! ہمارا پچھلے دنوں کا ایجنڈا ابھی کافی باقی ہے۔ آج اپوزیشن کی جانب سے جو ایجنڈا دیا گیا ہے، اس کے دوسرے آئٹم پر بحث ہوگی۔ بحث میں حصہ لینے والے حضرات کی لسٹ میرے پاس آئی ہوئی ہے۔ میں اپوزیشن کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنے بہت سے اراکین سے کہا ہے، وہ خواہشمند تھے کہ وہ بحث میں حصہ لیں لیکن انہوں نے اپنے مقررین کی تعداد کم کر دی ہے۔ میں سب سے پہلے بشیر احمد بلور صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ پشاور اور دیگر شہروں میں تجاویزات کے بہانے بیسیوں سالوں سے قانونی طور پر کھوکھے اور تہہ بازاری کے پاس ہولڈرز کو بیروزگار کرنے کی مہم پر بحث میں حصہ لیں اور ابتدا کریں۔

جناب بشیر احمد بلور، دیرہ مہربانی۔ سپیکر صاحب! زہ ستاسو مشکوریمہ چہ تاسو پہ دے اہم خبرہ باندے، چہ دا زیات تر بناریو سرہ تعلق لری چہ کہ ہفہ پیستور بنار دے، کہ ہفہ مردان دے، کہ ہفہ کوہاٹ بنار دے، کہ ہفہ دیرو بنار دے، داسے حالات حکومت پیدا کری دی چہ دوی پہ دے نوم باندے چہ تہہ بازاری پاغوف، دا کھوکھے ختموی۔ دا خلق بیروزگارہ کوی پہ دے نوم چہ دا غیر قانونی دی۔ تاسو تہہ زہ دا عرض لرم سپیکر صاحب، چہ ما سرہ دا رسیدونہ شتہ چہ خلقو 1971 کین دا رسیدونہ اخستی دی او ہغوی سرہ اجازت ناے شتہ، ہفہ خلق نے د ہفہ خایونو نہ لرے کری دی او بیا نے متبادل خانے ہم ورلہ نہ دے ورکے۔ دغہ شان سپیکر صاحب، بدقسمتی دا دہ چہ زمونہ حکومت راغلے وو نو دوی دا دعویٰ کولے چہ مونہ بہ خلقو تہہ روزگار ورکوف، مونہ بہ خلقو تہہ نوکری ورکوف، مہنگائی بہ ختموف، رشوت خوری بہ ختموف، مونہ بہ ہفہ چہ کوم کشکول دے، دا بہ ماتوف خو سپیکر صاحب، بالکل آلتا حکومت روان دے۔ یو غریب سری سرہ د گادئی یاد تہہ بازاری پاس دے، ہفہ پیسے ہم ورکوی، د ہفے کرایہ ہم ورکوی، ہفہ کارپوریشن تہہ فیس ہم ورکوی، زہ ستاسو پہ علم کین دا خبرہ راولم چہ پروں د جمعیت العلماء یو دیر لونے لیدر ما تہہ خبرہ اوکرہ، وتیل نے چہ زہ پہ

قرآن ہم لاس ایڈم او ہر خانے کین دا خبرہ کوم چہ زمونر دے پیسبور بنار
کین تیکسیشن آفسر یو گاڈی والا دوہ زرہ روپن جرمانہ کرو نو ہغہ ورتہ
ونیل چہ ما سرہ خود دوہ زرہ روپن نشتہ نو پہ گاڈی کین لس کلو آمونہ پراتہ
وو، نو ہغہ افسر ورتہ اوونیل چہ دا آمونہ مونر تہ راکرہ۔ نو ہغہ لس کلو
آمونہ نے ترے واخستل او ہغہ تہ نے اوونیل چہ تہ خہ۔ تاسو تہ زہ عرض دا
کوم چہ تاسو دوہ زرہ روپن یو کس نہ غوارے او تاسو پہ دے ہم سوچ
اوکرنی چہ دا گاڈی والا، دا د تہہ بازارنی خلق، دا کمزوری خلق، دا غریب
خلق، د دوی دا موری، دا سرمایہ صرف دو سو، تین سو یا چار سو روپن
وی، پہ دغہ سرمایہ باندے ہغہ خیل بچو د پارہ رزق پیدا کوی او زمونر بد
قسمتی دا دہ چہ مونر تہ دا وینا کیری چہ ہٹا سو بنار بنگلے کوف، ستاسو پہ بنار
کین باغونہ لگوف، ستاسو پہ بنار کین سرکونہ لویہ وو۔ زہ ورتہ وایم چہ د
غریبانو پہ رزق باندے مونر دا بنار بنگلے کول نہ غوارو، مونر نہ دے بنار
کین باغونہ لگول غوارو، نہ د بنار سرکونہ لویہ ول غوارو خود غریب د
روزی ہغہ درک تاسو مہ ختموئی۔ سپیکر صاحب! زمونر ایہ منسٹریتر
صاحب جو ردلتہ تشریف راورلے دے، ہغہ بنہ کارونہ ہم کری دی خود
غریب خلقو د پارہ یو تندر دے۔ زہ وایمہ چہ دومرہ بنہ سرے دے او دومرہ
پوہہ سرے دے نو پکار دا دی چہ یوسف ایوب صاحب نے خیل ایبت آباد تہ
بوخی چہ ایبت آباد بنگلے کری۔ ہلتہ د دا کھوکھے لرے کری، دا بازاری
پاسونہ د لرے کری، ہلتہ دا تجاوزات د ختم کری۔ سپیکر صاحب! داسے
ناروا نے راخستہ دہ چہ دلہ تاسو سرہ بخت یو ہوپل دے چہ پرل کانتی
نینٹل ہوپل ورتہ وائی۔ دے کین درے سوہ روپو باندے یو سرے د یو وخت
روتی خوری او تاسو لارشی اوس بہ ہم دک وی۔ دا خلق چہ کوم تہہ
بازاری دی او گاڈو والا دی، د دوی عاجزانو توله موری د درے سوہ روپو
نہ وی او دوی سرہ دومرہ ظلم او زیادے کیری۔ او زیادے کیری۔ ہر یو کس
نن خیل بچو د پارہ روتی غواری کہ صبا دوی تہ روتی نہ ملاوییری نو دوی
بہ غہ کوی؟ پاکہ بہ کوی، قتل بہ کوی، اغوا بہ کوی او ملک کین بہ د Law
and order situation خرابیری۔ نو دے کین دوی سرہ دومرہ ظلم نہ دے

پکار۔ سپیکر صاحب! بدقسمتی یا خوش قسمتی سرہ زمونږ دا پینور چہ دے،
 غنځگہ چہ پرون ہم خبرہ شوے دہ چہ غہ کم لس لکھہ زمونږہ خپلہ آبادی دہ۔
 زمونږ چیف منسٹر صاحب پخپلہ پہ دے فلور آف دی ہاؤس وئیلی دی چہ
 بارہ نہ پندرہ لاکھ پورے افغان مہاجرین ہم دلتہ راغلی دی۔ دا افغان مہاجر چا
 راوستی دی؟ دا د چا پہ وجہ راغلی دی؟ دا ہم د دویٰ پہ وجہ راغلی دی۔ د
 دویٰ د پالیسو پہ وجہ راغلی دی۔ سم دم بنکے وو ملک افغانستان، دویٰ د
 امریکہ د پارہ جنک اوکرو۔ نن دنیا کنیں امریکہ سپر پاور دے، ہفہ د چا پہ
 وجہ؟ ہفہ نیو ورلڈ آرڈر کوی نو د چا پہ وجہ؟ د امریکہ پہ خائے مونږ دلتہ
 جنک کرے دے۔ د ہفہ جنک پہ وجہ امریکہ نن سپر پاور دے۔ د افغانستان دا
 بنکے ملک د دویٰ د پالیسو پہ وجہ تباہ شوے دے۔ ہفہ خلق چہ دلتہ راغلل
 نو ہغوی بہ چرتہ نہ روتی خوری؟ چہ ہفہ خلق تاسو نہ پریزدی، ہغوی لہ
 تاسو اجازت نہ ورکوی، ہغوی لہ تاسو د روزگار مواقع نہ ورکوی نو ہفہ
 خلق بہ آخر اغواگانے کوی او داسے د Law and order situation بہ
 جو ریڈی۔ سپیکر صاحب! ستاسو پہ وساطت زہ دا عرض کوم چہ یو خل ما
 دلتہ وزیر اعلیٰ صاحب تہ Cabinet کنیں اوئیل چہ دا غریب خلق دی، دویٰ
 سرہ زیاتے کیڑی نو ما تہ نے اوئیل چہ پکار دی چہ ہانگ کانگ او سنگاپور
 پہ شان بیل مارکیٹونہ جو رکری۔ د حکومت سرہ خو خپلہ دومرہ پیسے
 نشتہ چہ خان لہ غہ اوکری نو تہ بہ دویٰ لہ مارکیٹونہ غہ رنگ جو رکری؟
 دویٰ وانی چہ پہ سیلف فنانس باندے د جو رکری۔ زہ چیف منسٹر صاحب،
 تا تہ دا عرض کوم چہ دا کوم گاہی دویٰ چلوی، دا گاہی د دویٰ خپل نہ وی،
 دا پہ سل او پہ دوہ سوہ روپی میاشت دویٰ پہ کرایہ باندے اغستے وی۔ تہ
 وانی چہ دویٰ د پہ سیلف فنانس باندے خپل مارکیٹ جو رکری نو دا خو ہفہ
 خبرہ شوہ چہ کوم وخت پہ فرانس کنیں انقلاب راتلو نو خلقو جلوس
 اویستو چہ روتی نہ ملاویڑی نو ورتہ اوئیلے شو چہ کیک پیسٹری د
 خوری۔ ہغوی عاجزان پہ خپلو گاہو حیران دی او دے ورتہ وانی چہ
 مارکیٹونہ د خان لہ جو رکری نو سپیکر صاحب بدقسمتی دا دہ۔ سپیکر صاحب!
 آپ مہربانی کر کے توجہ دیں، آپ محسن علی خان سے ہیلو ہیلو کر رہے ہیں مگر میری باتیں

ضروری ہیں سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ نے بادشاہوں کی بات کی تھی، اسلئے میری توجہ محسن علی خان کی طرف ہوگئی۔

جناب بشیر احمد بلور، زما دا عرض دے سپیکر صاحب، چہ دوئی پہ داسے خوب اودہ دی چہ ہر یو کار د ہندے پہ زور کوی۔ ہرہ یوہ خبرہ د پولیس او د ہندے پہ زور کوی۔ زہ خپل وزیر صاحب تہ دا عرض کوم چہ دا بنار د اپوزیشن بنار دے، د دے بنار نہ د صوبائی اسمبلی اتہ ایم پی ایز دی او د خدانے پہ فضل سرہ اووہ ایم پی ایز چہ دی، ہفہ د اے این پی سرہ تعلق لری او دا بنار د اپوزیشن بنار دے۔ پہ دے بنار دا مہربانی اوکرہ چہ داسے خلق دلته راولہ چہ ہفہ د دے بنار پہ مزاج باندے پوہیری، د دے بنار د خلقو پہ مزاج پوہیری، خالی ہندے سرہ نہ، "کہ ہم کریں گے اور ہم کر کے دکھائیں گے"۔ چہ کوم وخت دے بی بی حکم اوکرو نو خدانے شاہد دے چہ د دے ایڈ منسٹریٹر پلارہم ما نہ نہ شی پاتے کیدے۔ خود بد قسمتی داہہ چہ پارٹی دا فیصلہ نہ دہ کرے چہ مونر د دے حکومت خلاف جد و جہد اوکرو۔ زہ دوئی تہ دا وایم چہ خپل ایڈ منسٹریٹر صاحب تہ د اوائی چہ نقل کے ناخن لو اور صحیح کام کرو گئی مونر بہ بیا مجبورہ یو چہ د دوئی خلاف جد و جہد اوکرو او جلوس او پاسو۔ صابر شاہ صاحب تہ پتہ دہ چہ مونر کوم جلسے، جلوس او ہر تالونہ کوف، دے ہم راسرہ یو خل تلے و نو بیا پہ پینبور بنار کین د چا پلارہم مونر نہ دکانونہ نہ شی کھلاولے۔

سید محمد صابر شاہ، مہربانی، جناب سپیکر۔ آپ کے صاحبزادے چیمبر میں تشریف رکھتے ہیں، میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ وہ آپ کی Proceedings دیکھنے آئے ہیں کہ آپ کتنا انصاف کر رہے ہیں، تو ان کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔ (تالیاں)

جناب یوسف ایوب (وزیر ہدایت)، یہ آپ کی Performance monitor کرنے آئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ نے میری پرفارمنس تو دیکھی ہے۔ (قہقہہ)

جناب بشیر احمد بلور، جناب سپیکر صاحب! ما سرہ دا یو کاغذ پروت دے۔ دے

کښ يو سړی د خپل دکان د پاسه يو بالا خانه جوړه کړې ده۔ په دغه باندې هغه کارپوريشن والا درې لکېه روپۍ جرمانه کړې ده۔ نوزه وایم چه دا کار به داسه څنگه اوچلیری؟ په دې لړ کښ خلق هائیکورټ ته هم تللی دی، عدالتونو ته هم ځی خو زمونږ ایدې منسټرټر صاحب وائی چه "میں کسی Stay order کو نہیں مانتا" نو په داسے حالاتو کښ خو دا حکومتونه نه چلییری۔ زه ورته خواست کوم، مردان کښ تاسو اولیل، مردان کښ گادو والا جلوس اویستو او آخر حکومت لارو، هغوی سره نه خبرے اترے اوکړے او هغوی سره نه Understanding جوړ کړو۔ هر يو کار د ډنډے په زور او په بدمعاشی باندے نه کییری۔ مهربانی د اوکړئی چه دا کوم ناجائز تجاوزات دی، بالکل مونږ د هغه خلاف یو، چه کومو خلقو سره لائنسونه دی، کومو خلقو سره پرمیتونه دی، کومو خلقو سره د شلو کالو، د دریشو کالو مخکښنی د گارو پرمیتونه دی، د ریرو پرمیتونه دی، هغه د خدانے د پاره مه خرابوی او چه کومو خلقو سره پرمیتونه نشته، پکار دی چه هغوی له روزگار پیدا کړئی چه دا کوم خلق د افغانستان نه راغلی دی، دوی Accommodate شی، ورته Law and order situation به زمونږ په صوبه کښ نور هم خرابیری۔ نو دے حالاتو کښ زه تاسو ته دا عرض کوم چه ما ته پرون يو سړی دا خبره اوکړه چه کمیټی فیصله اوکړله چه مونږ کیښ جوړه وو، ما ته پته نشته چه زمونږ وزیر صاحب ته به پته وی او که نه، د هغه د پاره ټیندر او شو۔ وائی چه د پیښورد خلقو په هغه ټیندر کښ ریت کم وو خو بیا هم پیښورنه بهر، د صوبے نه بهر يو سړی ته ټهیکه ملاق شو۔ دے باندے به زه دوی سره پخپله هم خبره اوکړم چه دوی معلومات اوکړئی چه د دے خانے د خلقو کم ریت والا ټیندر وو نو بیا دوی ولے د بهر په خلقو باندے کارونه کوی؟ اصل خبره دا ده چه زه تاسو ته په فلور آف دی هاقس دا حلفیه وایم چه دا ته بازاری والا او دا گادو والا خلق، دا اصل کښ هغه خلق دی چه هغوی رزق حلال خوری۔ دوی په گرمی کښ په پینتالیس، سینتالیس ډگری سنتی گریډ کښ ناست وی او زمونږ دا پولیس او دا نوره عمله چه لاره شی په ډنډو نه اووهی او په گادی کښ چه غومره سامان وی، هغه ترے په زمکه او

پہ نالو کین وارچی او ہفہ سامان بیا د چا پکار ہم نہ راخی۔ نو دومرہ ظلم پکار
 نہ دے چہ حکومت نے کوی۔ دا حکومت راغلے د دے د پارہ دے چہ مونہ بہ
 خلقو تہ روزگار ورکوف، آلتا د روزگار پہ خانے خلقو سرہ زیاتے کیوی۔
 ستاسو پہ وساطت حکومت تہ وایم چہ مہربانی اوکری چہ دا زیاتے خلقو سرہ
 نور اونکری۔ دیرہ مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر، جناب اورنگزیب خان صاحب، ایم پی اے، آپ بحث میں حصہ
 لیں۔

جناب محمد اورنگزیب خان، شکر ہے۔ محترم سپیکر صاحب! جو کچھ میرے محترم بزرگ، بشیر
 احمد بلور صاحب نے کہہ دیا ہے، اس سے زیادہ مجھے کہنے کی ضرورت تو نہیں لیکن چند
 واقعات یا قانونی نکات جو ایک بنا ہوا ہے، 'Removal of Encroachment Act'
 1977 اس کے بارے میں حکومت کی چند غلطیاں، غلط فہمیاں یا کمزوریاں میں ان کے
 نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ایک 'لیز ہولڈر' کمیٹی کے ساتھ ایک معاہدہ کرتا ہے کہ
 تینتیس سال کیلئے، چھیاٹھ کیلئے یا تانوںے سال کیلئے، تین لیزز ہوتے ہیں جناب۔ اگر
 تینتیس سال گزر جائیں تو پھر کمیٹی والے نوٹس دے دیتے ہیں کہ جی تمہاری جو
 کنٹرکشن ہے، وہ Illegal ہے، 'Removal of Encroachment Act' میں آتی ہے،
 تو یہ سراسر غلط ہے۔ پتہ نہیں ان کا مشیر کون ہوتا ہے یا ان کو جاننے والا کون ہوتا ہے؟
 وہ تیز ہیں جو ہوتی ہیں وہ Transfer of Property Act کے نیچے Cover ہوتی ہیں اور
 جو Lease کے مقدمات ہوتے ہیں، ان کیلئے باقاعدہ عدالتوں میں مقدمہ کرنا پڑتا ہے۔
 میری اطلاع کے مطابق جہاں تک میں نے دیکھا ہے، مشاہدہ کیا ہے جناب سپیکر صاحب، کہ
 بڑے بڑے ہوٹل بنے ہوئے ہیں، انہوں نے Lease پر لیے تھے کمیٹی سے یا کارپوریشن
 سے، کنٹونمنٹ کی بات تو میں نہیں کرتا کیونکہ ان کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا، ان کی
 میعاد گزر گئی تو انہیں نوٹس دے دیئے کہ تمہارا ہوٹل Illegal ہے، 'Removal of
 Encroachment Act' میں آتے ہیں۔ انہیں ہٹاؤ ورنہ اس کے بعد ہم بلڈوزر لے کر
 آجائیں گے۔ وہ آجاتے ہیں بلڈوزر لے کر اور یہی حال دکانوں کا ہے، یہی حال مکانوں کا
 ہے۔ ایک تو یہ بات ہوگئی۔ جناب سپیکر صاحب! دوسرا اگر کوئی شخص، میرے علم میں
 ہے، میں نے خود ان لوگوں کے مقدمے لڑے ہیں، عدالت میں چلا جاتا ہے کہ بھائی یہ
 فرق ہے، یہ غلطی ہے تو اسے Stay order مل جاتا ہے تو کمیٹی کے کسی اہلکار نے،

کوہاٹ تک کی میں بات کرتا ہوں، عدالت کے کسی قانون کی، کسی حکم کی پرواہ نہیں کی۔ تو ان کے ہاں عدالت کا یہ وقار ہے یا عزت ہے۔ دکھ والی بات ہے جناب سپیکر صاحب، آپ کی نظروں سے بھی اخبار میں گزرا ہوگا کہ یہاں چوک میں ایک ریڑھی والے نے پولیس کے رویے سے تنگ آکر، ایک ریڑھی والا جو چیزیں بیچتا ہے، سبزی بیچتا ہے، اس دن معلوم ہوا، اخبار میں آیا تھا کہ اٹھارہ دفعہ پولیس والوں نے اسے مارا پیٹا اور جگہ تبدیل کرنے کو کہا آخر وہ بیچارہ ایک ٹرانسپارمر پر چڑھ گیا اور دونوں ہاتھوں سے تاریں پکڑ لی اور خودکشی کر لی، تو آخر یہ خون کس کی گردن پر ہے؟ جناب سپیکر صاحب! یہ ان کے اس رویے کی وجہ سے، ان کے غلط کاموں کی وجہ سے۔ اور تیسری بات میں انہیں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ یوسف ایوب صاحب وزیر بلدیات ہیں، یہ ریکارڈ منگوائیں ہر کمیٹی کا، میں نے پہلے بھی کہا کہ جہاں تک کوہاٹ کا تعلق ہے تو یہ تہہ بزاری پاس، یہ ریڑھیوں والے پاس، یہ کھوکھے، کین، یہ سب سیاسی لوگوں نے دیئے ہوئے ہیں۔ اُدھے سیاسی لوگوں نے دیئے ہوئے ہیں اور اُدھے جو کین وغیرہ ہیں، وہ کمیٹی کے اہلکاروں نے خود دیئے ہوئے ہیں۔ وہ ان سے روزانہ اپنا کرایہ وصول کرتے ہیں۔ یہ چیز بھی مد نظر رکھیں جناب سپیکر صاحب، کہ اگر کسی شخص نے تہہ بزاری پاس لے کر کرایہ جمع کر کے کھوکھا لگایا ہوا ہے یا ریڑھی لگانی ہوتی ہے، تو اسے ہٹانے کیلئے، اپنی Efficiency دکھانے کیلئے چلے جاتے ہیں لیکن جو کھوکھا یا جو کین کمیٹی اہلکار نے دیا ہوا ہوتا ہے یا کسی سیاسی شخص نے دیا ہوا ہوتا ہے تو اسے وہ نہیں چھیڑتے۔ تو یہ میری تجاویز ہیں جناب سپیکر، میں زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا۔ یہ ان تجاویز کو مد نظر رکھتے ہوئے کام کریں جی۔

جناب قائم مقام سپیکر، اب میں جناب سید منظور حسین باچا صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ بحث میں حصہ لیں۔

سید منظور حسین، محترم سپیکر صاحب! دیرہ زیاتہ شکریہ جی۔ دا دیرہ اہمہ موضوع دہ چہ پہ ایجنڈا کین شاملہ شوے دہ۔ محترم سپیکر صاحب! دا مسئلہ د پاکستان د وجود سرہ تعلق لری۔ د کلہ نہ چہ زمونہ دا خوب وطن جوہ شوے دے نو د ہغہ وخت نہ د مسائلو سرہ مخامخ دے۔ د تجاوزات دا مسئلہ ہم د ہغہ وخت نہ شروع دہ او تقریباً دا د پنخوسو یا د یو پنخوسو کالو یوہ زرہ مسئلہ دہ۔ زمونہ حکومت چہ کلہ راغلو نو د دوی دا سوچ راغے چہ دا

مسئله به مونڙه په دے خپل دوران حکومت کښ حل کوو- ښکاره خبره ده چه دا د پنخوسو کالو غیر معمولی خرابی چه دی، نو د هغه د پاره به غیر معمولی اقدامات کول غواړی- غیر معمولی خرابی په غیر معمولی اقداماتو باندے تهیک کیږی خو د هغه غیر معمولی اقداماتو کولو د پاره به هم د هوش او د سوچ نه کار اخستل وی- دا وطن زمونږه خوږ وطن دے او دے کښ هر اوسیدونکے، هر وگرے، هر شهري د دے وطن باشنده دے او حق لری د دے خبرے چه کله هم د هغه د ښیگرے د پاره، د بهتری د پاره یا د هغه د فلاح و بهبود د پاره غه اقدام کیږی نو پکار ده چه هغوی خان سره کښینوی، هغوی سره د صلاح اوشی، هغوی سره د مشوره اوشی او هغوی د په اعتماد کښ واخستے شی او پس د هغه نه د اقدامات اوشی- مسئله گهمبیر صورتحال هغه وخت کښ اختیار کړی چه د یو دشمن فوج په حثیت باندے د خپل ملک په اوسیدونکو باندے، د خپل ملک په مزدورانو باندے، د خپل ملک په گاری بانانو باندے، د خپل ملک په خوانچه فروشو باندے حمله اوشی او د غه قسمه د متبادل انتظام کولو په خانے باندے هغوی او وهله شی، او تیکولے شی او جیلونو ته اولیرلے شی- زما خپل خیال دا دے چه دوه، کالو دوه نیم کالو پورے دا مسلسل یو چکر او چلیدو او تردیره وخته پورے برداشت شو خو اوس داسے یو صورتحال جوړ دے چه یو طرف ته مونږه خلقو ته د روزگار مواقع نه شو ورکولے، بل طرف چه خلقو په خپله خان له د روزگار کولے مواقع تلاش کړی دی او خان له نے روزگار روان کړے دے، مونږه هغوی هغه روزگار ته هم نه پریږدو نو په دغه وجه باندے خلق د احساس محرومی ښکار شی- احساس محرومی داسے یو خطرناک شے دے چه د دے ښکار خلق بیا نه خپل خان ته گوری، نه بیا خپل وطن ته گوری، نه بیا خپل نظریے ته گوری او د هغه ما بعد اثرات په وطن باندے پریوخی، د وطن په استحکام باندے پریوخی او د وطن په نظریاتو باندے پریوخی- محترم سپیکر صاحب! د 1985-86 خبره ده، په مردان سستی کښ زمونږه د مردان نواب صاحب باغ وو، په شمسی سرک باندے آباد وو- چه کومه پورے هغه موجود وو، د هغه ملکیت وو، هیخ داسے د شر غه خبره نه وه شروع شوه- بیا هغوی هغه

خپل ملکیت خرڅ کړو او هغه د مرلے مرلے او د دوه دوه مرلو په شکل کښی عام خلمو او د هغه خانے اوسیدونکو خان د پاره واخستو او خان له نې پکښی دکانونه آباد کړل او کله چه د هغوی دکانونه آباد شول نو فوراً په هغه باندے حکومت په ایکشن کښی راغلو او په هغه ټولو دکانونه باندے نې بلډوزر اوگرخولو او هغه ټول دکانونه نې وران کړل۔ ما هغه وخت هم په دے اسمبلی کښی په دے خبره باندے دا فریاد کړے وو چه هر کله دا د نواب صاحب ملکیت وو نو هغه وخت کښی هم د سرکاری سرک په حصه باندے تجاوز شوے وو خو هغه وخت پورے چا تپوس نه کوؤ خو چه کله د عام سطح سړی ته، یو مزدور ته، یو غریب ته هغه ملکیت تبدیل شو نو په هغه باندے بلډوزر وربنکاره شو۔ هغه وخت زمونږه چیف منسټر، ارباب جهانگیر خان وو، ما هغوی ته ونیل چه زه د دے خلاف نه یم چه تجاوزات د ختم نه کړے شی، بالکل د ختم کړے شی، چه تجاوز شوے وی نو حکومت د هغه تجاوزات د قوم د بهبود او بهتری په خاطر ختم کړی خو چه چا تجاوزات کړی وی هغه کم از کم د خان سره کښینول پکار دی چه بهنی، تا تجاوز کړے دے، دا د حکومت ضرورت دے او دے باندے ستا اخراجات شوی دی، تا ته پرے تکلیف ملاؤ شوے دے۔ حکومت دے خبرے ته تیار دے چه ستا کوم اخراجات شوی دی، تا کوم محنت کړے دے، کوم مشقت د کړے دے، د دے به تا ته معاوضه درکړی۔ دا د حکومت ضرورت دے، تا نه به هغه واخلي او د قوم په بهبود کښی به نې راوولی۔ دغه شے دے جی۔ زما خپل دا خواهش دے چه زمونږ حکومت، هغه چه وائی چه "سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے"، که واقعی دا شے غواړی چه یره دا شے د تھیک شی نو دا شے چه دے، دا به د لیونټوب په انداز کښی نه تھیک کیږی۔ د دے پاره به د سوچ نه، د عقل نه او د فکر نه کار اخستل غواړی او دا چه کوم خلق مزدور کار دی، چه کوم په روزگار باندے آخته دی، د هغوی د پاره به متبادل انتظام کوی او چه متبادل انتظام اوشی نو زما په خیال دا د وطن اوسیدونکی دی، هغوی به په دے خبره باندے بالکل اعتراض نه کوی۔ لکه مردان کښی، زه تاسو ته یوه خبره پیش کوم، چه کله زمونږه حکومت جوړ شو نو هغه وخت کښی، او بل مصیبت دا دے چه کله

داسے حکومت راشی نو رومبے سوچ چہ کوم دے، ہفہ دے تجاوزاتو طرف تہ ورشی او تجاوزات دوی دے تہ وائی چہ کوم مزدور سرے، چہ کوم خوانچہ فروش دے نو ہفہ ہم پکنیں راکیر شی۔ چہ کوم رپرھی والا دے، چہ ہفہ د خپل روزگار د پارہ خان لہ سبزی خرغوی نو ہفہ ہم پہ تجاوز کیں راشی، گنی نو تجاوزات اوس ہم موجود دی، پہ مردان کیں ورتہ زہ بنایم۔ پہ مردان کیں داسے تجاوزات دی چہ کوم غت غت خلق دی، ہغوی پہ حکومتی زمکو باندے قبضہ کرے دہ۔ د ہغوی پہ دغہ تجاوز باندے ہیخ یو حکومت اثر انداز شوے نہ دے خو چہ کوم غریب سرے دے او ہفہ چہا پرے خان تہ کیردی نو ہفہ تجاوز شی او پہ ہفہ باندے راکینبودے شی۔ پہ مردان کیں، چہ زمونرہ حکومت راغلو نو دغہ مسئلہ جو رہہ شوہ، انتظامیے راکینبول، مزدوران نے اووہل، اوتکول، جیل تہ نے واچول، لاسونہ پکنیں مات کرے شول نو بیا زہ ورغلم او ہغوی سرہ ما خبرے اترے شروع کرے چہ آخر نا ہم دے وطن اوسیدونکی دی او پہ خانے دے چہ تاسو دویں پے لرگے راخلی، راخی چہ دویں سرہ کینینو او د دویں نہ تپوس اوکرو چہ کومہ داسے یوہ طریقہ اختیارول غواپی چہ دا مسئلہ د دویں حل شی؟ ہلتہ مونرہ کینناستو، یوہ زمکہ مو اوکتلہ او فیصلہ مو اوکرہ چہ دا بہ دے دے خلقو د پارہ پہ اجارہ باندے واخلو او دویں لہ بہ پہ دیکیں خایونہ ورکرو او بیا بہ د دویں نہ د میاشتے کرایہ آخلو او د ہفہ اجارے رقم بہ ورکوف۔ پہ ہفہ باندے عملدرآمد او شو۔ ہفہ زمکہ واخستلے شوہ او چار، پانچ سو روپو پورے پہ ہفے کیں رپرھی والا او خوانچہ فروشو تہ خانے ملاف شو او کار شروع شو۔ بیا پہ ہفے کیں چہ کوم د ہغوی صدر وو نو ہفہ سرہ دے انتظامیے یوہ لار جو رہہ کرہ او ہفہ لار دا جو رہہ شوہ چہ ہفہ صدر ورتہ اووتیل چہ اوس دا کوم خانے کیں تاسو مونرہ تہ دا زمکہ واخستہ، دا بہ ہلہ کامیابیری چہ پہ دے سستی مردان کیں کوم کوم خانے کیں گادی والا، رپرھی والا، خوانچہ فروش موجود دی چہ ہفہ بتول تاسو پاغوی او ہفہ مجبور کریں چہ راشی دلته کیں خانے واخلی۔ اوس محترم سپیکر صاحب، زمونرہ سستی مردان پہ دوہ اہم او مشہور و علاقو کیں تقسیم دے۔ یو مردان او بل

ہوتی دے۔ اوس چہ کوم گاہی والو د پارہ زمکہ اخستے شوے دہ، دا مردان ساہتہ تہ اخستلے شوے دہ نو دیکش ہغہ گاہی والا چہ کومو پہ بینک روڈ مردان باندے کار کوف، ہغہ گاہو والا پہ ہغے کبش سفا شول۔ دیخوا ہوتی طرف تہ چہ کوم گاہو والا دی او خوانچہ فروش دی پہ شمس روڈ باندے نو دا د ہغے نہ تقریباً پہ ہیرہ لویہ فاصلہ باندے دی۔ د انتظامیہ او د یونین د صدر پہ خپلو کبش د پیسو کارروبار روان وو، دا اولگیل او دیخوا چہ کوم لکہ داسے خہ خاص رکاوٹ نہ وو، خہ داسے خاص تجاوزم نہ وو، ہغہ بتول گاہو والا نے راکیر کرل، او نے وھل، او نے تگول اولس لس زرہ روپی نے جرمانہ کرل۔ ہغوی ورثہ پہ ژرا شول چہ زمونہ خود تین سو روپو بتول کارروبار دے، دس ہزار روپی بہ اوس مونہ تاسو لہ د کوم خانے نہ درکوف؟ نو ہغہ بتول نے جیل تہ اولیرل او لکہ د ہغہ خانے پیپلز پارٹی تہ نے یو بنہ بہترینہ موقعہ ورکریہ چہ ہغہ خلق بتول راپاخیل او پہ کچہرنی باندے حملہ آور شول۔ دغہ وخت کبش مونہ د مصر د دورے نہ واپس راغلی وو او د اسمبلی اجلاس چہ مونہ اوکرو نو زہ لارم او ہلتہ دا غوبل جوہ وو نو ما فوراً د خپل صوباتی حکومت د رهنمائی د پارہ پہ دے باندے بیان ورکرو او ہغہ ہلہ گلہ چہ کومہ وہ، ہغہ اوس لہ غوندے پہ قلادہ شوے دہ۔ زما دے خپل صوباتی حکومت تہ دا تجویز دے چہ دا کوم بنہ کارناسو کول غواری نو دے سرہ مونہ اتفاق کوف خو نا خپل بنہ کار دے خپلو خلقو سرہ د خپلو پہ اتناز کبش کول پکار دی۔ پہ خانے د دے چہ دشمن د حملہ آور فوج پہ شکل کبش دا کار کیری، دا د خپل روزو بہانی گانو د مشورے او د اعتماد کبش د اخستو پہ شکل اوشی نو امید دے چہ مسائل بہ نہ پپا کیری۔ زہ سپیکر صاحب ستاسو ہیر زیات شکر گزار ہم چہ تاسو ما لہ موقعہ راکریہ او ما د خپل سوچ اظہار اوکرو۔

Thank you very much.

جناب انعام سیکر، نگریا، بابا صاحب۔ جناب ارباب سنیف الزمان صاحب! آپ بخت
میں حمد لیں۔

ارباب سنیف الزمان، شکر ہے۔ جناب سیکر صاحب! د تجاوزاتو پہ بارہ کبش
کافی بحث اوشو۔ حقیقت نا دے چہ د تجاوزاتو پہ بہانہ باندے Executive

Officers داسے لونه اختیارات استعمالوی چه بلدوزر به راوی، د چا پراپرتی به وارنہ کری، ہفہ تہ به دا موقع نہ ورکوی چه ہفہ خپل دیفنس اوکری، چرتہ د کورٹ یو Verdict به نہ وی۔ نو خانے پہ خانے د دے نہ مشکلات جو پیری۔ بل د کارپوریشن آتھارتیز او پی پی اے آتھارتیز چه غومرہ دی، د دے Tendency نا ده چه نا کوم پہ Lower level باندے دا زمونہ کوم خلق برسروزگاردی، د ہغوی پہ روزگار کسب دیر لونه خلل پیدا کوی۔ مونہ تہ خانے پہ خانے دا خبرہ معلومہ ده چه چرتہ رپرہے والا، گادی والا، خوانچے والا داسے خانے کسب ناست وی، ہفہ تھیک ده، د سرک غارہ به وی خو چه پہ تریفک کسب غہ مداخلت نہ کیری، غہ رکاوٹ نہ کیری، ہلتہ نے ہم نہ پریزدی۔ پکار نا ده چه یو Criteria داسے جو رہ شی چه کہ یو سرے داسے خانے کسب غہ روزگار کوی چه تریفک تہ غہ رکاوٹ وی خو تھیک ده، ہفہ د د ہفہ خانے نہ اوچت کری او کہ نہ پہ دے بہانہ چه دا سرکاری سرک دے او دا سرکاری زمکہ ده او پہ دے خانے کسب مونہ غوک کارروبارتہ نہ پریزدو، دا بالکل قطعی غلط خبرہ ده۔ مونہ غو غو خلی دا خبرہ کرے ہم ده، پرون ہم پہ دے خبرہ باندے دیر بحث شوے وو، د یونیورسٹی روڈ پہ بارہ کسب چه کومہ بے چینی پیدا شوے ده، پرون مونہ پہ دے باندے بحث ہم کرے وو، پکار دا ده چه یو بلڈنگ کلہ جو رشی پہ نقشہ باندے د پی پی اے پہ نقشہ باندے، د کارپوریشن پہ نقشہ باندے، آتھارتی ہغوی سرہ وی، Sanction وی بیا غہ مودہ پس دوی ورتہ اوونی چه نہ دا غلط دے، مونہ نے ورا نہ وو نو ہغوی تہ موقع نہ ورکوی، یک طرفہ فیصلے کیری۔ نو پکار دا ده چه داسے خیزونو د پارہ د کورٹ یو Verdic وی چه ہغوی تہ نا موقع ملاؤ شی چه ہلکہ دا ما پہ نقشہ باندے جو رکے دے، دا زما خپل جائیداد دے، زما خپل خیز دے تاسو غنگہ؟ یو ایکسین بہ راشی یا یو بل ڈائریکٹر بہ راشی یا یو افسر بہ راشی، ہفہ تہ به ہدو موقع نہ ورکوی چه ہغوی خبریری نو بیا بلدوزر بہ نے پرے راوستے وی۔ نو دا خبرہ دیرہ ضروری ده او ہغوی تہ یوہ موقع ورکول پکار دی۔ د کارپوریشنز آتھارتیز او پی پی اے آتھارتیز تہ د گورنمنٹ د طرفہ ہنکارہ ہدایات ورکول پکار دی چه داسے بے طریقے

کارونہ د نہ کوی او خلقو کین د بے چینی نہ پیدا کوی خکہ چه د دے دوه وچه کیدے شی۔ دا خلق کافی فیسونہ ورکری او نقشہ جوړه کری، بیا پرے یو بلینک جوړ کری۔ هغوی سرکاری فیس هم ورکری، د هغه نه علاوه چه آتھارتیز ترینه غومره دیمانہ کوی، هغه پیسے هم ورکری وی۔ بیا د خپل غرض د پاره دوی دا خلق بیا چهیری، نورے پیسے د هغوی نه وصول غواړی۔ نو دا Tendency دلته روانه ده۔ پکار دا ده چه د دے برخلاف څه کارروانی اوشی۔ تهینک یو، سر۔

جناب قائم مقام سپیکر، شکرپه، ارباب صاحب۔ اب میں جناب اکرم خان درانی صاحب سے درخواست کرونگا کہ وہ بحث میں حصہ لیں۔ اپوزیشن کی جانب سے یہ آخری مقرر ہیں۔

جناب اکرم خان درانی، شکرپه۔ جناب سپیکر صاحب! ما نہ مخکنن چه غومره کسانو په دے باندے خبرے اوکړے، که هغه د گورنمنټ د طرف نه وے او که د اپوزیشن د طرف نه وے، تقریباً هغه خبره یو خانے ته راتله۔ باچا صاحب هم چه کومے خبرے اوکړے۔ فی الحال چه دا کومه سلسله شروع ده، دا ظالمانه ده، د غریبانو سره زیاتے دے او تقریباً تقریباً زه به هم په دے بنیاد باندے خبرے کومه جی۔ جناب سپیکر صاحب! حقیقت خبره دا ده چه که تاسو اوگوری، کله هم چه داسے وخت راخی لکه څنگه چه دے موجوده گورنمنټ راخستے ده، نو هغه دا خبره راپورته کری چه مونږ تجاوزات ختموؤ، روډونه کهلاؤو، چوکونه کهلاؤو او داسے انداز باندے شروع شول، زه به دلته کین د پیسنورنه Start واخلمه جی چه دلته په پیسنورکنن، خاصکر په چوک یادگارکین د تیس، پنټیس، چالیس سال نه خلق ناست دی او هغوی سره پاسونه دی او هغوی کرایه ادا کوی چه په هغه کین زیات خلق دلته لوکل دی، په هغوی پکن پندرہ بیس کسان چه هغه زمونږ د بنو سره تعلق لری، دلته راغلی دی او دلته آباد دی، هغه پلاران نے وفات شول او اوس په هغه خانے باندے د هغوی خامن کارروبار کوی او باقاعدہ ورسره د میونسپل کارپوریشن اجازت نامه ده او هره ماشه دوی دلته هغه کرایه جمع کوی۔ څه وخت چه دا ایمنسټریټر صاحب راغلو جی، هغه ټول غریب خلق دی، څوک ناست دی لاندے په هغه خانے کین مصالحه خرڅوی، کین غونډے

دے، غوک بل غه مزدوری کوی، نو هغه راغلو جی پولیس ورسره وو او هغه مصالحے او هغه سامان نے ترینه واخستو او هغه نے ایم۔سی ته اورسوف او هغه خلقو ته نے دومره نقصان ورکرو چه هغه سامان بتول ضائع شو۔ چه هغوی په لس کالو کین غومره پیسه گتله وه، هغه پیسه په هغه یوه ورخ د ایم سی په هغه ناروا سلوک باندے، که چرته د دوی سره خبره شوے وے، دوی نے راغوبتے وے او دوی ته نے وئیلے وے چه تاسو دا خانے ناجائز، باز محمد خان او زه دواړه ورسره تله وو ایمنسٹریتر له چه دا غریب خلق دی، تاسو دوی سره دا سلوک مه کوئ، هغه خلقو ته چه کوم نقصان شوے دے، زما خیال دے هغه خلق به نے په شل کالو کین هم پوره نه کړی۔ اوس هم هغه بتول خوار و زاردی۔ هغوی به غه کوی؟ کارروبار نے بند شو، بل روزگار نے نشته یا به غلا کوی یا به شوکه کوی۔ دا سلوک د هغوی سره شوے دے او هغوی سره تقریباً تیس، پینتیس سال چه کومے اجازت نامے دی، هغه دلته هم پیش کولے شمه۔ د دے نه غلاوه جی په ټوله صوبه کین دا یو حال دے او خصوصاً زمونږ په بنون کین یو مجسٹریٹ صاحب نے تجویز کړے دے۔ د ورخے راوخی جی او داسے دکاندار نه دے پاتے چه هغه زر روپی، دوه زره روپی Fine شوے نه وی۔ مونږ ورته لارو چه دا جرمانے کمے کړئ، کارروبار نشته، منگائی ده، بیا یوه ورخ منع شی، بله ورخ بیا پرے راوخی جی او مقصد نے دا دے چه خزانه خالی ده او داغریبانان جرمانه کوی۔ د دے دکاندارانو د پنخوسو روپو، د سلو روپو یا د پینخو سوف روپو سودا خرڅه شی، په هغوی باندے دوی جرمانه اولگوی او هلته هغوی دا زیاتے کوی۔ داسے ما چرته نه وو لیدلی جی۔ زمونږ په بنون کین یوه میونسپل لائبریری ده او تقریباً غه پنخویشت کاله اوشول، د هغه سره دکانات جوړ شوی دی۔ سینتالیس دکانات دی، په هغه باندے سینتالیس، پچاس خاندانونه آباد دی، اوس موجوده گورنمنٹ د هغه هم غه داسے کوشش کوی، اخباراتو کین راغلی دی، زمونږ د ایمنسٹریتر صاحب Statement دے چه دا سینتالیس دکانونه به مونږ ورائوږ، آیا دا دکانونه ایم۔سی نه دی جوړ کړی؟ د دے الائمنٹ میونسپل کمیٹی نه دے کړے؟ آیا دا نقشے خلاف ورزی شوے ده او

دے خلقو ہفہ خپلے پیسے جمع کری دی سپیکر صاحب، چا تہ پہ ایک لاکھ باندے دکان ملاؤ دے، چا تہ پہ دو لاکھ باندے دکان ملاؤ دے، ہفہ پیسے ایم سی تہ تللی دی۔ ما باز محمد خان او ثقیب اللہ خان تہ پہ DDAC meeting کسں، باقاعدہ پہ اخبار کسں راغلی دی، چہ مونر د دے مخالفت اوکرو او د DDAC meeting کسں دا فیصلہ او شوه چہ مونر چرتہ ہم گورنمنٹ تہ دا اجازت نہ ورکوف چہ ہفہ دے د میوزیم پہ بنیاد باندے ہلتہ سینتالیس دکانونہ ورن کری چہ پہ دیزائن او پہ نقشہ باندے جور شوی دی او ہلتہ کسں دوی میوزیم جوروی۔ مونر سرہ د میوزیم خایونہ ہم شتہ، اوپن پلاٹونہ ہم شتہ، د ایم۔ سی نور جائیداد ہم شتہ، مونر سرہ کافی موقعے دی چہ مونرہ لہ ہلتہ میوزیم جور کری۔ پہ ہفے باندے مونر خوشحال یو۔ مونر بہ نے جور کرو چہ مونر سرہ خانے شتہ نو د دکانونو د ورنولو غہ خبرہ دہ؟ دلته نہ یو حکم جاری شو، زمونر اے۔ دی چہ د ہفہ د میونسپل کارپوریشن ایڈمنسٹریٹر ہم دے، چہ چرتہ تہ پہ DDAC meeting کسں دا خبرہ پہ Written کسں را نہ ولے چہ ساند سلیکشن بہ ہم د میوزیم مونر کوف، مونر پہ ہفے کسں لیکلی وو۔ زمونر اے۔ دی صاحب اولگیدو، زما، د باز محمد خان او د ثقیب اللہ خان ہفہ لیکل نے پہ خپل انداز باندے اوکړل۔ چہ کلہ ہفہ DDAC minutes راغلل نو ما اے۔ دی صاحب تہ تیلیفون اوکرو چہ اے۔ دی صاحب، تہ بہ ہفہ خبرہ لیکے چہ زما د خُله الفاظ وی، تہ بہ ہفہ خبرہ لیکے چہ باز محمد خان غہ وئیلے وی، تا خود خپل ذہن مطابق ہفہ Minutes بدل کری دی او دا زمونر فیصلہ دہ، نا تا لیکلی دہ چہ دا د Demolish شی او د دے متبادل د بل خانے کسں خلقو تہ ورکړے شی۔ پہ ہفہ باندے ما ہم خفگان بشکارہ کړے دے، باز محمد خان ہم اے۔ دی تہ وئیلی وو چہ دا ستا د حد نہ زیات تجاوز دے چہ تہ د منتخب ممبر خبرہ پخپلہ طریقہ بدلوے۔ مونر ورتہ واپس کړل۔ یو خل مو ورتہ واپس کړل، بیا نے راولپړل، بیا نے ہم ہفہ غلطی کړے وہ۔ دوہ ہفتے کیری چہ ہفہ Minutes نی بیا راولپړل، پہ ہفہ Minutes کسں بیا ہم ہفہ غلطی وہ۔ دریمہ میاشت دہ جناب سپیکر صاحب، چہ زمونر اے۔ دی صاحب ہفہ Minutes چہ کوم لیکلے شوی دی، د دے وجے نہ نہ راورپی چہ پہ ہفہ

فیصلہ کین مونیہ مخالفت کو ف د دے خبرے چہ دا د نہ ورائیری او دلته نہ وینا اے۔ ہی تہ اوشی چہ کہ تا نہ پہ Minutes کین دا خبرہ راغلہ۔ د افسوس خبرہ خو دا دہ چہ زمونیہ بل ورور چہ ہغہ پہ گورنمنٹ کین دے، د ہغہ بہ خپلہ خبرہ وی خو کم از کم زما او زما د ملگری خو یوہ خبرہ دہ چہ تہ دا راولہ او اوسہ پورے نے نہ دے راوستے۔ د میونسپل کمیٹی داسے بد حال دے چہ ہغہ بلہ ورخ ما تہ د بازار خلق راغلل، اوبہ نے راورلے چہ دا تہ لیبارتری تہ اولیرہ، کندہ اوبہ او زمونیہ د پانپ لائن اوبہ یو خانے شوے دی۔ جناب! مونیہ د گورنمنٹ خیال دے طرف تہ گرخوو چہ د تجاوزات دا اجازت چا ورکے دے؟ دا تجاوزات خو پہ یوہ شپہ باندے نہ کیپی چہ تہ دا ورائوے۔ چہ کوم خانے کین تجاوزات دی، تا د میونسپل کمیٹی د کوم اہلکار خلاف کارروائی اوکپلہ چہ د ہغہ پہ موجودگی کین دا حالات خراب شوے وو؟ تا کوم یو ایہ منسٹری تہ سزا ورکپلہ؟ تہ خودا ریکارڈ راواخلہ چہ دا تجاوز چہ چا کرے دے، دا د کلہ نہ شوے دے او د دے سرہ د گورنمنٹ شخہ اجازت شتہ او کہ نشتہ؟ او کہ نشتہ نو ستا د ایم۔ سی انسپکٹر، ستا د مین لینڈ ریکارڈ والا، ستا ہلتہ ایہ منسٹری یا چہ ہر غوک دے، ہغہ پہ دے وخت باندے اودہ وو چہ ددہ نہ دا تجاوزات کیل؟ خو جناب سپیکر صاحب، دا د آمدن کاروبار دے چہ کلہ ہم دا سلسلہ شروع شی نو ہلتہ کاروبار شروع شی۔ چہ ہغہ غریب خلق راپاسی، ہغہ دے کمیٹی والا لہ خی چہ خدانے د پارہ ما پریردہ۔ غوک پکین پاتے شی، غوک پکین راشی۔ نو اوس ہم دا سلسلہ دہ۔ نن خو بہ نے دوئی ورائ کرپی، سبا تہ بہ بل غوک راشی، ہغہ بہ بیا سترگے پتہ کرپی۔ د دے غریبانو خو بہ دا نقصان اوشی خو زما بہ دا گزارش وی چہ کہ پہ کوم خانے کین ہم تجاوز پہ غلطہ طریقہ سرہ شوے وی، اول د د ایم۔ سی اہلکار چہ دی، ہغوی تہ د سزا ملاؤشی چہ دوئی د خپل دیوتی پہ تاتم کین غفلت کرے دے او بیا کہ روستو داسے چا کرے وی ناجائز کار نو ہغوی تہ د ہم سزا ملاؤشی۔ خو زہ یو خل بیا وایمہ چہ دا سلسلہ د بند کرلے شی۔ زمونیہ پہ بنوں کین پہ سیاسی بنیاد باندے ہم تجاوزات رنگ شوی دی، د ہغے ہم مونیہ دلته ذکر کرے وو۔ یو سرے دے، اخبار کین اشتہار راگلے دے، ہغہ تہ الاہ

شوع دے او بیا دا حکم جاری کیری چہ دا چونکہ دیوے بلے پارتنی سرہ تعلق لری، دا کہ دساتہ لاکھ بلینگک دے او کہ دپچاس لاکھ دے، دے تہ بلہوزر راولی۔ مونر دا خبرہ کوف چہ دلته چہ ہر غہ کیری، ہغہ دِ اَنصاف پہ بنیاد باندے وی۔ پہ دے صوبہ کین بہ غوک پہ اے این پی کین وی، غوک بہ پیپلز پارتنی کین وی، غوک بہ پہ جمیعت کین وی، غوک بہ لکہ زما دا ملگرے پہ تحریک انصاف کین دے، نو دا بنیاد دِنہ جوروی چہ تہ کہ چرتہ ماسرہ نہ یے نوزہ بہ تا تہ نقصان درکوم۔ نوزمونر دمنستر صاحب تہ دغہ گزارش دے چہ دوی دِ اَیم سی دہغہ خلقو خلاف کارروائی اوکری چہ چا دا کارکے دے چہ دے غلط تجاوز تہ نے دا خلق پرینی دی۔ بیا بہ خلق ہم چا تہ پیسے نہ ورکوی او دا بہ جناب سپیکر صاحب، نن وراں شی، سبا تہ بیا ہغہ خلق راشی نو ہسے دا یو کاروبار غوندے جور شوع دے۔ او پہ آخر کین یو خل بیا زما دا گزارش دے چہ کہ دا زمونر د بنوں د سینتالیس دکانونو چہ کومہ یوہ مسئلہ جورہ شوع دے، نن مونر دہغے بارہ کین دا گورنمنٹ خبروو چہ ددے نہ بہ دلاہ ایند آرہر مسئلہ جورہ شی۔ ہغہ پہ صحیح نقشہ او بنیاد باندے جور شوی دی او کہ چرتہ دوی دِ حَظ، پہ بنیاد باندے، چہ یرہ دوی دا تجاوزات ختموی نو چہ ہغوی تہ لاس ورنہ اوری۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکر یہ جی۔

جناب اکرم خان درانی، پہ آخر کین زہ ستاسو شکر یہ ادا کوم۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا یہ خیال تھا کہ مجھے جو لٹ ملی تھی، اس میں سے شاید جناب نجم الدین صاحب نے بھی اپنا نام واپس لے لیا تھا لیکن وہ Insist کر رہے ہیں کہ وہ اس موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ تو جناب نجم الدین خان صاحب۔ (تائیاں)

جناب نجم الدین، جناب سپیکر صاحب! دیرہ شکر یہ۔ سحر تاسو ما تہ ونیلمی وونو ما ددے د پارہ لہہ تیاری کرے وہ، پہ ہغہ وجہ باندے ما خبرہ اوکرہ۔ ما تہ پتہ نہ وہ چہ نوم نے واپس اخستے وو۔ جناب سپیکر صاحب! تاسو تہ علم دے چہ ہر حکومت راخی نو ہغہ پہ خپل منشور کین دا لیکی چہ مونر بہ غریبو خلقو لہ روزگار ورکوف لیکن افسوس دا دے چہ د کلہ نہ دا حکومت

برسر اقتدار راغله دے نو مختلفو شعبو کنس خلق وخت پہ وخت باندے بے روزگارہ کیپی، منگانی زیاتیپی۔ اوس پہ ہغہ خلقو باندے ہم دوئی حملہ اوکپہ چہ کوم رپرہو والا دی او چہ کومو خلقو خان لہ د سو فونو کالو راسے پہ بنارکنس یا پہ مردان کنس دکانونہ جور کپی دی، دوئی د ہغے د ورائونلو کوشش کوی او زہ پہ دے فلور باندے دا وایم چہ د دے سلسلے سرہ پہ لکھونو کسان بے روزگارہ کیپی او د لکھونو خلقو روزگار خرابیپی۔ کہ د یو کس تعلق د غریب خاندان سرہ وی او د ہغہ چہ یوہ رپرہ گزار کپے شی نو پہ ہغہ پے لس، پنخلس او شل کسان دی۔ جناب! ہغہ بلہ ورخ تاسو بہ د مردان د واقعے نہ خبر شوے یی، پہ مردان کنس ایہ منسٹریٹر راپاغیدلے دے، د رپرہو والو نہ نے رپرہے قبضہ کپی دی۔ آخر دوئی پہ دے حکومت کنس، چہ یوہ رپرہ باندے یو سرے خان لہ رزق پیدا کوی د لسو پنخلسو کسانو او دوئی د ہغہ روزگار ختم کپی نو ٹھوک خودا کوشش ہم کوی چہ د ہغوی د پارہ د متبادل روزگار بندوبست اوکپی لیکن د ہغے باوجود دوئی سترگے پتے کپے دی۔ پہ پشاورستی کنس چہ کوم حالات شروع شوی دی، پہ مردان کنس شروع شوی دی او دغہ شان پہ نورو خایونو کنس شروع شوی دی او بیا جناب سپیکر صاحب، ہغہ کسان نے وھلی او ٹکولی ہم دی۔ ہغوی بیا راغلی دی او د پاکستان پیپلز پارٹی د صوبائی صدر پہ کور باندے نوتے دی نو بیا د سیاسی انتقام پہ وجہ باندے مجسٹریٹ د پولیس د نفری سرہ پہ ہغہ کور ورنوتے دی او پہ ہغہ کور کنس نے دننہ حملہ کپے دہ او ہغہ خانے کنس نے گرفتاری کپی دی، د ہغہ کور بے عزتی نے کپے دہ۔ نو کم از کم زما دا درخواست دے او دا مے عرض دے ستاسو پہ وساطت سرہ چہ کہ د یو غریب سری تپوس جرم وی او د ہغے تپوس د پارہ کہ یو کس لارشی او ہغوی تہ وانی چہ د دے سری سرہ زیاتے مہ کوئی، د ہغے باوجود ہم انتقامی کارروائی کیپی۔ نو زہ پہ دے باندے وایمہ چہ د پاکستان پیپلز پارٹی د صدر پہ کور باندے، چہ پہ ہغے باندے پولیس او یو مجسٹریٹ حملہ کپے دہ، زما ستاسو پہ وساطت د حکومت نہ دا درخواست دے چہ کم از کم د دے خلاف د انکوائری اوشی او د دے خلاف د عدالتی تحقیقات اوکپے شی۔ او دا مے -----

جناب محمد اورنگزیب خان، بغیر سرچ واریت و رگلے وو۔

جناب نجم الدین، بغیر سرچ واریت یعنی نہ ورسره سرچ واریت وو، صرف دا یوہ انتقامی کارروائی دہ۔ خو مونڑ دے حکومت تہ وایو او دا ورتہ بنکارہ خبرہ کوف چہ نہ مونڑ د جیلونو نہ ویریرو، مونڑہ د ذوالفقار علی بھٹو سپاہیان یو او انشاء اللہ تعالیٰ چہ پہ ہر تائم کین کہ دوی کورونہ لتوی، کہ جیلونو تہ مونڑ بوخی او کہ زمونڑ غہ بے عزتی کوی خو یو وخت داسے راتلونکے دے، ہر غہ چہ کوی پخپل گریوان کین د سوچ اوکری چہ کہ نن دوی غہ کوی، کومہ لار اختیاروی نو سبا ہفے خبرہ تہ د دوی تیارشی۔ نو زہ جناب، پہ دے خبرہ باندے سخت احتجاج کوم، سختہ خبرہ کوم چہ د پاکستان پیپلز پارٹی د صوبائی صدر بغیر د سرچ واریت نہ، بغیر د غہ وجے نہ د دے خانے نہ ہغوی د ہغہ پہ کور باندے حملہ کرے دہ او صرف پہ دے وجہ باندے چہ ہغہ دا ونیلے دی، د ہغہ کسانو بہ دا ونیلے وی چہ د دے غریب رپرہ بانو رزق مہ ختموی، د دہ پہ کور باندے حملہ مہ کوہ، د دہ سرہ زیاتے مہ کومہ، نو پہ دے وجہ باندے۔ جناب! زہ خپل تقریر ختموم او دا درخواست کوم چہ د دے واقعی دانکوانتری او تحقیقات اوشی۔

جناب قائم مقام سیکریٹری: مہربانی، مہربانی جناب نجم الدین خان۔

جناب عبدالسبحان خان (وزیر اطلاعات)، پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب قائم مقام سیکریٹری: جی، سبحان خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر اطلاعات، شکریہ سر! دے زمونڑہ خو پڑ رور د ہغہ طرف نہ، د اپوزیشن بنچونہ چہ کومہ خبرہ اوکڑہ چہ د پیپلز پارٹی د صوبائی چئیرمین پہ کور باندے چہاپہ وھلے شوے دہ نو دوی لڑ د غلط بیانی نہ کار واخستو۔ کہ د پیپلز پارٹی چئیرمین وی او کہ د بلے پارٹی صدر وی نو جناب، ہغہ زمونڑ د پارہ قابل احترام دی۔ خبرہ داسے اوشوہ چہ غہ کسان وو، غنہ گان وو، ہغوی پہ یو مجسٹریٹ باندے حملہ اوکڑہ۔ ہلتہ یو وکیل چہ پہ یو کیس کین پہ پیشی کین پیش وو، ہغہ وکیل ہغہ کسان منع کرل نو غہ وخت چہ د کمرے نہ بہر اووتو نو بہر پرے ہغہ کسانو حملہ اوکڑہ او ہغہ نے اوٹکوف

او زد و کوب نے کرو او کپڑے نے ترے نہ اوشلولے۔ د ہفے خلاف بار روم ایسوسی ایشن ہنگامی اجلاس اوکرو او د عدالتونو نہ نے دوه ورخے مکمل بانیکات اوکرو او پہ دغه سلسلہ کسب چہ د کومو کسانو خلاف پہ ہفہ مجسٹریٹ باندے پہ عدالت کسب د ہفہ د بے عزتی او ہفہ وکیل چہ کوم وھلے شوے او زد و کوب شوے وو، د ہفے خلاف پرچے اوشوے نو پولیس بیا تلے دے، دغه ملزمان د پیپلز پارٹی ورکران وو او کہ ہر غوک وو خود قانون نہ بالاتر غوک نشستہ، ہفہ ملزمان وی، ہفہ نے Arrest کری دی چہ د کومو خلاف پرچہ شوے وہ او چہ د کومو کسانو خلاف وکیلانو ہرپال کرے وو۔ نو ما دغه خبرہ لڑہ کلنیر کولہ چہ داسے د غلط بیانی نہ کارنہ وی اخستل پکار۔

جناب نجم الدین، Personal explanation زما عرض دا دے چہ سبحان خان زمونر مشر دے خوزہ ہم دا وایہ چہ ما ہم د غلط بیانی نہ کارنہ دے اخستے۔ زہ د ہفہ متعلق نہ شم وئیلے حکمہ چہ زما د ترہ پہ خانے دے خو دا یو درخواست کومہ چہ تہ د ریرھی بانو نہ د ہغوی د خیت رزق اخلے نو لازمی خبرہ دہ چہ ہغوی بہ خواہ مخواہ مشتعل کیڑی او خواہ خواہ بہ ہفہ خانے کسب چنے چوغارے وہی لیکن دا راتہ او وایہ چہ د پاکستان پیپلز پارٹی د صدر پہ کور باندے پولیس والا او مجسٹریٹ ورگلے دے، د ہغوی سرہ سرچ وارنت وو؟ آیا د ہفہ پہ کور کسب دغه کسان راگلے دی، دغلته نے پہ دے کس باندے حملہ کرے دہ او بیا دوتی چہ د وکیلانو کومہ خبرہ کوی نو بالکل پہ ہفے باندے د مسلم لیگ چہ کوم وکیلان وو، ہغوی احتجاج کرے دے لیکن پیپلز لائر فورم د ہفے مکمل غندنہ کرے دہ چہ نہ دا دے کسانو سرہ ظلم دے۔ او دا خبرہ یوازے نہ دہ چہ بتولو وکیلانو قرارداد پاس کرے دے بلکہ خبرہ واضحہ دہ چہ وکیلانو کہ یو طرف تہ احتجاج کرے دے نو بل طرف تہ نے ہم کرے دے۔ جناب! دا ظلم شوے دے چہ د پارٹی د سربراہ پہ کور باندے حملہ کوی او د ہفہ بے عزتی کوی۔

وزیر اطلاعات، زہ خود کورم نشاندھی نہ کوم خود دہ دے خبرے جواب کومہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر ہے یا Personal explanation ؟

وزیر اطلاعات، پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ دا دویٰ چہ کومہ خبرہ اوکرہ، پہ ہفے کین پیپلز پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی، د بار روم صدر چہ کوم دے، ہفہ باز محمد خان ایڈووکیٹ دے، د عوامی نیشنل پارٹی سرہ تعلق ساتی، د ہفہ پہ صدارت کین مکمل اجلاس شوے دے او اقبال خان چہ کوم ددویٰ دپیپلز پارٹی د مردان ضلعے صدر دے، ہفہ پکین ناست وو او ہفے وکیلانو دا احتجاج کرے دے نو اوس کہ تاسو مناسب گنری نو۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم خو کافی دے زما خیال دے۔

وزیر اطلاعات، او جی، تاسو نے Counting اوکری کہ۔۔۔۔۔

جناب فرید خان طوفان، تاسو کہ اجازت راکری نو مونہ بہ قرارداد ورائندے کرو، نور کہ خوک راشی نو دلته کین د ناست وی پہ Late hour کین۔

جناب قائم مقام سپیکر: تھیک دہ۔

جناب فرید خان طوفان، نو سر! کہ د دے ریزولوشن تاسو مونہ تہ اجازت راکری۔

جناب نجم الدین، دا غلط بیانی کوی، Counting اوکری، مونہ برابر ناست یو، پورہ یو۔ برابر یو جی۔

وزیر اطلاعات، پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کورم کے متعلق توجہ دلارہے ہیں؟

وزیر اطلاعات، ہاں جی، توجہ دلارہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سیکرٹری صاحب، ذرا Count کریں۔ زیادہ ہیں، میرے خیال میں کورم پورا ہے اگر آپ گن لیں تو۔

جناب فرید خان طوفان، جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

جناب فرید خان طوفان، زہ وایم چہ سردار صاحب خپل چیمبر تہ راغلے دے نو د مسلم لیگ خوتول ممبران، صرف درے وزیران نے دلته ناست دی او ہفہ

ممبران تلی دی سرہ د خچلو فائلونو، سی۔ ایم چیمبر کین ناست دی۔ کہ تاسو مونہ لہ دا Rules suspend کرنی او مونہ تہ مو د یو ریزولیشن پیش کولو اجازت راکرو نو دا ہاوس بہ اوس، دا بتول سیتونہ چہ کوم دی دا بہ اوس پورہ شی۔ (تختہ)

Minister for Local Government: Speaker Sahib! they should be recounted again.

جناب نجم الدین، زما عرض دادے چہ زمونہ مخکین دا یو -----
 جناب قائم مقام سپیکر: کوم پورا نہیں ہے، لہذا گھنٹی بجائی جائے۔ اجلاس دو منٹ کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس دو منٹ کیلئے ملتوی کر دیا گیا۔)

(وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر منسہ صدارت پر متمکن ہوئے۔)

جناب قائم مقام سپیکر، نوابزادہ محسن علی خان صاحب علالت کے بعد پہلی مرتبہ اس سیشن میں تشریف لائے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ زیر بحث جو موضوع ہے، اس پر بات کریں تو وہ بحث میں حصہ لے سکتے ہیں۔

نوابزادہ محسن علی خان، شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو میرے فاضل بھائی اکرم درانی صاحب نے کہا، وزیر صاحب موجود ہیں، جناب سپیکر صاحب، Encroachments، پشاور، مردان، کوہاٹ، بنوں یا کسی بھی شہر میں اگر انڈمنسٹریٹرز Encroachment کو ہٹا رہے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، میں صرف آریبل منسٹرز کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ درانی صاحب نے ایک ایسی تجویز دی ہے۔ مارشل لاء کے دور میں جناب سپیکر صاحب، جنرل فضل حق اس صوبے کے گورنر تھے اور جابر گورنر تھے، انہوں نے اپنے وقت میں پشاور سٹی کے اندر، مردان میں بلکہ ایسا کوئی شہر یا ناون کمیٹی، میونسپل کارپوریشن، میونسپل کمیٹی نہیں ہوگی جہاں سے انہوں نے Encroachment کو ہٹایا نہ ہو۔ میں حکومت سے یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ جب مارشل لاء کے وقت میں تقریباً سب Encroachment ہٹا دی گئی تھیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ چند سالوں کے بعد دوبارہ یہ سب Encroachment وجود میں آگئیں؟ اگر قانون کوئی اپنے ہاتھ میں لیتا ہے جناب سپیکر صاحب، تو وہ اکیلے نہیں

لے سکتا جب تک اس کے ساتھ عملہ ملا ہوا نہ ہو۔ یہ جو کچھ کارروائی کر رہے ہیں یہ سب یکطرفہ کارروائی کر رہے ہیں۔ میری حکومت سے یہ درخواست ہے کہ یہ تو بڑی آسان بات ہے کہ آپ کسی کی بلڈنگ کو بلڈوز کر دیں، کسی کے کھوکھے کو آپ بلڈوز کر دیں، کسی ریڑھی والے کی ریڑھی کو آپ اٹھا کر پھینک دیں مگر یہ کم سے کم ان لوگوں سے تو پوچھیں کہ جب مارشل لاء کے دور میں یہ سب چیز ہٹا دی گئی تھیں تو یہ واپس کیسے آگئیں؟ یہ کیسے پھر بن گئی ہیں؟ کس نے اجازت دی، کیسے ان کو بنانے کی اجازت ملی ہے؟ اگر ان کو اجازت سرکاری طور پر دی گئی ہے تو پھر یہ Encroachments نہیں ہیں کیونکہ ان کو تو ایک Legal permission ملی ہوئی ہے اور اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ جو Legal permission دی گئی ہے، وہ غیر قانونی ہے تو پھر بھی آپ جا کر اس متعلقہ افسر کو سزا دیں جس نے یہ اجازت نامہ دیا ہے۔ میرے خیال میں یہ تو ایک عجیب بات ہے کہ ایک قانون آپ کے پاس ہے اور اس قانون کی پیروی آپ اس طرح کر رہے ہیں کہ جناب، آپ بالکل یہ دیکھ نہیں رہے کہ اس قانون کی زد میں کون آ رہا ہے؟ یہ دیکھ نہیں رہے ہیں کہ قانون کی خلاف ورزی ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی؟ بس آپ نے کہہ دیا کہ جناب Encroachments کو ہٹاؤ اور آپ نے بلڈوزر چلا دیئے، نہ کسی کو آپ نوٹس دیتے ہیں۔ اگر آپ نے نوٹس دیئے ہوتے ہوں اور انہوں نے جواب نہ دیا ہو تو بھی آپ اس معزز ایوان کے سامنے پیش کر دیں کہ جناب، ہم نے نوٹس دیئے تھے، یہ Encroachments ہوئی ہیں اور آپ نے ان Encroachments کو دوبارہ ہٹا دیا ہے۔ میں صرف آئریبل یوسف ایوب، جو منسٹر متعلقہ ہیں، کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یوسف خان، آپ تو ساری دنیا پھر آئے ہیں، یہ جو ریڑھیاں ہیں، جو سلاز ہیں، یہ کیا باہر کے ملکوں میں نہیں ہوتے؟ آپ نے اکنفورڈ سٹریٹ میں نہیں دیکھے ہیں، آپ نے اٹلی میں نہیں دیکھے ہیں، آپ نے فرانس میں نہیں دیکھے ہیں؟ کیا وہ ترقی یافتہ ملک نہیں ہیں؟ اگر ان ملکوں میں یہ سلاز لگانے کی اجازت دی جاتی ہے تو پھر پاکستان میں اور پشاور، کوہاٹ، بنوں اور مردان میں آپ کیوں اجازت نہیں دے رہے ہیں؟ کیا وجوہات ہیں؟ آپ ایک انسان کو روزگار تو دے نہیں سکتے، وفاقی حکومت کہتی ہے، کوئی پابندی نہیں ہے، ہم نے Ban ہٹا دی ہے، صوبائی حکومت نے کہا کہ ہم نے Ban نہیں ہٹائی۔ نوکری تو آپ کسی کو دے نہیں پا رہے ہیں۔ آپ وزیر ہیں، کیا آپ اپنے محلکے میں کسی کو نوکری دے سکتے ہیں؟ آپ نوکری نہیں دے سکتے۔ دوسرا آپ نے ایک طرف سے ڈاون سائزنگ

شروع کی ہوئی ہے، لوگوں کو دھڑا دھڑ جو روزگار پر لگے ہوئے تھے، آپ نوکریوں سے نکال رہے ہیں۔ لوگ سند لے کر پھر رہے ہیں۔ کسی نے بی ایس سی کی ہوئی ہے، کسی نے ایم ایس سی کی ہوئی ہے، کسی نے ایم اے کیا ہوا ہے، ڈگریاں لے کر پھر رہے ہیں، ان کو نوکریاں مل نہیں رہی ہیں۔ آپ پھر دیکھ رہے ہیں کہ اس ملک میں کیا صورتحال بنی ہوئی ہے؟ لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں اور دوسری طرف سے ایک غریب آدمی اگر وہ ٹھیلے سے یا ایک ریڑھی سے اپنی روزی کما رہا ہے تو اس کی روزی کو بھی آپ ختم کر رہے ہیں۔ آپ ہمیں بتائیں، چلیں، آپ نے اس کا ٹھیلہ ہٹا دیا، ریڑھی ہٹا دی، کھوکھا ہٹا دیا، آپ نے متبادل اس کیلئے کیا بندوبست کیا ہے؟ What alternative arrangement you make for that person? حکومت کا کام تو نہیں ہے کہ چیزیں ہٹا دے۔ کیا کوئی متبادل تجویز آپ نے ان کو دی ہے کہ آپ یہ ریڑھی یہاں نہیں کھڑی کر سکتے، آپ کسی اور جگہ اس کو لے جا کر کھڑی کر دیں؟ آپ نے کسی جگہ کی نشاندہی کی ہے کہ ان حدود کے اندر آپ یہ چیزیں بیچیں؟ کوئی تو طریقہ کار ہونا چاہئے جناب سپیکر صاحب۔ یہ تو نہیں ہے کہ جناب، بلڈوزر لے کر آپ چیزیں ہٹائیں۔ آپ اس شہر کے اندر پھریں، میں پھرا ہوں جناب سپیکر صاحب، آپ کو درانی صاحب نے جو بتایا ہے پینے کے پانی کے متعلق، میں کہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، اس ایڈمنسٹریٹر کو مشرم آئی چاہئے کہ وہ کہتا ہے کہ اس نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔ میں کہتا ہوں اس نے اتنا گھنٹیا کام کیا ہے کہ دنیا کے کسی ایڈمنسٹریٹر نے نہیں کیا ہوگا۔ آپ اس شہر میں پھریں منسٹر صاحب، منسٹر میرے ساتھ پھریں، میں ان کو دکھاتا ہوں کہ اس شہر میں اتنی گندگی میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی ہے جتنی میں نے اس حکومت میں دیکھی ہے۔ آپ یقین کریں سپیکر صاحب۔

جناب نجم الدین: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ منسٹران نشستہ دے نو ہفہ تقریر چا تہ کوی؟

Mr. Acting Speaker: Najmuddin Khan! please sit down.

جناب نجم الدین، سر! زما عرض دادے۔

Mr. Acting Speaker: Please sit down. Mohsin Ali Khan Sahib!

نوابزادہ محسن علی خان، جناب سپیکر صاحب! یہ میں آپ سے ایک گزارش کر رہا ہوں کہ

آج آپ ایک کمیٹی مقرر کریں۔ اس معزز ایوان کی کمیٹی مقرر کریں، بے شک اس میں منسٹر ہو، اس کمیٹی کا سربراہ ہو۔ آپ اس کمیٹی کو دو دن دیں۔ ہم منسٹر صاحب کو پشاور شہر میں پھراتے ہیں۔ بنوں، کوہاٹ، ڈی آئی خان اور مردان وغیرہ کو چھوڑیں، اس پشاور شہر کے اندر پھراتے ہیں اور ان کو یہ دکھاتے ہیں کہ تمہارا ایڈمنسٹریٹر کیا کام کر رہا ہے؟ جناب! اتنی گندگی ہے کہ کوئی گندگی ہٹاتا نہیں ہے۔ ہزاروں قسم کی بیماریاں اس گندگی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر آپ پینے کے پانی کا سسٹم دیکھیں، جیسا انہوں نے کہا کہ پائپ لائن گندے نالے سے گزر کر جا رہے ہیں، پبلک ہیلتھ کے منسٹر یہاں موجود ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! پائپ ان کے Leak ہیں۔ نالی کا سارا گندا پانی اسی پائپ میں سے گزر کر جا رہا ہے اور اس سے بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ یہ تو ہنس رہے ہیں جناب سپیکر صاحب، میں تو کہتا ہوں کہ ان کو رونا چاہئے تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ خود تو مینرل واٹر پیتے ہیں۔

نوابزادہ محسن علی خان، یہ تو ہنس کی بات نہیں ہے جناب سپیکر۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر ہدایات)، ان کو آج کل ہماری نظلیں بھی پسند نہیں ہیں۔ ہمارا کوئی کام بھی انہیں پسند نہیں ہے۔ لگتا ایسا ہی ہے۔

نوابزادہ محسن علی خان، نہیں، میں صرف یہ کہہ رہا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ کم از کم

ایک اتنے ذمہ دار انسان ' Who is responsible not only for the

whole Province but particularly he is responsible for the city of

Peshawar, being a 'Baldiyat' Minister. میں کہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، آپ

مہربانی کریں، آپ اس معزز ایوان سے پوچھیں، آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ رولز کو

Suspend کر کے ایک کمیٹی بنائیں۔ منسٹر صاحب کو اس کا سربراہ بنائیں، اکرم درانی

صاحب کو (مداعت) نہیں، جناب آپ اس کو اس معزز ایوان میں Put کریں۔

You put it under rule 249 to the House, and you make a Committee

and I want the Minister to go along with us in the city and you

must inspect the city.

Minister for Local Government: Janab Speaker! before taking

any decision, I should be given time to wind up.

کچھ باتیں بتانا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: If he may agree with your suggestion.

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Mr. Speaker! it is his right to wind up, he has to wind up but it is my right and under Rule 249, I put it to you Mr. Speaker, to put it to the House to suspend the rules and ask the House to whether it is the desire of the House that the rule be suspended to have the Committee appointed, with the Minister as Chairman of that Committee and they should be given a task of inspecting the city in the next two days and give the report that what is the condition of this city? -----

جناب نجم الدین، جناب سپیکر صاحب! زہ د رولز د Suspension د پارہ درخواست کوم جی۔ مخکنس ہم پاخیدلے ووم۔
جناب قائم مقام سپیکر، تاسو پہ ہفہ وخت کنس پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے پاخیدلی وئی۔

جناب نجم الدین، رولز د Suspension د پارہ مادا درخواست راخستے وو۔
جناب قائم مقام سپیکر، دا Proposal under consideration دے۔
جناب نجم الدین، سپیکر صاحب! ماتہ اجازت راکری۔

جناب قائم مقام سپیکر، وزیر صاحب چہ خیل جواب ورکری، وزیر صاحب۔
جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات)، جواب خو بہ د دے یوسف ایوب خان ورکوی۔

جناب قائم مقام سپیکر، تاسو خہ خبرہ کول غواری؟

وزیر جنگلات، ما خبرہ دا کولہ جی، ما ونیل چہ زہ بہ پہ دے اسمبلی کنس دے خپلو رونرو تہ عرض کوم۔ زمونرہ د سوات د سرکونو حالت دیر خراب دے خکہ چہ Encroachment کیری او ہفہ چہ کلہ نہ Merger شوے دے۔ د Merger نہ مخکنس بہ ہم اکثر خلق تلے وی چہ پہ ہفے کنس ہفہ خہ وو او د ہفہ Merger نہ پس چہ د ہفہ سرکونو خہ حالت دے، بالکل ہر سرے، د ہفے

طریقہ ہفہ خلقو تہ معلومہ دہ، ہر خانے کنس دا کوی۔ یو غو روپن
ورکری، ہفہ تہ واتن چہ خہ فی الحال نے تہ جور کپہ کہ بیا حکومت ورائہ
وو، ہفہ بیا وروستو خبرہ دہ۔ نو زہ خو Discourage شوم، زہ خو وایمہ
چہ دا Encroachments او دا ناجانز کارونہ او تجاوزات دا نخہ بنہ کارخونہ
دے۔۔۔۔۔

نوابزادہ محسن علی خان، جناب سپیکر صاحب! یہ تو اور بھی اچھی بات ہے کہ وزیر صاحب
خود اعتراف کر رہے ہیں۔ He is making an admission on the floor of the
House کہ لوگ پیسے دے دیتے ہیں اور یہ لوگ انہیں اجازت دے دیتے ہیں۔
جناب محمد اور گلزیب خان، جناب بارش کے قطروں کی طرح ایک ایک آ رہا ہے۔
جناب قائم مقام سپیکر: آریبل منسٹر! آپ۔۔۔۔۔ (شور)
جناب نجم الدین، زہ درولز د Suspension د پارہ درخواست کومہ۔
جناب قائم مقام سپیکر، یہ ایک اچھی تجویز آئی ہے تو اس سے اپ کو کیا اختلاف ہے؟

Minister for Local Govt: Janab Speaker! he is talking about
sanitation we are discussing encroachment over here and you
have to decide whether the agenda was sanitation or
encroachments? we are going off the track.

ایجنڈے سے ہم ہٹ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہم Encroachments پر بات کر رہے ہیں۔

جناب نجم الدین، زہ جی د 240 تحت درولز Suspension غوارم۔

جناب فرید خان طوقان، دا بہ سپیکر Determine کوی چہ آیا داسے اوکری او
کہ کمیٹی تہ اولینی۔

وزیر بلدیات، جناب! Encroachments کا ایجنڈا ہے اور He is talking about
sanitation.

جناب فرید خان طوقان، جناب سپیکر! تاسو ما لہ پہ ہاؤس کنس د خبرے
اجازت راکرے دے۔ اوس دوتی ولاردی، تاسو دوتی نہ دا پوہنتہ اوکری چہ
دوتی رولز Quote کوی ہروختے، تاسو ما لہ، زہ پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے

ولاریمہ۔ ماخو لاپہ پوائنٹ آف آرڈر باندے خبرہ ختمہ کرے نہ دہ۔ دے
مخنگہ ولار دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تاسو خپلہ خبرہ ختمہ کری۔

جناب فرید خان طوفان، نو دوی تہ او وایہ چہ کبینتی کنہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: ناست دے۔

جناب فرید خان طوفان، داسے کبینتہ وہ نے۔ (تہتے) جناب سپیکر صاحب!
زہ دا وایہ چہ زمونر معزز ممبر د رولز د Suspension د پارہ ونیلی دی او
ہغہ کمیٹی کنش کوم تجویز چہ ہغوی ورکے دے چہ یوہ کمیٹی د جورہ
شی نو اوس چہ ہغوی کوم Rule quote کرو، د 240 لاندے تاسو ہغہ رولز
Suspend کری یا تاسو د ہاوس نہ پوبنتہ اوکری۔ پہ دے کنش چہ کوم
مخالف وی، ہغہ بہ مخالف وی او چہ غوک نے حمایت کوی، ہغہ بہ راشی۔
تاسو رولز Suspend کرنی جی۔

Mr. Ali Afzal Khan Jadoon (Minister for Law): Mr. Speaker

Sir, I am on a point of order. اس ایوان کو جیسے آپ کی مرضی ہو، ویسے

چلنا چاہئے یا رولز کے مطابق چلنا چاہئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: رولز کے مطابق چلنا چاہئے۔

وزیر قانون، سر! رولز یہ کہتا ہے کہ Every motion is to be served with a

You can't Sir, particular period of notice this is the rule, Sir, پر اس

اور آپ کر سکتے ہیں؟ میں یہ کہوں گا کہ میں گستاخی کا مرتب ہوں گا۔۔۔۔۔۔ (مداخلت)

Please let me clear, Sir, on which point he is standing? Let me clear

my statement.

Mr. Acting Speaker: Let him speak, please.

Minister for Law: I am supposed to be, I am here for what, to
listen to your sermons which are off the topic, listen to your
speeches which are not relevant to the subject?

Mr. Acting Speaker: Please address the Chair.

Minister for Law: I am addressing you but some one addresses me, then you are not to interfere and if I address someone, then you are going to interfere, Sir.

Mr. Acting Speaker: He will not address you directly.

Minister for Law: Sir, as a matter of right I am speaking. You are to exercise your moral and legal duty and obligation.

Mr. Acting Speaker: Please, please.

Minister for Law: And Sir, this is that, when a substantial motion and an ordinary motion, they require certain notices to be served. Should we suspend a rule? Then we are in majority that the Speaker and Deputy Speaker should be ousted, this is the rule, Sir? If some- one, Member of our panel happens to sit and preside the Chair and we move this move that there should be vote of no confidence against the Speaker and suspend this rule, should we do like this, Sir? No Sir, substantial -----

Mr. Ahmad Hasan Khan: Point of order, Mr. Speaker Sir.

Mr. Acting Speaker: Let him finish his point of order.

Minister for Law: Substantial motions and important motion are to be served and Sir, here you are not a member of a party, with due respect, you are one elected by all of us, all Members voted for you and here. Sir you are the Speaker and Speaker's role is always impartial and you know better than me that how you implement these rules? Sir, therefore, the period you have here, Sir, and I wish you to have a longer period to preside over these sessions but I would request that the rules and regulations may kindly be observed, Sir. It is not that because some one with some rude

statement, some one with some force impressed -----

Mr. Acting Speaker: You please speak your-self about the rules.

وزیر قانون، سر! میں رولز کا احترام کرتے ہوئے -----
جناب قائم مقام سپیکر، آپ میری بات چھوڑ دیں۔

وزیر قانون، رول یہ Require کرتا ہے کہ These motions are served with a particular period of notices and this suspension of rules

----- I am not talking to you, I am talking to Chair. Please

don't interfere. اور سر، میری یہ گزارش ہے کہ اس کو کچھ آیا ہوا ہے اور جب کچھ آیا

ہوا ہو تو وہ پھر رک نہیں سکتا۔ Let him say something because -----

Mr. Acting Speaker: No, no. Please continue.

آپ کے بعد احمد حسن خان نے بات کرنی ہے۔

وزیر قانون، میں Particular rule کی بات کرتا ہوں۔ میں محترمہ بیگم صاحبہ سے بھی
تھوڑی سی اس میں رہنمائی چاہوں گا کیونکہ یہ رولز اور ریگولیشن کی بات ہے۔ آج آپ سپیکر
ہیں اور ممکن ہے کل اس گروپ سے کسی اور کی Affiliation ہو تو کوئی دوسرا بھی آ
سکتا ہے۔ اسلئے جناب والا 'I would like that the rules should be observed اور
رول یہ نہیں ہے کہ اس کو آپ جب جی چاہیں 'جناب' آپ سے پہلے بھی یہ بات چلتی رہی
ہے۔ اس سے پہلے ایک Resolution پیش ہوئی اس ایوان میں اور اس پر بھی ہماری
آپ سے یہی گزارش تھی، اس وقت بھی ہمیں پامال کیا گیا اور ہماری بات کو نہیں سنا گیا
اور میں جناب 'آپ سے -----

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں، آپ کی درخواست پر بھی ہم نے پنٹالیس سیکنڈ میں
Rules suspend کئے تھے۔ اگر آپ کو یاد ہو، ہمایون سیف اللہ خان صاحب ایک
Amendment لانا چاہتے تھے، تو ہم نے Rule suspend کئے تھے۔

وزیر قانون، Exactly، آپ نے ایسے کیا تھا کہ کسی نے کسی کی دعوت کی، اس نے
کہا کہ میں نے آج تمہاری دعوت کی ہے۔ تمہیں میں نے فرینچ ٹوسٹ دیا ہے، اب اس
کے بدلے تم مجھے کیڈ لاک کار لے کر دے دو۔ تو جناب، ہم نے Rules suspension
کی آپ کی جو حمایت کی تھی، ہم نے جو آپ کی حمایت کی تھی -----

جناب قائم مقام سپیکر، یہ آپ -----

جناب نجم الدین، جناب سپیکر! د Rules suspension د پارہ -----

Mr. Acting Speaker: Ahmad Hassan Khan.

جناب نجم الدین، یکطرفہ خبرہ دہ۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Member is on a point of order.

جناب احمد حسن خان، زہ یو عرض کوم چہ دے کنس ہیج شک نشہ دے، د جناب لاء مسنٹر صاحب چہ کومہ دلته Difficulty دہ، زہ ہفہ Realise کوم پہ دے وجہ چہ ہفہ تہ صورتحال معلوم دے۔ جناب سپیکر! یو موشن دے، یو تحریک دے، یو Debate دے، پہ ہفہ باندے بحث کیری او چہ کلہ دا ممبران پہ دے باندے پوہہ شی چہ زمونہ دا دومرہ صحیح بحث سعی لا حاصل دے، د دے نتیجہ د حکومت د طرف نہ بالکل نہ راتلونگی دہ، بالکل سعی لا حاصل دہ لکہ چہ کہ مونہ دا او وایو چہ دامن و امان پہ سلسلہ کتب چہ خہ خبرہ وہ، د ہفہ Net result او جواب د حکومت د طرف نہ دا وو چہ بالکل ہر خہ تہیک تہاک دی او مکمل امن و امان دے جناب سپیکر - Whereas چہ Ground reality بالکل مختلف دہ، وہ او وی بہ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اوس صورتحال دا دے جناب سپیکر، دا Mislead کوی حالانکہ ستاسو غوندے پہ رولز باندے پوہیدونکے سرے، زما پہ خیل خیال پہ دے ایوان کنس ستاسو نہ زیات پہ دے غوک نہ پوہیری۔ ہفہ Special rules دی جناب سپیکر۔ لکہ اوس دوی دا مثال ورکوی چہ سبا بہ یو سرے پاغی او ہفہ بہ دا Request اوکری چہ 240 تاسو Suspend کریں خکہ چہ د چیف منسٹر خلاف Vote of، ہفہ نہ شی کیدے۔ جناب سپیکر! کہ کلہ تاسو د رولز خبرہ کوئی نو پہ رولز باندے بہ عمل کوئی۔ تاسو ہفہ بلہ ورخ پخپلہ د یوے خبرے، زہ وایم جناب سپیکر، ہفہ بلہ ورخ ستاسو د رویے متعلق احتجاج نے کوو، یقیناً دا د دے تول ہاؤس Insult کول وو او Breach of privilege of the whole House وو جناب سپیکر، خکہ تاسو یوہ خبرہ اوکرہ چہ کہ یو سرے پاغی، یو معزز ممبر پاغی او ہفہ د رولز تحت یو Request کول غواری، زہ بہ ورلہ خہ

جواب ورکوم؟ دے خبرے دھیچ چا سرہ جواب نہ وو۔ اوس د اپوزیشن یو ممبر دا Feel کوی، بقول ممبران دا Feel کوی چہ مونڑہ پہ ژرا باندے ژارو، مونڑہ چغے وهو، حکومت زمونڑہ ہغہ خبرے منلو تہ تیار نہ دے لہذا زمونڑہ د پارہ بلہ غہ لارنشتہ دے چہ مونڑہ یو قرارداد ورائدے کرو، یو کمیٹی جو رہ شی او ددغہ حکومت دا ذمہ وارکسان د پکین کتینی او ہغہ د Probe اوکری جناب سپیکر، چہ غہ کیدونکی دی پہ دے ملک کنیں۔ د دے خلاف دا اوس نن خبرہ کول، اوس لہر ساعت مخکنیے او فرمائیل۔-----

وزیر قانون: جناب سپیکر! ہمیں کسی بات سے اختلاف یہ نہیں ہے۔ صرف آپ کی توجہ جناب سپیکر روز کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، آپ بات کو زیادہ قانونی نہ بنائیں۔ ٹھیک ہے، آپ وزیر قانون ہیں۔ اب میں لوکل گورنمنٹ کے منسٹر سے یہ پتہ کرتا ہوں کہ ایک اچھی تجویز آئی ہے، کیا آپ اس پر۔-----

وزیر قانون: جناب سپیکر! یہ وزیر۔-----

جناب احمد حسن خان: کاش د دوی پہ دے کھوپڑی کنیں مازغہ وے۔ کاش چہ ہغہ بلہ ورخ ہم دوی دے تہ تیار شوے وے۔ زمونڑہ دا خیال وو، ولے چہ دا اسمبلی مونڑہ دے تہ کتینولے دہ او نن د پخیلہ دا حکومت پریردی۔-----

Minister for Law: I am on a point of personal explanation, Sir.

Ahmad Hassan Khan, please listen -----

Mr. Acting Speaker: Minister for Local Government, please.

جناب نجم الدین: جی زما خبرہ دہ چہ مایو Rule quote کرے دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ Personal explanation کس بات کی کر رہے ہیں؟)

مداخلت) Alright, you are on a personal explanation.

وزیر قانون: جناب یہ قانون کی بات ہے۔-----

جناب نجم الدین: جناب سپیکر صاحب! زما طرف تہ ہم توجہ پکار دہ۔

Minister for Law: Let the 'Ladla' speak, then we go after that -----

Mr. Acting Speaker: Minister for Local Government will address .

Please, please every body sit down, please.

جناب یوسف ایوب خان (وزیر بلدیات)، جناب سیکرٹری جیسے آپ کی مرضی ہوگی، آپ

کریں گے لیکن Please look at the lack of interest, the first mover, who

اس نے represents Peshawar city in this House,

یہ چیز پوائنٹ آؤٹ نہیں کی ' And he آدھا گھنٹہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے زحمت

بھی نہیں سمجھی کہ حکومت کی (مداخلت) میری ذرا بات سن لیں -----

جناب قائم مقام سیکرٹری، بات سن لیں، بات سن لیں۔

وزیر بلدیات، کہ میں جواب دوں، شاید اس سے ان کو تسلی ہو جائے یا کوئی مسئلہ حل ہو

جائے۔ I mean this the state of affairs now. We are talking about the

encroachments میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں اور تھوڑی بہت میں نے تیاری بھی

کی ہوئی ہے، محسن علی خان صاحب Sanitation کے غالباً Expert ہیں۔ اگر وہ بازار جا کر

Sanitation کو چیک کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ I don't

object on that

وزیر قانون، جناب سیکرٹری! اگر آپ مجھے تھوڑا سا سن لیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ He is

not the expert, he is, وہ صرف نوبزادہ ہے، وہ صرف نوبزادہ ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، انہوں نے Sanitation کے حوالے سے ایک تجویز یہ دی ہے کہ

آپ کی نگرانی میں، آپ کی سرپرستی میں دو ممبرز، اراکین کی ایک کمیٹی بن جائے اور وہ جا

کر

وزیر بلدیات، سیکرٹری صاحب! میں اس Floor of the House پر ایک Statement دے

دوں کہ آج یہاں پشاور کے کسی شہری سے پوچھیں کہ جو حالت آج سے تین چار سال

پہلے اس شہر کی ہوتی تھی، ڈھائی سال پہلے جو گندگی ہوتی تھی، پلاسٹک اور یہ گند ہوتا تھا،

آج اس شہر کی حالت دس گنا بہتر ہے۔ Most of the Members of the

opposition will agree with me on that. (شور / قطع کلامیاں)

جناب احمد حسن خان، ہمیں دیکھ لیتے ہیں، آج دیکھ لیتے ہیں، تحقیقات کر لیتے ہیں۔

وزیر بلدیات، آپ صرف پریس میں اپنا نام لانے کیلئے - Doing that میں Request

کروں گا پریس والوں کو کہ ان کو بھی ہیڈ لائن دے دیں تاکہ اس قسم کی Irrelevant

باتیں یہاں نہ ہوں۔

جناب احمد حسن خان، جناب سپیکر صاحب! داتول مسران چہ د آفریدی صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر، بات یہ ہے کہ Speaker is Speaker آریبل منسٹر اپنی Winding up speech کر لیں

تو اس کے بعد بے شک اگر آپ چلائیں تو آپ اپنے Rules quote کر لیں۔

جناب نجم الدین، درولز مطابق ہفتہ بہ روستو کیڑی۔

جناب قائم مقام سپیکر، Rules quote کر لیجئے اور منسٹر صاحب، آپ اپنی Winding up speech شروع کریں

اور اگر پاؤں چاہے تو، پلیز

Minister for Local Government: Thank you, Speaker Sahib. -----

جناب فرید خان طوفان، یوہ پوہنتہ کوم۔ د کورم نشاندھی سبحان صاحب او کرہ نو دوئی پخچیلہ

بر او وتل۔ اوس د کورم د پورہ کولو د پارہ خو مونوہ خکہ وایو چہ دوئی راغلل واپس او

دوئی دوئی پریسودہ، چیف ہنتر صاحب سرہ نے درخو استونہ پریسودل، تول راغلل۔ تر د

دے حدہ پورے چہ ہفتہ ایڈوانتزر صاحب زموئوہ د صوپے

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کے پاس وہ نئے ہے جیسے آپ نے استعمال کیا۔ پلیز آپ۔

جناب عبدالسبحان خان (وزیر اطلاعات) خیر دے داستاسو لاڈلا دے کنہ۔

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! یہاں کافی۔

جناب محمد اور کزب خان، سراسرے جگال کرتے ہوئے آ رہے ہیں، کیا بات ہے جی؟ (تمتے)

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! Encroachment کا It is a very very important issue not only in

Peshawar but all over the Province. مختلف شہروں میں، جیسے نوابزادہ صاحب نے فرمایا ہے کہ مختلف

دور میں ایک Anti encroachment drive ہوتی ہے، پھر چند مہینوں کے بعد، Anti encroachment

drives کیوں ہوتی ہیں جناب سپیکر صاحب؟ کہ اس شہر کے لوگ جب خود آ کر Complaints کرتے ہیں کہ

کچھ لوگوں نے ہمارے بازاروں کو، ہمارے بزنس ایریا کو Choke اور Suffocate کر دیا ہے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، لائسنس صاحب، پلیز توجہ دیں۔

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! یہ کوئی بات (قوتہ)

I have the attention. سپیکر صاحب! میری

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں، ان کو آپ کی کسی وقت ضرورت پڑ جائے گی۔ پلیز۔

وزیر بلدیات، جناب سپیکر! Anti encroachment drive جب بھی شروع ہوتی ہے تو یہ لوگوں کے Complaints پر ہوتی ہے۔ اگر لوگ Complaint نہ کریں سپیکر صاحب، تو مجھے کیا تکلیف ہے؟ اگر پشاور سٹی میں Anti encroachment drive ہم نے شروع کی ہوئی ہے، میں نے تو پشاور سٹی ابھی تک، میرا خیال ہے میں یہاں تقریباً دو سال کلچ میں بھی پڑھا ہوں اور پھر پشاور تو ایسے بھی انسان کا آنا جانا رہتا ہے، میں نے ابھی تک پوری زندگی میں پشاور سٹی کبھی نہیں دیکھی، میرا کبھی واسطہ ہی اتنا خاص نہیں پڑا ایک Practical زندگی میں، تو مجھے کیا تکلیف ہے؟ جب سے ہم نے Anti encroachment drive شروع کی ہے۔۔۔۔۔

Nawabzada Mohsin Ali Khan: Point of order. The Minister on

the floor of the House has said that

Mr. Acting Speaker: Please.

نوابزادہ محسن علی خان، سپیکر صاحب! انہوں نے آج تک دیکھا ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔ (شور)
جناب احمد حسن خان، یہ تو آپ کے شہر کے خلاف ہے۔ آپ پشاور سٹی کی نمائندگی کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ (شور)

Minister for Law: It is not a point of order. Let him speak.

Mr. Acting Speaker: Please sit down.

وزیر بلدیات، سپیکر صاحب! لوگوں کی خواہش کے مطابق ایک Influential آدمی چاہے Legal یا Illegal طریقے سے اپنی Encroachments کو Legalize کرا لیتا ہے تو ایک آدمی کی وجہ سے اس پوری Row میں، اگر فرض کریں کہ دو سو دکانیں ہیں تو ان کے

بزنی کو بھی وہ Damage کرا دیتا ہے۔ کسی Influence کی وجہ سے یا ہو سکتا ہے
 پیسے کی وجہ سے یا Political ground کی وجہ سے وہ Illegal جگہ پر بیٹھا ہوتا ہے اور
 As such وہ سارے محلے کو یا پورے شہر کے سارے سسٹم کو اس نے Disturb کیا
 ہوتا ہے۔ Anti encroachment drive جب سے ہم نے شروع کی ہے تو آپ کے
 پاس پتہ نہیں پشاور کے لوگ آتے ہونگے یا نہیں آتے ہونگے، ہمیں ہزاروں کے حساب
 سے مظلوم ملے ہیں، کئی لوگ خود آکر ملے ہیں اور ان لوگوں نے Appreciate کیا ہے
 کہ غیر ضروری لوگوں کو ہم نے ہٹایا ہے۔ Encroachment کا مطلب کیا ہے؟ A
 shop constructed on a drain or on a street, یا وہ جگہ جو اس کی اپنی ملکیت
 نہیں ہے اور اس نے کوئی Construction کی ہوئی ہے۔ مجھے یہ ایک کیس بتا دیں
 جہاں Illegally کسی کی ذاتی ملکیت سے، اس کی دکان، اس کی کوئی ریڑھی یا کوئی کین
 تہہ بازاری، کسی کی ذاتی دکان کو ایم۔ سی یا لوکل گورنمنٹ کے عملے نے Disturb کیا ہو۔
 یہ کہیں بھی نہیں ہوا۔ تین، چار قسم کی چیزیں ہوتی ہیں۔ تہہ بازاری ہے، ریڑھی والے
 ہیں، ایک تو کھلم کھلا Encroachment والے ہیں اور چوتھے پر Shutter gates ہیں۔
 آپ پشاور کے Representative ہیں سلیکٹر صاحب، اور خود سمجھتے ہیں کہ دکان کی حدود
 ملکیت اپنی ہوتی ہے۔ اس کے بعد جو Shutter gates لگتے ہیں تو وہ Encroachment
 کا ایک کافی بڑا ذریعہ ہیں۔ ہم نے تہہ بازاری والوں کے لائسنسز، جو کافی حرصے سے دیئے
 ہونے تھے، کینسل ضرور کئے ہیں لیکن ساتھ Rehabilitation کا بھی ان کا پروگرام بنایا
 ہوا ہے۔ جیسا کہ محسن علی خان نے کہا کہ کیا پروگرام بنایا ہے؟ وہ بھی میں آپ کو بتا
 دوں۔ اب تھوڑا سا میں آپ کو Back ground میں لے جاتا ہوں۔ ہمارے جنرل بس
 سٹینڈ میں ایم۔ سی کی اپنی دکانوں کے علاوہ تقریباً 250 Cabins
 There were over 250 cabins in a bus stand. اس کو اوپر سے دکھیں تو وہ بس سٹینڈ نہیں لگتا تھا۔ ایسا لگتا تھا
 کہ یہ کوئی باڑہ مارکیٹ ٹائپ جگہ ہے۔ چونکہ بسوں، ویگنوں، سوزوکیوں اور جناب،
 Passengers کے نہ بیٹھنے کی، نہ کھڑے ہونے کی جگہ تھی، وہ سارا اڈہ جو تھا، وہ دکانوں
 میں Convert کر دیا گیا تھا۔ جب Anti encroachment drive ہم نے وہاں چلائی تو
 ہمارے پریس والے بھائی بھی دوسرے دن کافی وہاں آئے، پوچھ رہے تھے کہ یہ کیا ہو رہا
 ہے؟ جیسے جیسے Cabins وہ لوگ خود Remove کرتے جاتے تھے، زیادہ تر Cabins
 کے نیچے تہہ خانے بنے ہوئے تھے، یہ میں نے خود دیکھے ہیں

And I am an eye witness and in those cabins, there were air conditioners like these installed over here, which probably cost

over one lac rupees. اور اوپر کہیں ہیں اور نیچے تہہ خانے بنے ہوئے ہیں۔ یہ میں نے خود دیکھے ہیں، پریس والوں کو بتائے ہیں اور انہوں نے خود دیکھے ہیں کہ یہ چیزیں ہو رہی ہیں۔ Income کی وہ اڈہ جس کی بہتر لاکھ تھی یا پچھتر لاکھ تھی، وہ Open auction پر جب گیا، وہی اڈہ آج تین کروڑ (مداغلت) With smuggled materials بیچنے کیلئے اڈے میں، تین کروڑ پندرہ یا بیس لاکھ روپے میں گیا ہے وہی اڈہ جو ستر، پچھتر لاکھ میں جاتا تھا۔ ہم نے خود Take over کر کے لوگ ان کو Illegally operate کرتے تھے، پیسے Extract کرتے تھے Vehicles والوں سے، ان کو نکالا اور خود کیا۔ آج آپ کی میونسپل کارپوریشن کی Income میں اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح تہہ بازاری، اور میری اطلاع کے مطابق ریڑھی والوں کو ابھی تک ہم نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ ہم ان کو ایک پروگرام دے رہے ہیں Rehabilitation کا۔ تقریباً دو ہزار سے زیادہ ماڈرن قسم کے کہیں ہم نے Propose کئے ہوئے ہیں، پورے کارپوریشن کا ایریا Including Hayat Abad اور جو جگہ ہوگی تو گورنمنٹ کے لوگ خود Identify کریں گے اور ایسی جگہ پر ان کو کہیں رکھ کر دیں گے جہاں نہ کسی قسم کی Enchroachment کا کوئی خطرہ ہو، نہ کسی قسم کی ٹریفک کا پرابلم ہو، جو لوگ وہاں رہ رہے ہیں یا بچے سکول جاتے ہیں، ان کو آنے جانے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو، دو ہزار کہیں اگلے نو مہینے کے حرصے میں ان تہہ بازاری والوں اور ریڑھی والوں اور ان لوگوں کو Rehabilitate کرنے کیلئے ہم دیں گے۔ ہمارے پاس جو لائسنس شدہ ہیں، ان کے لائسنس ہم ابھی کینسل کریں گے اور انہی لوگوں کو First priority دے کر ان کو ہم Rehabilitate کریں گے۔ سلیکٹ صاحب! جو بڑا ضروری کام ہے۔ اس میں ہم نے یہ شرط رکھی ہے کہ مختلف ایریاز پر جگہ بھی ہم Identify کریں گے، جہاں کہیں رکھیں گے اور ہر آدمی کو یہ بتانا پڑے گا کہ وہ کام کیا کرے گا؟ ابھی جیسے اڈے میں جی اگر کوئی کہیں مانگ رہا ہے جی شور شرابہ کر کے کہ میں مر گیا ہوں، یہ ہو گیا اور وہ ہو گیا، مجھے کہیں دیں، 'Air-conditioners بیچ رہے ہیں Cabins میں' I have seen کہ Guns بک رہی تھیں، میں نے وہاں جا کر دیکھا ہے۔ میں آن دی فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں کہ میں نے اپنی آنکھیں بند کر دیں، میں نے کہا Anti-encroachment کریں، یہ انٹرنڈیشنز اور

غیر ضروری چیزیں پکڑنا میرا کام نہیں ہے، یہ پولیس اور کسٹم کا کام ہے اور وہ اپنا کام کریں گے، میں اپنا کام کروں گا لیکن

This was going on and there were reports that people were selling narcotic over there. آڈے میں ابھی بھی آپ جائیں تو گورنمنٹ کی چار دیواری کو توڑ کر اپنی بیس بیس، تیس تیس دکانیں بنا کر باڑہ مارکیٹ چل رہی ہے۔ آپ حیران ہو جاتے ہیں سپییکر صاحب کہ اس قسم کی چیزیں ہو رہی ہیں۔ ایٹ آباد آج کل آپ جائیں، ایٹ آباد کا بشیر خان نے کہا ہے، ایٹ آباد کو آپ پہچان نہیں سکیں گے، ایٹ آباد کی شکل تبدیل ہو گئی ہے، پورے ایٹ آباد میں تمام Encroachments کو ختم کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے

And it was ordered by the Chief Minister himself وہاں سے شروع کی تھی

Chief Minister himself ہری پور میں آئیں، پیر صاحب اور میں (مد اعلیٰ)

سرکیوٹ کافی کھلی جگہ ہے، وہاں Encroachment نہیں ہو سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپییکر، وہ تو Already encroached ہے۔

میاں مظفر شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ Cross talk بند کریں تاکہ ہمیں کوئی سمجھ آئے۔

Mr. Acting Speaker: Please.

وزیر بلدیات، تو Encroachment ہٹانا شہر کے لوگوں کے فائدے کیلئے ہے۔ This

does not benefit us. یہ جی ہم نے Benefit کرنا ہوتا تو ہم ٹھیکہ دے دیتے تہہ

بازاری کا، پشاور میونسپل کارپوریشن اگر آکشن کر دیتا ہے پرائیوٹ ٹھیکیدار کو کہ ہر تہہ

بازاری والے سے کچھ نہ کچھ پیسے لیں تو I am sure کرڑوں روپے کی انکم ہوگی، کرڑوں

روپے کی ہوگی۔ We are doing it in the benefit of the people. ابھی پھلے

دونوں ہم نے ایک Decision لیا ہے جناب سپییکر صاحب، And I would like all of

you to support me in this. محسن علی خان نے کہا کہ ہماری Drains بند ہیں، ہمارا

Sanitation system کیسے ٹھیک ہوگا؟ جب آپ پشاور میں جائیں تو پلاسٹک نے ہر چیز

Choked کر کے رکھ دی ہے۔ Even your Public Health pipes are choked

by these plastics, your drainages are absolutely choked. یہاں

کہتے ہیں کہ کٹھاقی کافی بھرتی کیوں ہوئے ہیں؟ تو میں بازار میں خود پھرا ہوں جی، دکان

والوں نے نالیوں کے اوپر پکی Concrete کی ہے، آرسی سی کی سلیب لگائی ہوئی ہیں،

انسان تو کیا وہاں چوہا بھی اس کے اندر گھس نہیں سکتا تو اس کو کیسے صاف کریں؟ تو

We are doing it in the benefit of the صاحب؟ جناب سپیکر Encroachment اور people of this city and the Province. اس کو ہٹایا جائیگا۔ جو کوئی Legal encroachments ہیں، اگر ہمارے لوگوں سے بھی غلطی ہوئی ہو، 'I want to bring it on record, محسن علی خان صاحب نے جو بات کی، For the first time we arrested our own senior people, نے ان کو Arrest کیا ہے، ان کو جیل میں ڈالا ہے جی۔ ضمانت پر نکلے ہیں۔ چھ بڑی بلڈنگز، آپ کی City wall without permission توڑی گئی ہے، آٹھ آٹھ، نو نو Storey buildings بنائی گئی ہیں۔ ایسے بازاروں میں جہاں دو گاڑیوں کی پارکنگ کینے جگہ نہیں اور وہاں کم از کم ایک سو بیس، ایک سو چالیس دکانیں بنائی گئی ہیں۔ ظاہر ہے وہ اچھے کرشل ایریاز ہیں، جب وہ دکانیں چلیں گی، اس سٹریٹ میں نیچے اگر دو گاڑیاں کھڑی ہو جائیں تو پورا بازار بند ہو جاتا ہے۔ انہوں نے پارکنگ کی کوئی جگہ نہیں چھوڑی ہے۔ City wall کو Without any permission violate کیا گیا اور جو لوگ اس ایریاز پر انچارج تھے اور جنہوں نے Permission دی تھی، They were put behind the bars and we are thinking of demolishing those buildings,

whether they are ten stories or whatever they are, they have to be demolished. جب ایک دفعہ وہ Operation ہوگی تو میں سمجھتا ہوں کہ پشاور کی جو پہلے سے بری حالت ہوئی ہے، بالکل وہ System ہی ختم ہو جائے گا، بالکل وہ Choke ہو جائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ یہ نہ میرے بس کا کام ہے، اگر محسن علی خان جو مجھ سے زیادہ تجربہ کار ہیں اور پھر بشیر خان اس شہر کے رہنے والے ہیں اور درانی صاحب ہیں، ان کے پاس اگر کوئی بہتر تجویز ہے تو مجھے بتائیں، میں وہ بھی کرنے کو تیار ہوں لیکن This is in the interest of public. We are entering the 21st century, we are entering the 21st century and in this way if we encourage

I think تو encroachments ourselves, the Assembly, the Members, it's going to be very very unfortunate. میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے بھی، اگر وہ گورنمنٹ میں ہوتے تو انہوں نے بھی وہی کرنا تھا جو کچھ آج ہم کر رہے ہیں، اگر اس سے کوئی بہتر تجویز ہے تو مجھے بتائیں، تو انشاء اللہ I will try my best to

implement. (تالیماں)

جناب جان محمد خٹک، جناب سپیکر صاحب! پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے خبرہ کوم۔ دے منسٹر صاحب د اے Visit کرے وو خو پہ ہفے کنبے یو غیض زما خیال دے چہ دوی پوائنٹ آوت کرے نہ دے ورتہ۔ ہلتہ کنب زنانہ لیستریں وو او پہ وروستو گورنمنٹ کنب ہفہ خرش شوے وو پہ تین تین، چار چار لاکھ باندے، نو زہ دا Request کوم چہ د ہفہ لیستریں ہم بندوبست اوکری خکہ چہ زنانو تہ لونے تکلیف وی۔

وزیر بلدیات، جناب سپیکر صاحب! جان محمد خان نے جو کہا ہے ' I did not want to point out these things, Irregularities ہوئی ہیں۔ سابقہ منسٹر بھی کرتے رہے ہیں، میز بھی کرتے رہے ہیں۔ ہمارے اپنے لوکل گورنمنٹ کے لوگ بھی کرتے رہے ہیں۔ یہ Confirm نہیں ہے لیکن میری اطلاع کے مطابق ایک سابقہ میئر جو آج سے کئی سال پہلے تھا' کے پاس آج کل بھی لوگ جاتے ہیں تو وہ آج سے دس پندرہ سال پہلے کی Back date میں Sign کر کے کین اور یہ چیزیں Allot کرتا رہا ہے۔ پشاور میں یہ چیزیں ہوتی رہی ہیں This has been happening. اب جو جان محمد خان کہہ رہے ہیں 'آپ جا کر وہ لیٹریں دیکھیں' They are shops now اور وہ بھی عورتوں کی لیٹریں، It was a total coarse. یہ جو آپ کے Overhead bridges بنے ہوئے ہیں 'آپ ابھی بھی اسمبلی ختم کر کے وہاں جائیں' You climb one of those overhead تو وہاں کم از کم پندرہ بیس تہ بازاری والے بیٹھے ہونگے۔ لوگوں کیلئے اوپر Padestals بنائے گئے ہیں To walk over تو وہاں لوگ جا نہیں سکتے کیونکہ یہ لوگ بیٹھے ہونے ہیں اور چادریں لے کر مختلف چیزیں بیچ رہے ہیں۔ As a result کوئی نیا آدمی اس صوبے میں آتا ہے اور ہمارے لوگوں کو جنگوں کے اوپر سے جھلانگیں مارتا دیکھتا ہے تو اس پر ہمارا کیا Image پڑتا ہوگا؟ It's very very unfortunate. اتنے بڑے بڑے جھکے لگے ہوئے ہیں، لوگوں کو Risk بھی ہوتا ہے کہ خدا نخواستہ اگر کوئی گر جائے تو وہ مر بھی سکتا ہے لیکن They don't go on top. ان کا بھی قصور نہیں ہے، تہ بازاری والے وہاں بیٹھے ہوتے ہیں۔ ابھی بھی آپ جائیں تو دس پندرہ بیٹھے ہونگے۔ یہ دو منٹ کی واک ہے، آپ میرے ساتھ جا کر I invite all the Members, محسن علی خان صاحب بھی آئیں وہاں جا کر دیکھیں، وہاں بھی، So how can we allow this?

How can we allow any one کہ جہاں بھی بیٹھ جائے؟ یہ
 But one allows them on the foot ہے System ' تو یہاں اور یہاں ' کہتے ہیں کہ یورپ اور یہاں ' تو System ہے
 paths, no one allow these things in the middle of the roads
 Inconvenience کرنے کیلئے اور بشیر خان نے کہا کہ
 Afghans, I agree, 99.9 % of these peoples are Afghans. Of course

he is blaming us کہ ہم افغانیوں کو لائے ہیں۔ I was a student in college -
 over here, مجھے اس وقت پتہ بھی نہیں تھا کہ یہ افغان ہیں، یہ پشاور سٹی کے لوگ نہیں
 Endorse کر رہے ہیں اور ان کو ہم Legalize کریں گے تو پشاور
 I hope, I ساتھ ظلم کریں گے سپیکر صاحب۔ تو اسی کے ساتھ I
 have satisfied you, if there is any thing else

جناب قائم مقام سپیکر: نواب زادہ محسن علی خان صاحب نے Sanitation کے حوالے سے
 ایک تجویز دی ہے وہ چونکہ اس موضوع کا حصہ نہیں ہے لیکن اگر وہ ایک اچھی تجویز ہے
 تو

وزیر بلدیات، جناب سپیکر صاحب! Sanitation کی میں بات کر لوں گی۔ There is a-
 definite problem of sanitation ہمارے پاس جو سٹاف ہے، وہ صبح سفید کپڑے
 پہن کر جی، روٹی میں سطر لگا کر اور کان میں رکھ کر آ بیٹھتے ہیں، چپیلیاں ان کی ایسے چمکتی
 ہیں جیسے شیشہ اور اس میں انہیں اپنا چہرہ نظر آتا ہے تو وہ کیا کام کریں گے؟ Out of
 the 42 wards over here، یہ حقیقت ہے ' Out of 42 wards in Peshawar جی
 Experimental base پر ہم نے دس وارڈ Privatize کئے ہیں۔ آپ Employment
 generation کی بات کرتے ہیں ' Retired ہمارے Sanitators کے لوگ، ہم نے
 Allow کیا ہے کہ کوئی Experienced آدمی Sanitation کا ٹھیکہ لینا چاہتا
 ہے تو وہ بھی لے لے۔ Per ward جی ہماری Cost بھی کم آ رہی ہے اور اس کے
 Results بہت بہتر آ رہے ہیں۔ مجھے ابھی تک کوئی Complaint نہیں آئی ہے۔ میں
 نے خود بھی جا کر وہ وارڈز دیکھے ہیں۔ And these are the slum areas. یہ وارڈز پشاور
 سٹی کا پہلے حصہ نہیں تھے لیکن Politics کی وجہ سے ایک علاقہ، دوسرا، تیسرا، اور اب
 These are outskirts of Peshawar، تو Sanitation وہاں کافی حد تک Improve
 ہوئی ہے۔ اگر شہر میں بھی ہمیں موقع مل گیا اور ہم Privatization کر سکے جو ہم فی

الحال نہیں کر سکتے Because ہمارا اپنا کافی عمدہ ہے اور ان کو ہم Lay off نہیں کر سکتے، بے روزگار نہیں کر سکتے تو It is showing very good results اور یہی Privatization جو Sanitation کی ہے، وہ ہم دوسرے شہروں میں بھی شروع کریں گے۔ This is the only way, if you expect our people, جن کی عادتیں پچھلے کئی سالوں سے بگڑی ہوئی ہیں کہ میں اور محسن علی خان کمیٹی بنائیں گے اور جائیں گے اور محسن علی خان بڑے Bright قسم کے Ideas مجھے دیں گے اور میں دوسرے دن انہیں Implement کرواؤں گا۔ لوگ وہی ہوں گے اور انہوں نے کام نہیں کرنا ہے تو The only solution to the problem is privatization which we have

started.

جناب قائم مقام سیکرٹری، جناب آئرہیل منسٹر! چونکہ آپ نے میرا ذکر بھی کیا ہے تو اس سلسلے میں آپ سے صرف اتنا پتہ کرنا ہے کہ جن علاقوں کی آپ نے Sanitation کی Privatization کی ہے، کیا Privatization کے بعد آپ نے کبھی ان علاقوں کا دورہ کیا ہے؟

وزیر بلدیات، سر! میں گیا ہوں جی وہاں اور میں نے دیکھا ہے، And I am satisfied, atleast when I compare the wards, جو ہمارے اپنے عملے کے پاس ہیں اور جو پرائیویٹ کمریکٹرز کے پاس ہیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، یعنی گندگی کی مقدار کچھ کم ہوئی ہے لیکن گندگی ابھی بھی ہے۔ آپ نے مقابلہ اس Sense میں کیا ہے۔

وزیر بلدیات، آپ کی بڑی مہربانی جی کہ یہ تھوڑی سی کم تو ہوئی ہے۔ سید محمد صابر شاہ، سیکرٹری صاحب! کیونکہ یہ آپ کا حلقہ ہے تو میں Suggest کروں گا کہ آپ کو منسٹر صاحب ساتھ لے کر جائیں، آپ کا حلقہ بھی ہے اور آپ دیکھیں کہ کیا فرق پڑا ہے؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، ہمارے ارباب سیف الرحمان ہیں، ان کا حلقہ بھی ہے۔ وزیر بلدیات، آپ کے جانے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، ارباب صاحب ہونگے، بشیر خان، محسن علی خان کو بھی ساتھ لے کر جائینگے۔ Probably we will have to take two cars because کافی ممبرز صاحبان ہوں گے۔ جناب قائم مقام سیکرٹری، محسن علی خان۔

نوابزادہ محسن علی خان، جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ I think جو کچھ انہوں نے Wind up کیا ہے، بہت اچھے طریقے سے کیا ہے۔ میرے کہنے کا مقصد صرف یہی تھا اور سب باتوں کا انہوں نے خود اعتراف بھی کیا ہے۔ جیسے انہوں نے کہا کہ کچھ ایسی بلڈنگز پشاور میں بن گئی ہیں اور انہوں نے لوگوں کو Harrass کیا ہے۔ یہ Encroachments جو ہو رہی ہیں یا چلتی آ رہی ہیں اور چلتی ہی جائیں گی، ان کے خلاف یعنی صرف Encroachers کے خلاف نہیں

But the people who have given permissions, very strict action should be taken. This is the demand

of this House, Janab Speaker Sahib, No 1 and No. 2, جو انہوں نے خود کہا ہے جناب سپیکر صاحب، کہ یہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے Out of 42 خود اعتراف کیا ہے کہ دس وارڈز کو انہوں نے پرائیویٹائز کیا ہے۔ As far as the sanitation is concerned. میں منسٹر صاحب سے صرف اتنی گزارش کروں گا کہ اتنا بڑا عملہ With a

huge 'Amla' which is sitting in Peshawer Municipal Corporation, آخر کار آپ نے ایک ایڈمنسٹریٹر کو بٹھایا ہے اور اس کے نیچے اتنا بڑا عملہ بٹھایا ہوا ہے، میں صرف ان کو بتا رہا ہوں کہ I am not going into the internal city, I am just telling you, Mr. Speaker, the main road, just go past Firdous

Cinema, فردوس سینما کے ساتھ جمال شاہ کی جو بلڈنگ ہے، اس کے پیچھے آپ جائیں، I am not going into the depth of the city, اگر آپ اندر جائیں جناب سپیکر صاحب، you will vomit. اتنی گندگی ہے کہ آپ الٹی کر لیں گے۔ میں صرف وزیر صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ کم سے کم He should ask his so called visitable administrator because they have given the Administrator

a visit status کنہ جی He seems to be jack of our trade and master of none. That fellow should be made instead of sitting in his office

the whole day and refusing to meet people, صاحب دفتر میں

He refuses to meet people, it is the report we gain ہوتے ہیں every day, اس نے دروازہ بند کیا ہوتا ہے اور کسی سے ملتا ہی نہیں ہے، He should be made to go out in

this 47 degree heat and visit these forty two wards. If the Minister

can visit, if the Members of the Assembly can visit, then why can't damn Administrator visit it? He should be made to visit these wards and he should give back a report to the Minister that within one week, what is the performance?

جناب قائم مقام سیکر، طارق خان سواتی صاحب۔

وزیر بلديات، ایک منٹ ذرا مجھے دیں۔ It is a good suggestion. یہ میرے خیال میں یہ ایک اچھا Idea ہے۔ ایک ہفتہ صفائی شروع کرتے ہیں۔ آپ مختلف وارڈز کے مختلف ممبرز کو انچارج بنا کر Inauguration کریں، میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ وہ خود کریں بلکہ لوگوں کو Encourage کرنے کیلئے ہمارا اپنا بھی سٹاف ہے۔ We might have some very good results. محسن علی خان جو بات کر رہے ہیں۔ It is a genuine problem. We have problems. I will repeat it ' again, is this plastic. اس کا کیا کریں جی؟ مجھے بتائیں۔ ابھی تک تو امریکہ میں اس کا کوئی علاج نہیں نکلا، یورپ میں علاج نہیں نکلا تو ہم کیسے نکالیں؟ پلاسٹک کے اس کالے یا سفید بیگ کو تو چار سو سال کچھ نہیں ہوتا۔ وہاں سے ہم نے جگہ تھوڑی صاف کی ہوتی ہے اور جب ہوا چلتی ہے تو وہ آدھا میل آگے اڑ کر گیا ہوتا ہے۔ You know that you can not do anything about it unless the plastics are banned.

اس کا اور کوئی حل نہیں۔

جناب قائم مقام سیکر، طارق خان سواتی صاحب۔

جناب محمد طارق خان سواتی، شکریہ۔ جناب سیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس Drive سے ہر شہر میں اچھے ریزنٹ سامنے آئے ہیں۔ میرے اپنے شہر میں جو Encroachments تھیں، وہ ہم نے Remove کی ہیں۔ اس میں کچھ لوگوں کے ذاتی Interest ہوتے ہیں اور وہ تو خواہ مخواہ شور مچاتے ہیں لیکن عام پبلک اس سے خوش ہے۔ دوسری Suggestion میں یہ دیتا ہوں کہ محسن علی خان صاحب کا اس فیلڈ میں بڑا وسیع تجربہ ہے تو یوسف ایوب خان کیوں کہتے ہیں کہ میں ان کو اپنے ساتھ نہیں لے جاؤں گا؟ ان کے اس تجربے سے فائدہ اٹھائیں اور ان کو اپنے ساتھ پھرائیں۔

وزیر بلديات، میں طارق خان کی بات سے Agree کرتا ہوں اور میں نوابزادہ صاحب کے ساتھ جاؤں گا اور ہم سٹی کا Visit کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، نوابزادہ صاحب! ان وارڈز میں چکر لگانے کیلئے آپ کی صحت اجازت دیتی ہے؟ جناب سجان خان۔

جناب عبدالسجان خان (وزیر اطلاعات)، سر! لفظ 'Damn' انہوں نے استعمال کیا ہے، اس کو Expunge کیا جائے۔

نوابزادہ محسن علی خان، جناب سپیکر صاحب! سجان خان مجھے 'Damn' کے معنی ذرا سمجھا دیں۔ Let him explain to the House۔

وزیر اطلاعات، بیا 'Damn' باندے بد گنہی سر، نو بخبنہ غواریمہ کہ دے سالمیت تہ خطرہ نہ وی، غحوک پرے قبضہ او نکری۔

وزیر بلدیات، جناب سپیکر صاحب! With your permission جی کہ Wind up speech بھی ہو گئی ہے۔ میں ایک Request کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چیز میرے ذہن میں تین چار دنوں سے ہے۔ I like these things also یہ ہم سب کی آسپلی ہے، ہم آسپلی میں آتے ہیں سپیکر صاحب، یہاں عملہ بھی ہے، سینکڑوں کے حساب سے لوگ ہیں لیکن آپ اپنے Lawns کی حالت دکھیں تو ایسا لگتا ہے کہ وہاں کبھی کوئی مالی گیا ہی نہیں ہے۔ اتنی بڑی گھاس ہے اور جنگلی گھاس ہے And it is giving such a bad image to this Assembly. Request کروں گا کہ آپ ہدایت کریں کہ ان Lawns کو Maintain کر کے رکھیں۔ کوئی ایسے Plants لگائیں۔ آپ دوسری آسپلیوں میں جا کر دکھیں کہ کتنے Lush green lawns ہیں اور یہاں کی تو بری حالت ہے۔

نوابزادہ محسن علی خان، جناب سپیکر صاحب! ان کے پاس بہترین مالی ہیں اور ان کے پاس بہترین پودے بھی ہیں۔ یہ لا کر آپ کو دے دیں اور آپ لگوالیں۔

وزیر بلدیات، ٹھیک ہے۔ بس مایوں کا کام میں کروں گا جی اور Sanitation ان کے حوالے ہے۔

جناب وجہد الزمان (وزیر صحت)، پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر، آئریبل منسٹر فار ہیلتھ۔

وزیر صحت، منگریہ۔ جناب سپیکر! ابھی آئریبل منسٹر فار لوکل گورنمنٹ نے کہا کہ کالے اور سفید لٹافون، یہ جو "پولی تھین" کے لفافے ہیں، ان کی بات ہے۔ یہ صریح حقیقت ہے کہ ان لٹافون، خاص طور سے جو بیک رنگ کے لفافے ہیں، ان میں Edible یا اس قسم کی چیزیں لائیں گے اور کھائیں گے تو اس سے کئی قسم کی بیماریاں عمل میں آ سکتی ہیں۔ تو صحت

کے حوالے سے میں آئربیل ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ اس پر Legislation کی جانے اور اس پر سختی سے Ban لگایا جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، آپ کالے لفافوں کی حد تک بات کر رہے ہیں ناں؟
وزیر صحت، تمام پولی تھین کے بیگ۔

وزیر بلدیات، نہیں جی، صرف کالے لفافوں سے نفرت نہیں کرنی چاہئے بلکہ سفید لفافے بھی۔ They are equally very harmful. (تھمتے)

نوابزادہ محسن علی خان، جناب سیکرٹری صاحب! I am glad, you have been amused by the joke. The Government's Minister is proposing Sir, they must bring Legislation کی جانے۔ Minister is proposing the legislation, they have to bring the legislation to the House. It is their moral duty.

وزیر بلدیات، میرا خیال ہے کہ وجہہ خان ' He is unaware, there has been a legislation in this House in 1995. We have a legislation. جس کے تحت ہم ان کو بند کر رہے ہیں۔ 30th June تک ہم نے ان کو ٹائم دیا ہے جی کہ جن کے پاس جتنے سناک ہیں، وہ ختم کر دیں اور اس کے بعد مہربانی کر کے پلاسٹک بیگ استعمال نہ کریں کیونکہ اس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔
جناب قائم مقام سیکرٹری، جناب مظفر شاہ صاحب، چیئرمین آف جوڈیشل کمیٹی۔

میاں مظفر شاہ، سیکرٹری صاحب! میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ جو General experience ہے اور انہوں نے آپ کو بھی پوائنٹ آؤٹ کیا ہے تو یہ وہ بات بنتی ہے کہ عملہ تو کافی ہوتا ہے لیکن کام نہیں ہوتا۔ تو میں ان سے کہتا ہوں اور میری یہ Suggestion ہے جناب، کہ اکثر جو عملہ ہوتا ہے، وہ Sanitation کا ہو یا جو بھی ہو، وہ مختلف لوگوں کے گھروں میں کام کرتے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ میں کام نہیں کرتے تو ان سب لوگوں کو بلا کر ان سے کام لیں اور جس کے گھر میں بھی وہ کام کر رہے ہیں، جو بھی ہوں، ان کو یہ واپس بلا لیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جناب ایوب آفریدی صاحب۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، سر! یہاں جب کوئی ایسی بات ہو تو ہاؤس میں رولز کو Suspend کیا جاتا ہے اور قرارداد پیش کی جاتی ہے۔ اگر یہ سب کہتے ہیں کہ واقعی "پولی

تھیں" کے لفافے اتنے ناقص ہیں تو میں Request کروں گا کہ آپ رول کو Suspend کریں اور Unanimously ایک قرارداد پیش کی جائے تاکہ ان کو بند کیا جائے، یعنی ان کی Sale پر پابندی لگائی جائے۔ اگر سب سمجھتے ہیں کہ واقعی ان سے اتنا نقصان ہوتا ہے اور سنٹر ہیلتھ بھی کہتے ہیں تو -----
 جناب قائم مقام سپیکر، آپ کے لاپنٹر صاحب کیا فرمائیں گے۔

جناب علی افضل خان حدون (وزیر قانون)، جناب! We will observe the rules. میں پھر بھی یہ Insist کروں گا کہ اگر یہ بات بھی ہے تو تب بھی اس کا نوٹس کیا جائے اور اس کے بعد رول Suspend کر کے کیا جائے۔ It is not کہ بھئی ہمارے ممبر نے کہہ دیا ہے تو -----

Mr . Acting Speaker: The sitting is adjourned till 9-30 A . M tomorrow morning .Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بدھ 9 جون 1999 ساڑھے نو بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گیا۔)